

# ماہنامہ اماری جمنی

جنوری، فروری ۱۹۹۲ء



صد سالہ جلسہ سالانہ منعقدہ قادیانی کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایڈہ ائمہ  
سینی پر رونق افزونیں

صدم سالہ مجلسہ سالانہ میں شرکت کی خرض سے پاکستان سے قافلہ قویان کی روائی کے مناظر



قادریان کے لئے روائی سے قبل الامور ملو سے اسٹیشن پر  
احمدی احباب ذخیرائیں کا جماعت



دوردار کے شہروں سے بسوں کے ذریعہ الامور میں آمد



مہمن قافلہ قادیانی سرحد پر کے بھارت میں داخل ہو رہے ہیں

تمام دریشکریہ شاہزادہ عبادی

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ

# اَخْبَارُ اَهْمَدِیَہ

رجب، شعبان ۱۴۱۲ھ۔ صلی، تبلیغ ۱۳۷۱ھش۔ جنوری، فوری ۱۹۹۲ء

جلد نمبر ۱۶ شمارہ نمبر ۲۰۱

## فہرست مطالب

۱	اداریہ
۲	قرآن و حدیث
۳	لفظات
۴	حضور کا خطاب
۵	پیش گوئی مصلح موعود
۶	قولیتِ معا کافیشان
۷	نور آتا ہے نور
۸	مقالات خصوصی
۹	سپریم کورٹ کی جیت جس کے نام خط
۱۰	صد سالہ جلسہ سالانہ کی روپورٹ
۱۱	درویشان قادیانی
۱۲	زیارت قادیانی کے انہٹ نقوش
۱۳	نشے رو حانی ما حل میں نئی زندگی کا آغاز
۱۴	ناصر باغ میں وقار علی کی روپورٹ
۱۵	آفت و کاریکارڈ
۱۶	ایمان افروز داستانِ اسیری
۱۷	سلسلہ کی دو کتب کا تعارف

مصلح موعود نمبر

## مجلسِ ادارہ

عبداللہ و اگس ہاؤزر  
ایم جماعت احمدیہ جرمنی

مسعود احمد ہائی

عمر فان احمد خان

صلحِ مجلس

سنگران

ایڈیٹر

نائبین

ڈاکٹر عمران احمد خان  
سلیم احمد شاہد  
انس محمود منہاس  
سعید الدین خان

فللاح الدین خان

عبد الرزاق ڈوگر

پبلیشر

مینیجر

سالانہ چندہ بیعہ ڈاک خرچ  
یورپ — ۲۲۰ مارک امریکہ و کینیڈا — ۲۰ ڈالر  
آسٹریلیا، جاپان — ۲۵ ڈالر انڈیا، پاکستان — ۳۰۰ روپے

Mittelweg 43, 6000 Frankfurt / M. 1, Germany

دفتر  
رائجہ

قیمت : ڈالر مارک

# ایک ہمہ گیر روحانی انقلاب برپا ہونے کی ضرورت

اسلام اسلام کی رٹ لگانے اور اسلامی نظام نافذ کر کے مثالی اسلامی معاشرہ قائم کرنے کے عزم کا ڈھنڈوڑا پیٹھے کے باوجود پاکستان میں چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کرنے کے واقعات جس تیری سے بڑھتے چلے جا رہے ہیں اس کا اندازہ روز نامہ جنگ لندن کے ایک حالیہ ادارتی نوٹ سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ یاد رہے اس ادارتی نوٹ میں جس انتہائی شرمناک واقعہ کی نشاندہی کی گئی ہے وہ دینی حیات کیس کے بعد رونما ہوا ہے جس نے پوسے ملک کو ہلاک کر رکھ دیا تھا اور جس کی وجہ سے دنیا بھر میں پاکستان کی کچھ کم بدنامی نہیں ہوئی تھی۔ روز نامہ جنگ لندن "چادر اور چار دیواری کا تقدس اور اس کے تفاصیل" کے زیر عنوان رقمطراز ہے۔

"کچھ عرصہ پیشتر یہ الملاک اور اندوہ گلیں خبر جو منظر عام پر آئی تھی کہ وفاصل کا لوئی بھمبر روڈ گرات میں چادر رندہ صفت انسانوں نے اہل خانہ کی مشکلیں کس کر دو معموم تیم ہننوں کے ساتھ زیارتی کی اور فرار ہو گئے۔ اور اب چند دن بعد کچھ دشیوں نے اہل خانہ کو مار پیٹ کر پھر انہی ہننوں کو نشانہ بنایا ہے۔ اخبارات میں گاہے بلکہ ہے شائع ہونے والی اس نوع کی خبروں کو دیکھا جائے تو یوں دکھائی دیتا ہے کہ ہمارا معاشرہ جنسی انارکی، گھنٹن اور اڑیت پسندی کے ایک ایسے سیال بے نبرأ آزمائے جس کے سامنے اگر مضبوط بندنہ باندھا گیا تو خطہ ہے کہ کہیں وہ خدا نخواستہ کسی عذاب کی پیٹ میں نہ آجائے۔ موجودہ حکومت اسلام کے نفاذ کی علمبرداری ہے اور غریبوں اور ظلموں کے تحفظ کی داعی بھی اس لئے اسے بطور خاص ایسے مکروہ ترین جرم کے خاتمہ کے لئے ٹھوکس اقلامات کرنے چاہیں اور ان جرم میں ملوث افراد کے مقدمات خصوصی عدالتوں میں چلانے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ مذکورہ بالا واقعہ تو زیر داخلمہ کے ہوم ٹاؤن میں ہوا ہے اس لئے تو قعہ کے وہ اس میں ملوث مجرموں کو لیکف کردار تک پہنچانے سے پہلے چین سے نہیں بیٹھیں گے۔"

(روز نامہ جنگ لندن ۸ جنوری ۱۹۹۲ء ص ۳)

پے در پے ایسے مشرمناک واقعات کا رونما ہونا اور ہوتے چلے جانا انتہائی افسوسناک تو ہے ہی یہ امر اس لحاظ سے بھی گہری تشویش اور اضطراب کا موجب ہے (از خود روز نامہ جنگ کے اداریہ نویس نے اس طرف اشارہ بھی کیا ہے) کہ پورا معاشرہ ہی عذاب کی پیٹ میں نہ آجائے جب ایمان کا دم بھرنے والوں کے قول اور فعل میں تضاد بڑھتا چل جائے تو خداوند والجلال کے غضب کا بھر کنابید ہنہیں ہو اکرتا۔ جہاں تک صورت حال کی اصلاح کا تعلق ہے محض تغیری اندامات پر زور دینے سے نہ پہلے کبھی اصلاح ہوئی ہے اور نہ آئندہ ہوگی۔ پاکستان معاشرہ میں اخلاقی و روحانی گراوٹ کی موجودہ صورت حال تو پکار پکار ایک ہمہ گیر روحانی انقلاب برپا ہونے کا مطالبہ کر رہی ہے۔ ایسا ہمہ گیر روحانی انقلاب برپا کرنا اس زمانے کے جنم پوش مولویوں اور پیروں فقیروں کے بس میں نہیں ہے۔ خود ان کے قول و فعل میں تضاد کے عملی واقعات بھی آئے دن اخبارات میں چھپتے رہتے ہیں جزو رت ایک ایسے مسیحان نفس آسمانی وجود کی ہے جو قم باذن اللہ کہہ کر روحانی مُردوں کو دیکھتے ہی دیکھتے زندہ کر دکھائے۔





# القرآن الحكيم

مَشَّلُ الْذِيَّتِ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ آتَيْتَنَا سَبَعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ  
سُنْثِبَلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَعِّفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلَيْهِمْ ۝ — (البقرة آیت ۲۴۱)

ترجمہ: جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان رکے اس فعل کی حالت اُس دانہ کی حالت کے مشابہ ہے جو سات باریں اُنگھے (اور) ہر باری میں سوداگار ہو۔ اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے (راس سے بھی) بڑھا (بڑھا کر) دیتا ہے اور اللہ وسعت دینے والا (اور) بہت جانتے والا ہے۔



## احادیث ابی صَلَّی اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَبِي كَبِشَةَ عَمَرٍ وَبْنِ سَعْدٍ أَنَّ نَمَارِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: شَلَاثَةٌ أَشِيمَ عَلَيْهِنَّ  
وَأَحَدٌ شَكَمَ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ: مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدِيْمِنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظُلْمٌ مَعْبُدٌ مَظْلَمَةٌ صَبَرَ عَلَيْهَا إِلَازَرُ اللَّهُ  
عِزَّاً، وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسَالَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ — (ترمذی کتاب النہد)

حضرت عمر بن سعد انماری ضریبیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سننا کہ تین باتوں کے موثر ہونے کے بارے میں یہی قسم کھا سکتا ہوں تم ان باتوں کو یاد رکھو اول یہ کہ صدقہ سے کسی کا مال کم نہیں ہوتا دوسرے جب کوئی مظلوم ظلم پر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کو عزت دیتا ہے تیسرا جب کوئی انسان اپنے لئے سوال اور مانگنے کا دروازہ کھول لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ غربت اور احتیاج کا دروازہ اس پر کھول دیتا ہے۔



**خدا اپنے خاص بندوں کیلئے بڑی غیرت رکھتا ہے اور ہر خطرہ انہیں بچایتا ہے**

**ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام**

"یہ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی غیرت کبھی تقاضا نہیں کرتی کہ اس کو (اپنے بندہ کو) ایسی حالت میں پھوٹے کہ وہ ذلیل ہو کر پسجا جاوے نہیں بلکہ وہ خود وحدۃ لاشرکیک ہے وہ اپنے بندہ کو بھی ایک فرد اور وحدۃ لاشرکیک بنا دیتا ہے۔ دنیا کے تحفہ پر کوئی انسان اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ہر طرف سے اس پر حملہ ہوتے ہیں اور ہر حملہ کرنے والا اس کی طاقت کے انداز سے بچنے کا ہو کر جانتا ہے میں اُسے تباہ کر داول گا، لیکن آخر اس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کا بچ نکلا انسانی طاقت سے باہر کسی قوت کا کام ہے کیونکہ اگر اسے پہلے سے یہ علم ہوتا تو وہ حملہ بھی نہ کرتا پس وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے حضور ایک تقریب حاصل کرتے ہیں اور دنیا میں اس کے وجود اور تسلیتی پر ایک نشان ہوتے ہیں میں بظاہر اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ہر ایک مختلف اپنے خیال میں یہ سمجھتا ہے کہ میرے مقابلہ میں یہ بچ نہیں سکتا، کیونکہ ہر قسم کی تدبیر اور کوشش کے نتائج اسے یہیں تک پہنچاتے ہیں، لیکن جب وہ اس زمین پر ایک عزت اور احترام کے ساتھ اور سلامتی سے نکلتا ہے تو ایک دم کے لئے تو اُسے سریں ہونا پڑتا ہے کہ اگر انسانی طاقت کا ہی کام تھا، تو اس کا بچ ناجمال تھا، لیکن اب اس کا صحیح سلامت ہونا انسان کا نہیں بلکہ خدا کا کام ہے۔" (ملفوظات جلد اول ص ۱۳۲)

"میں تمہیں سمجھانا چاہتا ہوں کہ جو لوگ قبل از نزول بلا دعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے اور صدقات دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر حرم کرتا ہے اور عذابِ الہی سے ان کو بچایتا ہے میری ان باتوں کو قصہ کے طور پر نہ سُنو میں نصوح اللہ کہتا ہوں اپنے حالات پر غور کرو اور آپ بھی اور اپنے دوستوں کو بھی دعائیں لگ جانے کے لئے کہو۔ استغفار، عذابِ الہی اور مصائبِ شدیدہ کے لئے سپر کا کام دیتا ہے۔ اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ اس عذابِ الہی سے تم محفوظ رہو، تو استغفار کر کر سے پڑھو۔" (ملفوظات جلد اول ص ۱۳۲)

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اتحاد اللہ کا بصیرت افروز افتتاحی خطاب

پتنے مقام کو پہنچائیں اور سورۃ فاتحہ سے ہر ارتباط قائم کر کے اپنے اور دوسروں کے مقدار و شکر کیس

آپ سارے زمانے اور بعد میں آنے والی نسلوں مقداروں کے سرشمندی کیلئے پیدا کئے گئے گھٹیں

سورۃ فاتحہ سے استفادہ کا سفر ہر قدم کو منزل بنانے والا ایک ناپیشہ اکنام سفر ہے

یہ وہ عظیم الشان سورۃ ہے جو دلوں کے ویرانوں کو شاداب جنتوں میں بدل دیتا ہے

یہ قرآن کریم کا ہی افتتاح نہیں کرتی زندگی کے ہر پہلو کا افتتاح کرتی اور آخر تک ساتھ دیتی ہے

مرتّبہ: سلیم احمد شاہ، جرمی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایمہ ایمہ العزیز نے جماعت احمدیہ جرمی کے سولہویں جلسہ سالانہ منعقدہ ناصر باعث گروں گیرا وہ  
میں ۲۰ اگست ۱۹۹۰ء کو جو بصیرت افروز افتتاحی خطاب فرمایا اس کا مکمل متن ہدیہ قارئین کیا جائے ہے۔ (ادارہ)

کو دیکھیں تو ان کا وجود اُس پنجے کے وجود میں دھکائی دینا چاہیئے۔

پس قرآن کریم نے سورۃ فاتحہ کا خود سارے قرآن سے یہ رشتہ باندھ کر  
ہمارے لئے اس معاملے میں بے حد آسانی پیدا فرمادی کہ ہم قرآن کریم کے مضمایں  
کو سمجھنے میں سورۃ فاتحہ سے مدد لیں اور سورۃ فاتحہ کے مضمایں کو سمجھنے میں قرآن کریم  
سے مدد لیں۔ سارے قرآن کو سب کو حفظ ہونا مشکل ہے۔ بہت تھوڑے خوش نصیب  
ہیں جو قرآن کریم کو حفظ کر سکتے ہیں اور جو کو بھی لیتے ہیں ان بے چاروں میں سے  
اکثر کو اس کا ترجیح نہیں آتا۔ اس لحاظ سے خدا تعالیٰ نے نعمت پر نعمت یہ عطا کی کہ  
خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کا خلاصہ صرف سات آیات میں بیان فرمایا جس کا حظظہ کرنا  
ہر انسان کے لئے خواہ وہ تعلیم یافت ہو یا جاہل ہو بہت ہی آسان ہے اتنا اس نے  
کر دنیا کے پردے پر کسی جگہ کا انسان ہو کسی قوم سے تعلق رکھتا ہو وہ کسی عمر میں  
بھی کو شکش کرے سورۃ فاتحہ آسانی سے یاد کر سکتا ہے۔ اور پھر اس کا ترجیح بھی اتنا  
آسان ہے کہ ان چند آیات کے ترجیح کو یاد کرنا دنیا کے کسی بھی انسان کے لئے  
خواہ وہ کسی ملک سے تعلق رکھتا ہونا ممکن نہیں۔ اور پھر نعمت پر ایک اور نعمت  
یہ عطا فرمائی کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ اس پھوٹی سورۃ کو جو اتم الکتاب  
ہے، جو کھلی ہو گئی ہے اور جو بندکتا ہے بھی ہے اسے اپنی پابند و قوت  
نمازوں کی ہر رکعت میں پڑھا کرو، پر رکعت کی ادائیگی کے ساتھ پڑھا کرو اس

تشدد تو غزوہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا ہے۔

### سورۃ فاتحہ کا ہر قسم کے افتتاح سے رشتہ ہے

سورۃ فاتحہ کا ہر قسم کے افتتاح سے ایک گہرہ اور الٹ روشنی ہے اور  
یہ رشتہ ایک ایسا رشتہ ہے جو زندگی کے ہر شعبے پر حاوی ہے اور کبھی ڈھنپ نہیں  
سکتا۔ اسی لئے اس سے مدد کا نام جو سورۃ فاتحہ کی شکل میں ایک عظیم نعمت کے طور پر  
مسلمانوں کو عطا ہوئی، فاتحہ رکھا گیا۔ فاتحہ سے مراد ہے ابتداء کرنے والی افتتاح  
کرنے والی ایک بات کو ہوئے والی اور وہ کچھ جس سے ہر قسم کے تالے کھل جاتے  
ہیں۔ یہ ایک عظیم سورۃ ہے جس کو اتم الکتاب بھی فرمایا گیا یعنی وہ چھوٹی سی سورۃ جو  
سات آیات پر مشتمل ہے سارے قرآن کی مان ہے۔ مان وہ ہوتی ہے جس سے پچھے  
ہر قسم کے اجزاء اور حاصل کرتا ہے اور انہیں اپنا جزو بدلن بنالیتا ہے۔ مان وہ ہوتی  
ہے جس کی آنکھ سے پچھے آنکھ لیتا ہے، جس کے دل سے پچھے دل پکڑتا ہے،  
جس کے جگہ کے خون سے اس کا اپنا جگہ بنتا ہے، جس کی ہڈیوں کے رس سے  
اس کی ہڈیاں وجود میں آتی ہیں۔ غرضیکہ بدن کا ہر ذرہ ناخن، بال اور جلد اور وہ  
بایک غلیظ جو بدن میں پھیلے ٹڑے ہے ہی وہ تمام تر پچھے مان سے لیتا ہے۔ مان کے  
وجود کو دیکھا جائے تو مستقبل میں پچھے کا وجود دکھائی دینے لگتا ہے۔ اسی طرح پچھے

دیکھ بھال اور حفاظت کے نتیجے میں اس ہر باری نے پانی کی حفاظت کی، پانی کو کچھ زیادہ لمبے عرصے تک اپنی ذات میں قائم رکھا جتی کہ پھر مزید پانی کو جذب کرنے کے لئے صحرائیں ایک نئی طاقت پیدا ہوئی شروع ہوئی۔ چنانچہ جتنا سبزہ بڑھتا جاتا ہے بادل اتنا ہی زیادہ سبزہ کی طرف متوجہ ہوتے جاتے ہیں۔

## دول کے ویرانوں کو شاداب جنتوں میں بدلتے والی سورۃ

سورۃ فاتحہ کے متعلق جب میں کہتا ہوں کہ اس کا بھی سیمی حال ہے یعنی اس سے استفادہ کا سفر ہر قدم کو منزل بنانے والا ایک ناپیدا کار سفر ہے تو اس میں کوئی مبالغہ نہیں اگر آپ اس سفر پر چل پڑیں اور سورۃ فاتحہ کے مضامین پر غور کرتے ہوئے انہیں اپنے اندر جذب کرنا شروع کریں تو ہر انسان کا دیرانہ سربراہ شاداب جنتوں میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ کہا مدت ایک دن کے اندر رونما ہونے والی کرامت نہیں، یہ کہیں ایسا عجزہ نہیں کہ آج اچھے اپنے سورۃ فاتحہ سے تعلق جو طریقہ کل آپ کی دنیا بدل گئی ہاں کل دنیا بدلنے کے سامان حضور پیدا ہو جاتے ہیں۔ دنیا میں توبہ لشکر کے لئے وقت ایک تاریخی ہیں، محنت کا تاثرا تکمیل ہیں۔ ابھی پرپر کی بات ہے ہم ہالینڈ کے شال میں واقع ایک جریہ دیکھنے لگئے ہو جان کے لوگوں میں بڑی سعادت پانی جاتی تھی۔ وہاں ایک ہی احمدی ہے لیکن اس کے نیک نمونے کو دیکھ کر وہاں کے لوگوں کو جماعت میں پیشی پیدا ہوئی۔ ان کی اس دعوت اور اس گزارش پر کہ اگر میں وہاں جاؤں تو وہ بہت سے معززین کو ایک جگہ اکٹھا کرنے کے سامان کریں گے اور پھر ملکیں سوال وجہ ہو گئی اور ہر طرح سے ہمیں اسلام کا پیغام پہنچانے کا موقع ملے گا، میں نے وہاں جانے کی حاجی بھری۔ بہت خوبصورت اور پیارا جزیرہ ہے لیکن آج کے مضمون سے تعلق رکھنے والی تجھ کی بات یہ ہے کہ سارا جزیرہ ریت پر بنا ہوا ہے۔ پہلے وہ جزیرہ خالصتاریت کا جزیرہ تھا جنگ عظیم شان کے آغاز سے پہلے کا یہ واقعہ ہے جو میں ہیان کرنا چاہتا ہوں وہاں ایک جمن انجینئر آیا اور یہ تہی کر کے وہاں بیٹھ رہا کہ اس جزیرے کی حالت تبدیل کروں گا۔ چنانچہ اس نے بہت سے بند بنائے۔ بہت سے پودے بہر سے لا کر وہاں نصب کرنے شروع کئے۔ کسی طرح پانی کو محفوظ کرنے کا نظام کیا گی، ایسے گھاس ملنگوں سے جو سطح پر پھیلتے چلے جاتے اور ریت کو دبایتے چلے جاتے ہیں۔ اس کی اور بعد میں آنے والوں کی کوششوں کے نتیجے میں اس جزیرے کی اکثر سطح اب سربراہ شاداب ہو چکی ہے جہاں گھاس کی چند پیمانے بھی چند ہفتے زندہ نہیں رہا کرتی تھیں وہاں اب خدا کے فضل سے بڑے بڑے عظیم الشان درخت پیدا ہو چکے ہیں۔ تو انسانوں کے بنائے ہوئے اس عجزے کو ہم نے دیکھا۔ اس سے میرجا توجہ اس طرف مبذول ہوئی کہ گہروہ انسان جسے رفتہ رفتہ خدا سے تعلق ٹوٹنے کے نتیجے میں اسی قسم کی ویرانیوں کا سامنا ہے اس کے لئے یہ جزیرہ ہمیشہ امن شادابی اور خوشحالی کا پیغام دیتا رہے گا اور خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں شادابی کا جو نظام بیان فرمایا ہے اس کی صداقت پر بھی یہ جزیرہ ہمیشہ گواہ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم دیکھتے نہیں کہ آنٹانسسوُقُ الْمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ الْجَوْزِ یعنی دریان زمین کی طرف ہم پانی کا رخ پھیر دیتے ہیں اور یہ مرد دیکھتے دیکھتے وہ دیرانے سربراہ شاداب جنتوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ ایسا ہمیشہ سے ہوا آیا ہے اور اسی طرح انسانوں کی اور قوموں کی تقدیریں بدلا کریں ہیں۔ پس خدا تعالیٰ نے ہر ہونے کو اس کے اپنے اندر رونے دیا تو انوں کو تبدیل کرنے کے لئے سورۃ فاتحہ کی نعمت عطا فرمائی،

کے بغیر کسی نماز کا بھی کوئی جزو مکمل نہیں ہو سکتا۔ سو یہ اتنی عظیم الشان نعمت ہے کہ جب اس پر غور کریں اور اس نعمت کے اجزاء پر نظر ڈالنا شروع کریں تو یہ ایک ایسا سفر ہے جو ساری زندگی کو جنم نہیں ہو سکتا بلکہ نسل ایجاد نہیں کر سکتا۔ دنیا بھر کے تمام انسان اسی سفر کو ہمیشہ جاری رکھیں تب بھی یہ سفر جنم نہیں ہو سکتا۔

## ہر قدم کو منزل بنانے والا ناپیدا کنار سفر

میں یہ جو بات کہہ رہا ہوں کسی مبالغے سے نہیں کہہ رہا۔ گذشتہ کوئی نصف سال کے جمعے ایسے تھے جن میں میں نے زیادہ تر سورۃ فاتحہ کے مضامین پر روشنی ڈالی اور ان میں سے بعض حصے ایسے تھے کہ ان کے متعلق ہر صاحب عقل اس سا بات پر مطمئن ہو سکتا ہے کہ ان حضور میں جو امور بیان کئے گئے ہیں ان پر انسان عذر بھی غور کرتا رہے تو وہ اس کی انتہا کو پانہیں سکتا۔ اس سے پہلے بھی میں مختلف جلوہ میں سورۃ فاتحہ کے بعض مضامین بیان کر رہا ہوں لیکن میرا علم، علم کے اُس سمندر میں سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر کی صورت میں ہمارے سامنے رکھا ایک قطرہ کی مانند ہے۔ اور خود آپ کا پاندھ علوی یہ ہے کہ ایں چشمہ رسول کے بغل خدا دہم یک قطرہ نزک کمالِ محمدی است

یعنی اسے دیکھنے والو! اے فیض پانے والو! تم جو یہ دیکھ رہے ہو کہ میں معنوں کے پیشے بہارا ہوں معارف و فیوض کے یہ جاری چشمے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات اور فیوض کے سمندر میں سے لئے ہوئے ایک قطرے کی طرح ہیں۔ پس ان امور پر غور کرتے ہوئے انسان ایسے سمندر کے سفر پر روانہ ہو جاتا ہے جننا پیدا کنار ہیں جن کا کوئی کنار نہیں اور جن کی کوئی تہہ نہیں۔ بھر یہ ایک ایسا سفر ہے جس کی سرہ منزل ایک فیض عطا کرنے والی منزل بن جاتی ہے۔ بعض سفر ایسے ہوتے ہیں کہ اگر انسان ان کے منتها کو نہ پہنچ سکے تو وہ سفر بے کار رہ جاتے ہیں اور ساری محنت اکارت چل جاتی ہے لیکن سورۃ فاتحہ کا سفر ایک ایسا سفر ہے جس میں ہر قدم منزل بن جاتا ہے اور ہر قدم اس امر کے باوجود منزل بن جاتا ہے کہ اس سفر کی آخری منزل کوئی نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر قدم پر انسان ایسے فیوض پاتا ہے جن کے نتیجے میں اگر وہ چاہے تو اس کے گھر برکتوں سے بھر سکتے ہیں اور اگر وہ بھرنا چاہے تو فیوض عطا ہو کر بھی اس کے ہاتھ سے نکل جاتے ہیں۔ اس کی مثالی یہی ہی ہے جیسے ریت پر جب بارش پرتفی ہے تو تھوڑے عرصے کے لئے ریت کا گر طحابی بھردیتی ہے اور ریت پر بھی تراوت اور ہر باری میں دھکائی دینے لگتی ہے مگر یہ نظر اڑ زیادہ عرصے تک نہیں رہتا۔ چند دن کے بعد وہی ریت اور وہی خشکی اور وہی ویرانہ پن پھر نظر آنے لگتا ہے۔ پس اگر کسی انسان کے مقدار میں ویرانہ ہو تو اس کا کوئی علاج نہیں۔ لیکن اگر کوئی واقعتاً انسان کے پانی سے سیراب ہو کر اس کی تدرک رکنا چاہے اور جہاں تک اس کا بس چد اس کے فیوض کو اپنی ذات میں جاری رکھنے کی کوشش کرے تو کوئی قسم کی ہر باریان نہیں ہو جاتی ہیں اور وہ ہر باریان آسمانی پانی سے حاصل ہونے والی تراوت کی حفاظت کریں چل جاتی ہیں۔ اس طرح تو رفتہ رفتہ صحرابھی بہت خوبصورت اور سربراہ جنگلوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ پہلے ایسے ریت کے علاقے ہو اکرتے تھے جن میں کوئی سبزہ نہیں پایا جاتا تھا مگر کوشش اور محنت اور جدوجہد کے بعد انسانوں نے ان علاقوں کو سربراہ شاداب جنتوں میں تبدیل کر دیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتداء میں جو ہر باری پیدا ہوئی اس کی

ہونے کے باوجود اس خطاب کو سن رہے ہیں۔ آج احمدیوں کی بیداریوں میں سے (جو باقی دنیا کے انسانوں کی نسبت زیادہ بیدار ہیں اور زیادہ فور کی متلاشی ہیں) اگر آپ جستجو کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ ایک بہت بڑی تعداد ہمارے پتوں کی ہمارے جوانوں کی ہمارے مردوں کی ہماری خود تو ان کی ایسی ہے جو سورۃ فاتحہ کو صحیح طرز سے پڑھنے کی بھی استطاعت نہیں رکھتی۔ وہ سورۃ فاتحہ پڑھتے ہیں تو تلفظ میں غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جب پڑھتے ہیں تو معانی سے ناواقف رہتے ہیں کہ کشت سے مائیں ایسے بچے جن بھی ہیں جن کو سورۃ فاتحہ سکھانے کا کوئی انظمان نہیں، باقی نامانہ بعد کی بات ہے۔ جس کے انتظام سے اور ساری روحاںی عمارت نے ہمیشہ طوفان کرنا ہے۔ جس کے گرو انسانیت کی ساری روحاںی زندگی نے گھومنا ہے۔ اگر یہ نقطہ نظر ہے، اگر یہ خوبیں قائم نہ ہو تو اس کے گرد گھومنے والے دائرے بھی وجود میں نہیں آئیں گے۔ میں بار بار جو اس بات کو دہرا تاہوں اس لئے نہیں دہرا تاکہ مجھے بے وجہ بعض بایں بار بار کہنے کی عادت ہے بلکہ مجبور ہو کر مجھے اس بات کو دہرا ناپڑتا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ میں نے بات کچی وچی طور پر اثر ہوا پھر وہ اثر منٹ گی۔ اُس بات نے وہ تیج پیدا نہیں کیا جس کی حاطر میں نے مشقت اٹھائی۔ جب تک مجھے یہ اطمینان نہیں ہو جاتا کہ جماعت احمدیہ نے سورۃ فاتحہ سے جو قرآن کا آغاز ہے اپنی زندگی کا آغاز کرنا شروع نہیں کر دیا اس وقت تک میں ہرگز آرام اور چین سے نہیں بیٹھ سکتا۔ خواہ آپ کہیں کہم نے یہ باتیں دہرا دہرا کر رہا ہے کان پکا دیئے ہیں میں ہمیشہ یہی باتیں دہرا تاہوں گا حقیقت یہ ہے کہ میں اپنی زندگی کا فرض ادا نہیں کر سکوں گا اگر میں آپ کو پہلے قدم چلنا بھاگنے سکھا سکوں میرے دجود کا میرے اس منصب پر فائز ہونے کا کوئی فائدہ نہیں، میری ساری زندگی اکارت جائے گی اگر میں جماعت احمدیہ کو سورۃ فاتحہ کے ساتھ پہلے قدم اٹھانے کی تعلیم دے سکوں۔ اسی لئے میں نے اس کے مضامین میں زیادہ گہرا میں اتر کر اس کی وصیوں میں ہر طرف سفر کرتے ہوئے آپ کو اپنا شریک سفر بنانا شروع کیا تاکہ وہ حسین نظارے جو کاہ بگاہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دکھائے میں آپ کو بھی ان میں شامل کروں، آپ میں بھی ان نظاروں سے لطفت انداز ہونے کا ذوق و شوق پیدا ہو۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ ذوق و شوق پیدا ہونے کے باوجود ابھی تک جماعت میں بھاری تعداد ایسے نوجوانوں، پتوں، بیویوں کی موجود ہے جو سورۃ فاتحہ کا تمثیل صحیح نہیں جانتے اور اگر جانتے ہیں تو اس پر غور نہیں کرتے۔ وہ نہیں جانتے کہ اس سے کیسے استفادہ حاصل کرنا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ سورۃ فاتحہ سے ایک گھرا ذاتی تعلق قائم نہیں کرتے۔ ایک عظیم الشان کتاب ہے جو سورۃ فاتحہ کے اندر مضمون ہے۔ جو کھلی کھلی بھی ہے اور بھی بھی ہوئی بھاگ، کتاب مکمل نہیں ہے اور کتاب میں بھی۔ یہی وہ سورۃ ہے جس کی عظیتوں کے متعلق لذت شستہ انبیاء کی امور کو اللہ تعالیٰ نے کشوٹ میں آگاہ فرمایا اور حیرت انگریز تفصیل کے ساتھ اس سورۃ کے مضامین اور اس کی عظیت شان کے متعلق ان کو مطلع کیا۔ یوختا کو ایک کاشف کے ذریعہ جو انجیل کی ایک کتاب میں درج ہے سورۃ فاتحہ کی عظمت سے آگاہ کیا گیا۔ اگرچہ بعض جگہ انجیل محرفت مبدل دکھائی دیتی ہے لیکن آپ اگر اس پر غور کریں تو اپ چران رہ جائیں گے کہ بعض مقامات پر کتنی صفائی اور کتنی شان کے ساتھ سورۃ فاتحہ کی خوشخبری دی گئی اور اس کے مضامین کی عظمت کو بھی تیشیل کے رنگ میں بیان فرمایا گیا لیکن وہ جن کی خاطر یہ سورۃ نازل ہوئی ان میں سے بھاری اکثریت ابھی تک اس سے فیض نہیں اٹھا سکی۔ اس سورۃ کی مرکزی یہیں چیزیں ہیں۔

پانچ وقت کی نازوں کی ہر رکعت میں اس کی تلاوت کرنے کی بدلیت فرمائی، یہ اس بات کی ضمانت ہے کہ قرآن فیوض کا خلاصہ جب دن میں کم سے کم پانچ نازوں کی ہر رکعت میں آپ کے دل میں سے گزرے گا تو کچھ نہ کچھ تلاوت یہ تجھے چھوڑ جائے گا، پھر نہ کچھ شادابی کے آثار باقی رہیں گے۔ جب تو اتر سے یہ عل جاری رہے گا تو کیسا بھی ویرانہ ہو وہ ضرور سرسری و شاداب زمین میں تبدیل ہو جائے گا۔ اس عظیم اہتمام اور اس حیرت انگریز ضمانت کے باوجود سب سے بڑی حیرت کی بات یہ ہے کہ اکثر دلوں سے پانی سے بھری ہوئی ہوا میں بغیر بر سے گزر جاتی ہیں۔ زندگی بخش پانی سے لدی ہوئی تو وہ ضرور ہوتی ہیں لیکن انسان دلوں کے بعض محال ایسے بذریعہ ہیں کہ جن پر سے مون سون بھی گزرے تو برسی نہیں بلکہ ایک قطرہ برساۓ بغیر وہ اپنے فیض کو کسی اور طرف لے جاتی ہے۔ انسان دنیا میں یہ واقعات اکثر ہوتے رہتے ہیں اسی لئے میں اب اب رحماعت کو متوجہ کرایا رہتا ہوں اور کریما ہوں گا کہ بیدار ہوں اور ہوش کی آنکھیں کھولیں اور دکھیں کہ وہ کس حالت میں زندگی بس کر رہے ہیں۔

## اندر و فی انگلیس اور ان کی فیض رسانی کا خالی نظام

جب تک عالم انسان کی اندر و فی انگلیس نہیں کھلی اس وقت تک وہ کسی نور سے فیض نہیں پاسکتا۔ کبھی آپ نے اندر ہے کہ سورۃ کی روشنی سے فائدہ اٹھاتے دیکھا ہے۔ یقیناً نہیں۔ ہر دل میں کچھ آنکھیں رکھی گئی ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا جاری فرمودہ نظام ہے اسی نظام کی بدولت انسان روشنی کے فیض پاتا ہے۔ اگر اس نظام سے اس کی آنکھیں بند ہو جائیں تو اس کی اندر و فی انگلیس اسے کوئی بھی خانہ نہیں پہنچ سکتیں۔ پس ہوش کی آنکھ سے زندگی کی حقیقت کی تفہیم کا مطالعہ کریں یہی وہ اندر و فی آنکھیں میں جن کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے۔

## مَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَلَى فَلَهُو فِي الْآخِرَةِ أَعْظَمُ

یعنی ہر وہ شخص جو اس دنیا میں اندر ہے اسے کا وہ آخرت میں بھی اندر ہا ہی اٹھایا جائے گا۔ اس آیت سے یہ مزاد نہیں کہ اس دنیا میں جو آنکھوں سے محروم ہیں وہ قیامت کے بعد نئی زندگی میں بھی روحاںی روشنی سے محروم رہیں گے ہرگز یہ مزاد نہیں۔ مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اندر و فی انگلیوں کا نظام جاری فرمایا ہے ان آنکھوں کا کھدا نہ فرموی ہے اور یہ کہ ان آنکھوں کو کھو لئے کے لئے کوئی طریق ہو نہ چاہیے ورنہ جیسا کہ میں نے بیان کیا جس طرح صحوتوں سے بعض دفعہ پان سے لدی ہوئی ہوا نہیں فیض رسائے بغیر گزر جایا کریں ہیں اسی طرح نور کی باش بھی بغیر فیض پہنچائے انسانی دل کو اندر ہا ڈیکھا ہے اور انسان اس نور سے کوئی بھی فائدہ نہیں اٹھا سکتا اسی اپنے اندر و فی کیفیت پیدا کریں جو سرمنے والی باش کے فیض سے استفادہ کی اہلیت رکھتی ہو۔ وہ اندر و فی کیفیت پیدا کریں جو آسمان سے برستے والے نور سے فائدہ اٹھانے کی استطاعت رکھتی ہو۔ ورنہ پانچ وقت کی نازوں کی شکل میں فیض کے جو چیزے جو اسی انسی سے آپ فائدہ نہیں حاصل کر سکتے۔ فیض کے جو باول آتے ہیں وہ ہیں اسی طرح ویران پھوٹ کر چلے جایا کریں گے۔

## سورۃ فاتحہ سے عَمَّ لَوْهِی کی کیفیت

آج دنیا میں اکثر انسان اسی حالت میں زندہ ہیں۔ جب میں یہ کہتا ہوں تو یہ ایک ایسی بات ہے جس کے آپ سب گواہ ہیں وہ بھی جو اس وقت میرے اس خطاب میں شامل ہیں اور باہر کے وہ احمدی دوست بھی جو پہلی موجود نہ

## جبل اللہ کا درجہ رکھنے والی آیتہ کریمہ

سورہ فاتحہ میں وہ جملہ جہاں خدا اور بندے کے درمیان ایک رسی باندھ دکھنی ہے وہ یہ دعا ہے۔

### ایاٰلَهُ نَعْبُدُ وَإِيَّاهُ نَسْتَعِينُ ۝

سورہ فاتحہ کے ابتدائی حصہ میں خدا کا ذکر تو ہے بندے کا کوئی ذکر نہیں خدا کی صفات کے بندوں پر طلوب گر ہونے اور مخلوق پر طلوب گر ہونے کے معنوں میں تو ذکر ہے لیکن برآور است انسانوں کا کوئی ذکر نہیں۔ خدا تعالیٰ کی صفات کے شیشے میں باقی کائنات دکھائی دیتی ہے۔ اس کے بعد بندوں کا ذکر ہے۔ وہ ما تھوں میں کشکل پکڑتے باہر نکلتے دکھائی دیتے ہیں۔ خدا کی سیدھی را ہوں پرروان دواں نظر آتے ہیں۔ کچھ ان میں انعام پانے والے ہیں، کچھ مغضوب علیہم بھی ہیں سیدھی را ہوں پر چلے تو سبھی لیکن محروم ازیں تھے، ان سے استفادہ نہ کر سکے۔ آگے بندوں کا ذکر تولٹا ہے اور خدا کی صفات کا تفصیل سے کوئی ذکر نہیں ملتا۔ ان دونوں حصوں کے درمیان ایک رسی ہے جو ایک آیت کریمہ کی صورت میں صفات باری اور بندوں کے ذکر کے دو علیحدہ عینہ حصوں کو رپوٹ اور مضبوط کرتی ہے، ایک دوسرے سے ان کا تسلیق باندھتی ہے اور وہ آیت کریمہ ہے ایاٰلَهُ نَعْبُدُ وَإِيَّاهُ نَسْتَعِينُ ۝ بعض وغیرہ میں سوچتا ہوں کہ وہ وہ وہ وہ حقی جس پر ما تھے طالنتے کا حکم ہے وہ جبل اللہ کا عالم جو خالق کو مخلوق سے ملا تی ہے وہ شاید بھی سورہ فاتحہ کی رسی ہو اور بھی جبل اللہ کی تفسیر کر رہی ہے۔ کیونکہ ایاٰلَهُ نَعْبُدُ کا مطلب ہے اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تیرے سو اکسی کی عبادت نہیں کرتے ہیں کہ ہم تیری ہی عبادت کریں گے اور تو ہے سو اکسی کی عبادت نہیں کریں گے۔ اسی طرح ہم ہر دوسرے فرضی معینود کو روکر دیتے ہیں۔ یہ سارے مضمایں ایاٰلَهُ نَعْبُدُ میں داخل ہیں۔ ایک جھوٹے سے فقرے میں عبادت سے متعلق ہر قسم کا مضمون شامل فرمادیا گیا ہے اور عبادت کو خالق کرنے کا ہر مضمون اس میں داخل کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد اگلی دعا میکھنے کیسی عظیم الشان ہے اور وہ کس طرح اس پہلے عزم سے گھر اعلیٰ رکھتی ہے اور وہ ہے وَاٰلَهُ نَسْتَعِينُ یعنی اے خدا ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں تیرے سو اکسی سے مدد نہیں مانگتے، ہم تجھ سے مدد مانگیں گے اور تیرے سو اکسی سے مدد نہیں مانگیں گے، تیرے در کے سوا اور کسی طرف نگاہ نہیں کریں گے، ہم تو فتن عطا فرما کہ ہم اس عہد پر قائم رہیں اور اس عہد سے فیض پاسکیں۔ تو ہی ہے جو ہمیں اس عہد پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے گا، تو ہی ہے جو ہمیں یہ بتائے گا کہ عبادت کیسے کی جاتی ہے، تو ہی ہے جو ہر ان عبادت کے درختوں پر محل چھوٹ لائے گا اور ہمارے دیرانوں کو گلستانوں میں اور بااغوں میں تبدیل فرمادے گا، ہمارے دیرانوں کو جنتوں میں تبدیل فرمادے گا ایاٰلَهُ نَعْبُدُ وَإِيَّاهُ نَسْتَعِينُ وہ دعا ہے جس میں سارے مضمایں شامل ہیں یعنی اس سے بہت زیادہ مضمایں شامل ہیں جو میں بیان کر رہا ہوں اور یہ مرکزی دعا ہے جو پہلے حصے کو دوسرے حصے سے جوڑ رہی ہے۔ پس ان معنوں میں تو بھی بھتھتا ہوں کہ یہ جبل اللہ کا خالصہ ہے اور جبل اللہ کی بہترین تفصیل بھی ہی ہے۔ یہاں وہ جبل اللہ ہے جس پر ما تھے طالنتے کا حکم ہے جس کے متعلق ارشاد ہے کہ جب تم ما تھے طالی یعنی تو کبھی وہ ما تھے نہ چھوٹے، کاملا جائے مگر اس کڑے سے جلانہ ہو جس نے تمہیں خدا کی رسی سے باندھ دیا ہے

کام جائے کا ذکر تو میں نے کر دیا ہے لیکن یہ مراوہ نہیں ہے کہ کام جاسکتا ہے۔ یہ ایک محاورہ ہے بات پر زور دینے کی خاطر انسان اسے استعمال کرتا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ وہ ما تھے جو خدا کی رسی پر پڑھتا ہے کوئی نہیں دنیا میں جو اس ما تھے کو کاٹ کے کاٹنے والے ما تھے کاٹے جاتے ہیں پر یہ ما تھے ہمیشہ مضبوطی سے اس رسی پر قائم رہتا ہے۔ پس اگر آپ نے پانچ وقت کی نازوں میں یہ وجہ جانہ ناممکن اور سوچ کر نہ مانسکی، اگر اس دعما کا فیض بھی نہ پایا تو کیا پایا۔ ساری زندگی اکارت گئی، ساری عمر کی نازیں بے کار گئیں کیونکہ نازوں میں سے گزرنے کے باوجود آپ سورہ فاتحہ سے فیض یا بہر کرنے نہیں نکلے، جیسے کورے گئے ویسے کورے کے کورے والپس آگئے۔ اس لئے میں آپ کو بار بار ملقن کرتا ہوں کہ اس بات کا ہدف کر کے ایک نے سفر کا آغاز کریں۔ آپ میں سے ہر ایک جس تک یہ آواز پہنچتی ہے خواہ وہ دنیا کے کسی کذارے پر سیری کی آواز کو سن دیتا ہے وہ نہ صرف سورہ فاتحہ کے مضمایں کی گہری جستجو شروع کر دے بلکہ چین سے نہ بیٹھے جب تک اس کے مطالب کو بغیر تکلف کے خود بخود سمجھنے نہ لگ جائے۔

## سورہ فاتحہ کے مضمایں کا دل پر جاری ہونا ضروری ہے

جب میں یہ کہتا ہوں تو مرا دیہ نہیں ہے کہ ترجمہ سے خوب واقع ہو جائیں، ترجمے سے واقع ہونا اور بات ہے اور مضمایں سے ایسا گھبرا تعلق قائم کر لینا کہ وہ بلا تکلف دل پر جاری ہونے لگیں، یہ ایک بالکل اور بات ہے۔ ناز میں جو لوگ ترجیح جانتے ہیں، ان کے لئے بھی بارہ راست ہری سے ترجیح کو ساتھ ساتھ سمجھنا مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے بعض لوگ آغاز میں ٹھہر ٹھہر کر اس کا ترجیح دل میں دہرا دہرا کر ناز پر ٹھہر ہتے ہیں۔ پچھلے میں جب ہم نے نامشہ مردموں کی حقیقی اس کی کیفیت کا مجھے پتہ ہے۔ انہیں رسولوں سے ہم بھی گزرے ہوئے ہیں۔ ایاٰلَهُ نَعْبُدُ وَإِيَّاهُ نَسْتَعِينُ کہہ کر اگر خالی آگے نکل جاتے تو پچھے نہ پتہ لگتا کہ کیا کہا ہے حالانکہ ترجیح جانتے تھے۔ لیکن ٹھہر کر سوچا کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں تو پتہ لگتا کہ ایاٰلَهُ نَعْبُدُ اسے خدا ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور کریں گے اور ایاٰلَهُ نَعْبُدُ شاہزادے ہیں اور بخ ہے ہی مدد چاہتے ہیں اور پھر سوچو جو ترجیح کر دے ہے ایسا طرح دوستوں سے مراسم ٹھہر ہتے ہیں تو فتنہ اس ترجیح سے اٹھ جاتے ہیں اسی طرح سورہ فاتحہ سے بھی آپ کا ایک دوستانہ ہو جائے گا۔ اور بخ سے سب مراسم اور تکلفات اٹھ جائیں گے۔ پھر یہ بے ساختہ آپ کے دل پر اتر آکرے گی اور آپ کے دل پر جاری ہو گی۔ اس کے بعد پھر اگلے سو فریہ یعنی مضمایں میں ڈننا اور نئے نئے مضمایں کے اوپر خدا کے فضل اور اس کی توفیق سے اطلاع پانیا اور یہ بات بھی سورہ فاتحہ نے ہمیں سکھا دی کہ مومن کی عاجزانہ زندگی کو تندہ رکھنے کیلئے اور قائم رکھنے کے لئے اور اسے سدھا رئے کے لئے اور اس میں مزید چکر پیدا کرنے کے لئے اسی کمر ناہیں تھی میں خود رہی۔ جب ہم یہ کہتے ہیں ایاٰلَهُ نَعْبُدُ وَإِيَّاهُ نَسْتَعِينُ تو مرا دیہ نہیں ہے کہ ہم اپنی توفیق سے کچھ بھی پاہنچیں سکتے اور کچھ بھی پاہنچیں سکیں گے کیونکہ جو کچھ ملے گا تیرے درستیرے فیض سے ملے گا اور قبولیت دعما کے نتیجے میں عطا ہو گا۔ اس کے بعد جب انسان کو خدا تعالیٰ اعلیٰ عطا فرماتا ہے تو اس کے اندر کبھی تکبر کا لیکر ادا خلی نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ یہی سوچتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ جو کچھ بھی خدا نے مجھے عزیزان عطا کیا اپنی جانب سے سیری جھوکی میں خیرات ڈالی ہے یہ سب اسی کے فضل کا تجھے ہے۔ مگر سے تو ہم کچھ نہیں

متوجہ کرتی ہے جب کہتی ہے دعا کرو ایا نبُدْ یعنی اے وہ ذات جس سے ہم مخاطب ہیں اہم تری عبادت کرنا چاہتے ہیں تیری پیر وی کرنا چاہتے ہیں ہم تیرے پیچھے چلنا چاہتے ہیں ایری صفات کو اپنا چاہتے ہیں تو سورۃ فاتحہ صفات کا ایک جہاں ہمارے سامنے لاکھڑا کرتی ہے اور کہتی ہے ان صفات الہی کو جو تمہارے سامنے سورۃ فاتحہ نے بیان کی ہیں سمجھنے کی کوشش کرو تو خدا کی تمام صفات تک یہ تمہاری رہنمائی کریں گی اور ان میں پہلی صفت ہے ربوبیت کی صفت اور پھر رحمانیت آتی ہے پھر رحمیت آتی ہے پھر الٰہ یومِ الدین کی صفت ہے اور ان چاروں صفات سے سورۃ فاتحہ ہمیں مطلع کرتے ہوئے ان سے تعلق باندھنے کی ہدایت دیتی ہے ایا نبُدْ کا یہ طلب ہے کہ اے خدا اے وہ ذات جس سے ہم عاجزنا نہ طور پر مخاطب ہیں ہم جو تجھ سے مانگ رہے ہیں وہ دراصل ہم تجھ سے تجھ ہی مانگ رہے ہیں ایا نبُدْ کا بالکل یہ مطلب ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہی عرض کرتے ہیں کہ اے خدا میں تجھ سے تجھ مانگنا ہوں اس کے سوا اور کوئی دعا مجھے یاد نہیں۔ یہ دعا سورۃ فاتحہ نے ہی ہمیں سمجھائی ہے اور اسی کی تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے فارسی کلام میں بیان فرمائی۔

## ایا نبُدْ کا سورۃ کے اول و آخر سے گھرا بڑا

جیسا کہ میں بیان کر رہوں ایک آنکھ سورۃ فاتحہ کی ایا نبُدْ کی شکل میں ربوبیت اور رحمانیت اور رحمیت اور بالکلیت کی طرف تکル رہی ہے اور اپ کو بھی ان صفات کے جلوے دکھان رہی ہے اور ایک دوسرا آنکھ ہے جو آنے والی آیات کی طرف کھلتی ہے اور وہ صراطِ مستقیم کے حالات بیان کرتی ہے اور صراطِ مستقیم پر چلنے والوں کے نمونے آپ کے سامنے لاکھڑا کرتی ہے جیسا کہ فرمایا

### صَرَاطَ الظَّاهِرَةِ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

یعنی یہ دوسرا آنکھ ان حالات سے مطلع کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ تم نے جو چہ باندھا ہے صفات باری تعالیٰ سے اور جس رسمی کے ذریعے اس تعلق کو قائم کیا ہے تو تمہیں یہ امر معلوم ہونا چاہیے کوچھ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اس تعلق کو بھایا اور فرضی پر فرضی پاسے رہے اور ہمیشہ کی کامیابیاں ان کے مقدار میں لکھی گئیں وہ الحمد للہم توگ ہیں یعنی وہ لوگ ہیں جن کا انتہت علیہم کے تابع ذکر ہے۔ ان کے حالات پر غور کرو اور ان سے استفادہ کرو۔ کسی طرح یہ لوگ اس دعا کے ذریعے اس عہد کے ذریعے جو عہدِ عبادت ہے اپنے رب سے ایک گھنگہ اور ایک اور ہمیشہ بڑھنے والا تعلق باندھ کر ہمیشہ کی زندگی پا گئے اور پھر یہ دوسرا آنکھ ان کے حالات سے آپ کو متنبہ کرتی ہے جو زندگی سے کاٹے گئے۔ پھر ایا نبُدْ شریعت کی دعا سارے مشکل مصنفوں انسان کو روشنی ہے یہ دعا ہے جو ایا نبُدْ کی ذمہ داروں کو روشن کرنے کے بعد کھائی گئی کتنا مشکل مصنفوں ہے جو ایا نبُدْ میں بیان فرمایا گیا اور کتنا انسان کر دیا گیا جب یہ فرمادیا کہ ایا نبُدْ میں بیان فرمایا گیا اور سکیں کر سکیں گے۔ ایا نبُدْ میں بیان فرمایا گی کہ ہم اگلا عہد یہ کرتے ہیں کہ ہم تجھ سے ہمیں مانگتے ہیں تو ہمیں مدفرمادے اور ان مشکلات کو ہمارے لئے انسان فرمادے۔ خود توفیق دے، ہاتھ پاؤ کر چلا، بھکننے نہ دے، غصب کی نظر سے ہمیں نہ دیکھ، ہمیں ضایلین میں شامل نہ ہونے دے۔ ہمیشہ انتہت علیہم کے گروہ کے ساتھ ہمیں

لے کے آئے تھے اس لئے ایک بھکاری دوسرے بھکاری پر کیا تکبیر کر سکتا ہے وہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ میں زیادہ امیر ہوں۔ بھکری میں زیادہ پیسے ہوں دونوں خیرات ہی کے تو پیسے ہیں بھکاری ہونے کی حیثیت میں کوئی فرق نہیں ہوا کرتا۔ پس یہ دعا آپ کو ہمیشہ ہماشی کے لئے خدا کے درکا بھکاری بنادیتی ہے اور اپنے ساتھی بھکاریوں پر آپ کو فخر اور تعقیل کا کوئی حق نہیں دیتی، ہر تکبیر کا حق آپ سے چھین لیتی ہے۔ ہر انسان اس دعا کے راستے خدا کی رحمت کے دروازے کھل کھڑا تاہم تو اگر نہ تباہے اور زندگی بس کر جا چلا جاتا ہے۔ پس اگر صرف اس مرکزی نقطے پر آپ غور شروع کریں اور اس سے فیضِ اطمینان شروع کریں تو آپ کی زندگی کی کایا پلٹ سکتی ہے۔

## لامتناہی سفر کی طرفِ دعوت

ایا نبُدْ ایا نبُدْ نستیعن میں لامتناہی سفر کی طرف بلا یا جارہا ہے۔ عبادت کیا ہے، کیسے کی جاتی ہے، زندگی کے مختلف شعبوں پر عبادت کا کیا اثر پڑتا ہے اور اس کے تجھے میں انسان خدا سے کیا تعلق پیدا کرتا ہے۔ یہ وہ مصنفوں ہے جو سورۃ فاتحہ کے دونوں طرف جاری ہے۔ ایک تعلق اس کا "رب" "رحمان" "رحم" "مالک یوم الدین" سے قائم ہے اور دوسرا تعلق اپنیا امیر اس کے مصنفوں کو سمجھنا اور اس کا حق ادا کرنا عبادت بن جاتا ہے۔ مالک یوم الدین کے مصنفوں کو سمجھنا اور اس کا حق ادا کرنا عبادت بن جاتا ہے۔ اور اگر آپ صرف ربوبیت کے متعلق ہی غور کرنا شروع کریں تو جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا ایک نزخم ہونے والا سفر ہے جو انسان کی ساری نسلیں بھی اکٹھے مشترک شروع کریں اور قیامت تک جاری رکھیں تو ختم نہیں ہو سکتا۔ اور اس میں کوئی مبالغہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کی شان جو کائنات میں ہمیں دکھائی دے رہی ہے، جو خدا تعالیٰ کی خلوتات کے ہر ذرے سے میں جلوہ گر ہے اس کے ایک ایک ذرے کا دل پھار کر اگر دیکھا جائے اور اس میں بھی ہوئی ترسیم تحریروں کو پڑھا جائے تو جو سائنسان پھر ہمیشہ کچھ شور حامل کر چکے ہیں وہ کہتے ہیں کہ زندگی کے ہر ذرے پر ایسی تحریریں پھیپ چکی ہیں، اگر ان کی تفسیر کی جائے ان کو کھول کر بیان کیا جائے تو اسی کتاب میں بیان کی جو سائنس کے ٹھوٹ علوم پر مشتمل ہوں گی اور انہیں پڑھنے کے لئے ساری عورت کارہوں گی۔ اور ساتھ ہی اور اس کے آج تک کے حاصل کردہ علم پر مبنی باتیں ہیں۔ ہم نہیں جانتے کل کو ہمیں اور کیا کچھ دکھائی دے گا۔ لیکن ہم یہ ضرور جانتے ہیں کہ زندگی کے ایک چھوٹے سے چھوٹے ذرے سے میں جو خاص خدا تعالیٰ نے چھاپ دیئے ہیں، اس کے وجود میں داخل فرمادیئے ہیں اور لکھ دیئے ہیں اور ایک ایسی زبان میں لکھ دیئے ہیں جن کو پڑھنے پر رفتہ رفتہ انسان کو قدرت عطا ہو رہی ہے، وہ اسرار اتنے دیسیج ہیں کہ ان کا کوئی ٹھکانہ نہیں کوئی حد نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو ظمآن آپ کے سامنے پڑھ گئی اس کا ایک شرعاً میں مصنفوں کو بیان فرماتا ہے۔

کیا عجب تو نے ہر اک ذرے میں رکھے ہیں خواص کون پڑھ سکتا ہے سارا دنiran اسرار کا یعنی اے خدا تو نے ہر اک ذرے میں کیسے عجیب خاص رکھ دیئے ہیں کسی میں طاقت نہیں کہ ان سب خواص کو پڑھ سکے تو سورۃ فاتحہ ان خواص کی طرف ہمیں

جائے وہ فیض جو اس نے ماں سے پائے تھے ان سے الگ کبھی نہیں ہو سکتا۔ وہ فیوض ہدیہ اس سے وفا کرتے ہیں اور موت تک اس کے وجود کا حصہ بنتے رہتے ہیں۔ اسی طرح سورۃ فاتحہ انسان کے ساتھ وفا کرتی ہے کیونکہ قرآن کریم کے آخر تک اس کام صنون مسلسل چل جاتا ہے۔ اور پھر ہر انسان کی زندگی کا افتتاح کرنے کے بعد اس کا ہاتھ پکڑتی ہے اور ان را ہوں پر آگے چلاتی ہے جو انفتحت علیہم کی راہیں ہیں۔ اور ساتھ ہی محفوظ علیہم کی راہوں سے متبرک رق چل جاتی ہے ان سے بچنے کے لئے ہائیں بھائیتی ہے، طاقت بھی عطا کرتی ہے، لڑکھڑاتے ہوؤں کے ہاتھ بھی پکڑتی ہے۔ پس ان معنوں میں سورۃ فاتحہ ایک بڑی وفادار سورۃ ہے جو ساری زندگی انسان سے وفا کرتی ہے مگر یہ وفا ہنسی سے کرتی ہے جو اس سے وفا کریں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے صرف آنکھیں کھولنے کی صورت ہے، اس میں کوئی مشکل حل نہیں ہے۔ جب آغاز ہے اس بات سے ہوا ہے کہ مجھے اٹھا لو، مجھے ساتھ لے کر چلو، میری مدد کرو تو مشکل کس بات کی ہے۔ کہتے ہیں کسی باپ نے بچے سے کہا فاصلہ کھوڑا سارا گیا ہے بس کے پیسے بچاتے ہیں اور پیدل چلتے ہیں تو بچے نے کہا مجھے تو کوئی اعتراض نہیں مگر مجھے گود میں اٹھا کے چلیں۔ پاکل وہی بات ہم خدا سے روز کتھے ہیں اسے خدا ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم عبادت تیری ہی کریں گے مگر تیری ذات کی قسم ہیں اٹھا کے چلا، ہم اپنے قدموں پر نہیں چل سکتے۔ انسان کو یہ مشکل درپیش ہو سکتی ہے کہ وہ یہ دعا دل کی گہری کیفیت کے ساتھ نہ مانگ سکے۔ سوائے بنصیبی کے اس کا اور کوئی سبب نہیں۔

## ساری دنیا کے نصیب جگانے والے بیدارخت

پس دنیا کا کوئی احمدی بنصیب نہیں ہونا چاہیے اس کے توفانے اوپنے نصیب بنائے ہیں، اس کے مقدار ورشن فرمائے ہیں، اس کو اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ دنیا کے مقدار ورشن کرے اور دنیا کے سوئے ہوئے نصیب جگاد سے۔ پس آپ تو اپنے ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کے نصیب جگانے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اپنے دلوں اور سینوں کو ورشن کرنے کے لئے ہی نہیں بلکہ آپ تو ساری کائنات میں ہر انسان کے سینکو ورشن کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ آپ کے نور سے آج کے زمانے کی تاریکیوں نے

کافور ہونا ہے۔ آپ کے نور سے آنے والی تمام صدی نے نور پانا ہے آپ اس صدی کے سر پر کھڑے کر دیئے گئے ہیں اور اس صدی کے امام بنادیئے گئے ہیں۔ سوچیں اور اپنے مقام اور اپنی حیثیت کو پہچانیں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے سورۃ فاتحہ ہی ہے جس میں آپ کی زندگی کی جانب اور اس سارے زمانے کی زندگی کی جانب ہے اسی سے سب عقدے کھلیں گے۔ پس نماز میں بہت محنت، غلوص اور بحث کے ساتھ سورۃ فاتحہ کے صنایں پر غور کرتے ہوئے اس میں سے گزر کریں اور جب ایاں نجد کریں تو ایاں نستین پر پہنچیں تو یہ آیت تو ایسی ہے کہ آپ کے قدم پکڑتے جانے چاہیں۔ آپ کو باطنی طور پر سرسجود ہونا چاہیے۔ بہت سے نظارے میں نے ایسے دیکھے ہیں جو بہت اچھے لگتے ہیں لیکن ان نظاروں میں سے بعض ایسے سین انفمارے مزید اٹھ کھڑے ہوتے ہیں جو قدم روک لیتے ہیں آگے چلانہیں جاتا،

بانی صفویہ ۱۸ پر ملاحظہ فرمائیں

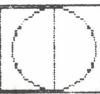
جلنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ دعا ایاں نجد و ایاں نستین کے اندر شامل فرمادیں جو عظیم پہاڑ تھے مشکلات اور فراٹھیں کے ان کا سفر کتنا آسان کر دیا۔ اب جو شخص اس دعا سے فائدہ اٹھائے بغیر نکل جاتا ہے، اسے پڑھنے کے باوجود خدا سے ایک نیا تعلق پیدا نہیں کرتا اور اپنے ٹوٹتے چلے جانے والے تعلقات کو بار بار باندھتا نہیں اس سے زیادہ بنصیب کون ہو سکتا ہے۔ رسی کا ایک کام تو یہ ہے کہ ایک سر اس کا ایک چیز سے والبستہ ہوتا ہے دوسرا اس دوسری چیز سے والبستہ ہوتا ہے اور وہ رسی ان دونوں کے درمیان ایک تعلق قائم کر دیتی ہے اسی لئے جل ائمہ فرمایا گیا۔ اور رسی کا ایک کام یہ ہے کہ ٹوٹی ہوئی پیزوں کو باہم باندھتی چل جاتی ہے۔ ان معنوں میں بھی ایاں نجد و ایاں نستین کی دعا اللہ کی رہی ہے۔ کیونکہ کوئی شخص پانچ نمازوں میں حاضر ہونے کے باوجود اپنے چند عبادت پر قائم نہیں رہ سکتا۔ چاہتا بھی ہو تو بشری کمزوریاں اس کی راہ میں حائل ہو جاتی ہیں۔ کچھ غلطیاں یہاں سرزد ہوئیں پھر وہاں سرزد ہوئیں، کچھ جان بوچھ کر ہوئیں، کچھ غفلت کی حالت میں سرزد ہوئیں۔ گھر میں کوئی اتفاق ہوئی غصہ آگیا، اپنے میں برداست نہیں، بیوی سے زیادتی ہو گئی، بچوں سے زیادتی ہو گئی، دوستوں کی مجلس میں ان سے زیادتی ہو گئی۔ یہ ساری باتیں اور اس شروع کر دیں جن کے نتیجے میں بعد میں پیشانی ہوئی۔ یہ ساری باتیں اور اس قسم کی بے شمار باتیں، ہیں جو روز مرہ انسان کے ساتھ والبستہ ہوئی ہیں، اس سے تعلق رکھتی ہیں زندگی کا حصہ ہوئی ہیں ان سے بچتے ہوئے کوئی نکل نہیں سکتا۔ تو سورۃ فاتحہ کی یہ دعا ہر روز ان ٹوٹے ہوئے برشتوں کو جوڑنے کا کام بھی دیتی ہے۔ جب بھی انسان گناہوں میں مبتلا ہوتا ہے، جب بھی اس سے کمزوریاں سرزد ہوئی ہیں تو اس کے پکھر شے ٹوٹتے ہیں۔ خدا کے پاک بندوں کے ماں کے ساتھ بھی ٹوٹتے ہیں اور خدا کے پاک بندوں کے ساتھ بھی ٹوٹتے ہیں اور ہر دن کے پکھر شے ٹوٹتے ہیں۔ دوبارہ باندھتی ہے اور انہیں مضبوطی سے دوبارہ اپنے اصل حال پر قائم کرتی ہے۔ بے شمار مرتبہ انسان کی زندگی میں یہ واقعہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ جب وہ کہتا ہے ایاں نجد و ایاں نستین تو اس کے ساتھ والبستہ ہوئی انسان کا دل، انسان کا ضمیر (اگر وہ سوچنے والا ہو اور ہوش کی آنکھیں رکھتا ہو) اس کو یاد کرائے گا اور وہ سوچنے لگا کہ میں نے کہا تو چاہی ایاں نجد و ایاں نستین مگر میں عبادت کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکا۔ گذشتہ عرصے میں میں نے صرف خدا سے ماں گا بلکہ اور لوگوں کی طرف بھی ہاتھ پھیلائے، عورتوں کی طرف بھی ہر صن وہ کی نظر سے دیکھا، اور لوگوں کے ساتھ بھی رشتہ باندھے، تو یہ خیال اس کو بے چین کرے گا، اس کے اندر ایک پیشانی پیدا کرے گا اور پھر وہ ایاں نجد و ایاں نستین کا ہی سہارا لے گا اور کہے گا اسے خدا میں کمزور ہوں مجھ سے غلطیاں ہوئی ہیں، اس لئے بار بار تجھ سے ہی مدد چاہتا ہوں تیری مدد نہیں ملے گی تو میں تیری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکوں گا۔

## زندگی کے ہر پہلو کا افتتاح کرنے والی سورۃ

پس سورۃ فاتحہ صرف قرآن کریم کا افتتاح ہی نہیں بلکہ انسانی زندگی کے ہر پہلو کا بھی افتتاح کرتی ہے۔ اور ایسا افتتاح کرتی ہے کہ اختتام تک پھر ساتھ نہیں پھوٹتی۔ چنانچہ قرآن کریم نے سورۃ فاتحہ کو اتم الکتاب کہہ کر یہ صفوون بیان فرمادیا۔ انسان بوڑھا بھی ہو جائے، موت کے کنارے تک بھی ہو جائے

بسم الله الرحمن الرحيم

# G E B E T S P L A N

 FEBRUAR 1992 

اوقات نماز برائے فرشیفڑ فروری ۱۹۹۲ء

تاریخ Datum	فجر Fajr	طلع آفتاب S. aufgang	ظہر Sohar	عصر A.Br	مغرب Maghrib	عشاء Ischa
01. Feb	6:40	8:00	12:45	15:15	17:23	18:38
02. Feb	6:39	7:59	12:45	15:15	17:25	18:40
03. Feb	6:37	7:57	12:45	15:15	17:27	18:42
04. Feb	6:36	7:56	12:45	15:15	17:28	18:43
05. Feb	6:34	7:54	12:45	15:15	17:30	18:45
06. Feb	6:32	7:52	12:45	15:15	17:32	18:47
07. Feb	6:31	7:51	12:45	15:15	17:34	18:49
08. Feb	6:29	7:49	12:45	15:15	17:35	18:50
09. Feb	6:28	7:48	12:45	15:15	17:37	18:52
10. Feb	6:26	7:46	12:45	15:15	17:39	18:54
11. Feb	6:24	7:44	12:45	15:15	17:41	18:56
12. Feb	6:23	7:43	12:45	15:15	17:42	18:57
13. Feb	6:21	7:41	12:45	15:15	17:44	18:59
14. Feb	6:19	7:39	12:45	15:15	17:46	19:01
15. Feb	6:17	7:37	12:45	15:15	17:47	19:02
16. Feb	6:15	7:35	12:45	15:15	17:49	19:04
17. Feb	6:14	7:34	12:45	15:15	17:51	19:06
18. Feb	6:12	7:32	12:45	15:15	17:53	19:08
19. Feb	6:10	7:30	12:45	15:15	17:54	19:09
20. Feb	6:08	7:28	12:45	15:15	17:56	19:11
21. Feb	6:06	7:26	12:45	15:15	17:58	19:13
22. Feb	6:04	7:24	12:45	15:15	17:59	19:14
23. Feb	6:02	7:22	12:45	15:15	18:01	19:16
24. Feb	6:00	7:20	12:45	15:15	18:03	19:18
25. Feb	5:58	7:18	12:45	15:15	18:05	19:20
26. Feb	5:56	7:16	12:45	15:15	18:06	19:21
27. Feb	5:54	7:14	12:45	15:15	18:08	19:23
28. Feb	5:52	7:12	12:45	15:15	18:10	19:25
29. Feb	5:50	7:10	12:45	15:15	18:12	19:27

فرق اوقات

طلع آفتاب

غروب آفتاب

Zeitunter-  
schied in:

Sonn.  
aufg.

Sonn.  
Untg.

Aachen:	+12	+9
Berlin:	-14	-25
Bremen:	+6	-8
Dortmund:	+8	+1
Hamburg:	+3	-13
Hannover:	+1	-10
Köln:	+8	+5
Mannheim:	-1	+2
München:	-16	-8
Stuttgart:	-5	0

پیشکش، طاہر محمود ام سعو جاوید جنی

# پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی القاط

"خدائے حسین و کریم بزرگ درتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جَلِ شَانَةً وَعَزَّ اسْمَهُ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ: میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے ماں گا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دُعاویں کو اپنی رحمت سے بپائی قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے، فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے، اور فتح اور طفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے منظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پیغمبے سے نجات پا دیں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باسر آؤں اور تادینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تاحق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام سخستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تالوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ تھیں لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی لگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجہہ اور پاک اڑکا تجھے دیا جائے گا، ایک زکی غلام (اڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ اڑکا تیرے ہی تھم سے تیری ہی ذریت و نسل ہو گا۔

خوبصورت اور پاک رکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنبو ایں اول بیشہ بھی ہے، اُس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ جس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو انسان سے آتا ہے۔

اس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوه اور عظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے سیجی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیرہ کی نے اسے کلمۃ تجدید سے بھیجا ہے۔ وہ بخت ذہن و فہم ہو گا اور دل کا حليم، اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا، اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی اجنب مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلاء۔ کائن اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے مسح کیا۔ ہم اُس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نقشی نقطۂ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا و کان اسراءً مقصداً۔"

پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق

## حضرت تصحیح موعود علیہ السلام کی احمد آنحضرتیات

”اس عاجز کے اشتہار مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۴ء..... میں ایک پیشگوئی دربارہ تولد ایک فرزند صالح ہے جو بصفات مندرجہ اشتہار پیدا ہو گا..... ایسا لڑکا بمحض وعده الہی نوبت کے عرصہ تک ضرور پیدا ہو گا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہ جل آنحضرت کے اندر پیدا ہو جائے گا... یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدا نے کریم جلشان نے ہمارے نبی کریم رَوْفِ الرَّحِیْم محمد صطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور حقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدھا درجہ اعلیٰ والی و امکل و افضل و اتم ہے“  
(تبیغ رسالت جلد اول ص ۲۷۶)

”خدائے عز و جل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء و اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیتا تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام حُمود بھی ہو گا اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اول و العزم ہو گا اور حسن و احسان میں تیراً مُظیر ہو گا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ ربماہی الاول ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور حُمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کر بھی اڑکا مصلح موعود اور تم رپانے والا ہے یادہ کوئی اور ہے لیکن میں جانتا ہوں اور حکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہو گا اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدائے عز و جل اُس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرے۔ مجھے ایک خواب میں اُس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا۔  
اے فخرِ رسول قرب تو معلوم شد دیرِ امدہ زمرہ دورِ امدہ

پس اگر حضرت باری جلشان کے ارادے میں دیر سے مراد اسی تقدیر ہے جو اس پرس کے پیدا ہونے میں جس کا نام بطور تفاؤل بشیر الدین حُمود رکھا گیا ہے ظہور میں آئی تو تجھ نہیں کہی لڑکا موعود لڑکا ہو ورنہ وہ بفضلہ تعالیٰ دوسرے وقت پر آئے گا“  
(تبیغ رسالت جلد اول ص ۲۷۶، ۱۸۸۸ء حاشیہ)

”مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرانام اس کا حُمود اور تیسرا نام اس کا بشیر شناختی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر خاہ رکھا گیا“  
(سبز اشتہار ص ۱۱۱ حاشیہ)

”میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام حُمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشتنی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ حُمود۔ تب میں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے درقوں پر ایک اشتہار چھاپا جس کی تاریخ اشاعت یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے“  
(تریاق القلوب ص ۱۱۱)

جو ہو گا ایک دن محبوب میرا  
وکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا  
فسبحان اللہ ذی الحذکی الدعاوی  
(دوہمین)

بشارت دی کہ اک پیٹا ہے تیرا  
کروں گا دور اُس مرے سے انہیں  
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی  
—

# بیا و بیار

(از جناب سید اختراحمد صاحب اور پنوجی ایم۔ اپروفیسر پشنداخ)

بُوئے جوئے قادیاں آید ہمی	بیا و بیار نہ سر بیال آید ہمی
حضرت مسعود سرو بارغ دیں	سر و سوئے بوستاں آید ہمی
ای شب تاریک پر فتو می شود	ماہ سوئے آسمان آید ہمی
چہرہ او جلوہ تاب محفلے	باز سلک کھکشاں آید ہمی
کیف در صحرا عستی در فضا	محمد آل جان جاں آید ہمی
وصل او شادابی بارغ حیات	با گل تر گلستان آید ہمی
دست بر سینہ نظر سوئے افق	دل بر قصد کارواں آید ہمی
شوق مضطرب دل زدستم می رود	ناز فرماد لستان آید ہمی
مرتد لبسر در نگاہِ دلسرے	عشق مارا رازداں آید ہمی
روز افزول حضرت نظارگی	جنت کون و مکان آید ہمی

اخترا نازاں شہیدِ رُوئے او

انبساطِ جاوداں آید ہمی

# پیشگوئی اسلحہ موعود اور قبولیت دعا کا نشان

مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قر

تیرے لئے مبارک کر دیا سوت درت اور رحمت اور قربت کا نشان تھے دیجا تا  
ہے فضل اور احسان کا نشان تھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تھے  
ملتی ہے۔ اسے ظفر! تھج پر سلام۔ خدا نے یہ کہنا وہ جو زندگی کے خوابیں  
ہیں موت کے پیچھے سے بخات پاویں اور وہ جو قبروں میں دیے چڑھے ہیں، ہیں  
باہر آؤں اور تادین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تماقح  
اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام خوستوں کے ساتھ جاگ  
جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہوں کرتا ہوں اور تادہ یقین  
لانیں کریں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے  
اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو  
انکار اور تنکیب کی تکاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ  
ظاہر ہو جائے سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجہہ اور پاک لڑکا تھجے دیا جائے  
گا ایک رکی غلام (رُوكا) تھجے ملے گا وہ لڑکا تیرے ہی تحریم سے تیری ہی  
ذریت و نسل ہو گا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا ہجان آتا ہے اس کا نام عنوانیں  
اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے  
وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو  
اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحبِ شکوه و عظمت اور دولت ہو گا  
وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحنف کی برکت سے ہیوں  
کو بیماریوں سے صاف کرے گا وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیرہ  
نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے وہ بخت ذہین و فہیم ہو گا اور دل  
کا حليم اور عدم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا اور وہ تین کو چادر کرنے والا  
ہو گا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ مبارک دو شنبہ فرزند  
دلیند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحلق والعلا و کان اللہ نزل من السماء۔  
جس کا نزول بہت مبارک اور جلال اللہ کے طور کا موجب ہو گا نور آتا ہے  
نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے مسح کیا ہم اس میں اپنی روح  
ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا وہ جلد جلد بڑھ کا اور میریوں  
کی رستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور  
قویں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسان کی طرف اٹھایا  
جائے گا کا وکان امرِ اقصیا۔ (مجموعہ اشتہارات ص ۱۱۳۸)

جب اشتہار شائع کیا گیا تو بعض لوگوں نے یہ اعتراض کیا کہ مسلم نہیں  
موعود لڑکا کب پیدا ہو گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اعتراض کا جواب  
۲۴ مارچ ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں یوں دیا  
”کہ ابھی تک ج ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء ہے ہمارے گھر میں کوئی لڑکا بجز  
پہلے دو لڑکوں کے جن کی عمر ۴۰، ۴۲ سال سے زیادہ ہے پیدا نہیں ہوا لیکن

حضرت اقدس باری سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے حکم پاک  
مارچ ۱۸۸۵ء کو دنیا میں اسلام کی زندگی کے ثبوت میں نشان نمائی دعوت  
دی اور یہ اشتہار بیس ہزار کی تعداد میں شائع کیا جس میں دنیا بھر کے بادشاہوں  
وزیروں اور نہبی لیڈروں کو پیچیج دیکیا کہ اگر انہیں اسلام کی حقانیت یا حضرت  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات یا خدا تعالیٰ کے متعلق کوئی شبہ ہو تو وہ اپنی تسلی  
کر لیں اس اعلان دعوت میں آپ نے یہ بھجوخ برمایا۔

”اگر آپ آدمی اور ایک سال رہ کر کوئی انسانی مشاہدہ نہ کریں  
تودو سور و پیر ماہوار کے حساب سے آپ کو ہر جائز یا جرمان  
دی جائے گا۔“ (مجموعہ اشتہارات جلد اول ص ۲)

اس دعوت نشان نمائی کو صرف دو اشخاص مشی اندر من مراد آبادی  
اور پنڈت لیکھرم نے قبول کیا۔ منشی اندر من مراد آبادی قادیانی تشریف  
نہ لائے ان کی تسلی کے لئے جب چو بیس روپیہ لاہور بھیجا گیا  
تو لاہور سے فرید کوٹ چلے گئے اور خاموشی اختیار کر لی۔ دوسرے  
صاحب پنڈت لیکھرم پشاوری قادیانی ضرورت مکر کے ایک  
مدرسہ نہیں جاہنسے تھے۔ جب یہ مدت کم کر کے ایک  
سال کر دی گئی تو پھر بھی پنڈت لیکھرم نہ مانے حضرت اقدس  
نے کہا کہ اگر وہ ایک سال نہیں ٹھہر سکتے تو کم از کم چالیس دن  
ضرور ٹھہریں مگر انہوں نے ان دونوں صورتوں میں سے کسی  
صورت کو منظور نہ کیا۔“

(ماخذ از اشتہار صفات اوار۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول ص ۱۱۳۸)

اس دعوت نشان نمائی کو جب کسی نے مقرہ شارط کے ساتھ قبول  
نہ کیا تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے یک طور پر دنیا  
کو نشان دکھانے کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں شروع  
کر دیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا کہ  
تمہاری عقدہ کشانی ہو شیار پور میں ہو گی۔

(ذکرہ ص ۱۱۳۸)

اس ارشادِ الہی کے طبق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۲ فروری ۱۸۸۷ء  
کو ہوشیار پور تشریف لے گئے اور وہاں چالیس روز تک دعاوں میں مصروف  
رہے اس چلہ کشی کے تینج میں ۱۰ فروری ۱۸۸۷ء کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو  
ایک رحمت کے نشان کے طور پر ایک عظیم لڑکے کی بشارت دی۔  
”کہ میں تھجے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُس کے موافق جو تو نے  
محسے مانگا سو میں نے تیری تھریعات کو سننا اور تیری دعاوں کو اپنی رحمت  
سے بیانیہ قبولیت جگہ دی اور تیری سفر کو (جو ہوشیار پور اور لہور صیانہ کا سفر ہے)

کے لئے سبز رنگ کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو ایسے تک موجود ہیں اور ہزاروں میں قسم ہوئے تھے چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے... سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا سو محدود پیدا ہو گیا کس قدر یہ پیشگوئی عظیم الشان ہے خدا کا خوف ہے تو پاک دل کے ساتھ سوچو۔

(سراج منیر ص ۳۳)

حضرت سیعیج موعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی کا ذکر کیا ہے۔  
ضمیر انجام آتھم میں کیا ہے۔

” محمود جو طریقہ کا ہے اس کی پیدائش کی نسبت سبز اشتہار میں  
صریح پیشگوئی مع محمود کے نام سے موجود ہے۔“

(ضمیر انجام آتھم ص ۱۵)

اسی صلح موعود کے متعلق حضرت اقدس سیعیج موعود علیہ السلام تریاق القلوب  
مطبوعہ ۱۹۹۴ء میں فرماتے ہیں۔

” محمود جو میراث طبیعت ہے اس کے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں اور زین اشتہار تکمیر، دیمبر ۱۸۸۸ء میں جو سبز رنگ کے کافروں پر چھاپ گیا تھا... پیشگوئی کی گئی اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھاگی کیا گیا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے سے پہلے ہی الکھو انسانوں میں شائع کیا گیا۔ یہ رجکہ اس پیشگوئی کی شہرت پر ایجاد اشتہارات کامل درج پر پیچ چکی ہے اور مسلمانوں اور عیسائیوں اور بندوں میں سے کوئی بھی فرقہ باقی نہ رہا جو اس سے پہلے خبر ہوتے خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے ۱۲ جنوری ۱۸۸۷ء مطابق ۱۰ محرمی الاول ۶۷ھ میں بود شنبہ محمد پیدا ہوا۔

(تریاق القلوب ص ۲۳)

حضرت سیعیج موعود علیہ السلام نے حقیقت الوحی میں نہایت واضح طور پر  
حضرت صلح موعود کو اس پیشگوئی کا مصداق ٹھہرایا۔ ۱۹۰۷ء میں حصہ علیہ السلام  
فرماتے ہیں۔

” میرے سبز اشتہار کے ساتوں صفحہ میں ایک دوسرا سے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے کہ دوسری بیشہر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچا اسے بیک جو کم رسم بر ۱۸۸۸ء میں پیدا ہوئی ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدے کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہو گا اسے کامن ہو جائے گا اس کے مل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ملنا ممکن نہیں۔ یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں رُڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک لفظی تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سر ہوئی سال میں ہے۔

(حقیقت الوحی ص ۳۴)

حضرت سیعیج موعود علیہ السلام کا حضرت مزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ اعلیٰ اللہ  
کے دوجو کو اپنی کتب میں پیشگوئی کی صداقت میں پیش کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ کے نزدیک حضرت مزا بشیر الدین محمود احمد ۴۰ھ اس کے مصداق تھے تب ہی حضرت سیعیج موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں باقاعدہ طور پر ان کی عمر درج کرتے رہے تاکہ اجابت جماعت کو معلوم ہوتا رہے کہ دوست نشان غالی کا زندہ وجود ان کے درمیان کھڑا اس بات کا ثبوت دے رہا ہے کہ دنیا میں صرف اسلام ہی زندہ نہیں ہے اور صرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نہیں ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ ایسا طریقہ کا موجب وعدہ الہی تو اس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہو گا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔“  
(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص ۱۱)

” راگست ۱۸۸۷ء کو بیشہر اول کی پیدائش ہوئی اور پیشگوئی ”خوبصورت لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے“ کے مطابق یہ رُڑکا پیدا ۱۲ جنوری ۱۸۸۸ء میں کوفوت ہو گیا جس پر اس پیشگوئی پر بہت زیادہ اعتراضات کئے گئے اور سخت طنز و استہانہ کیا گیا جس سے حضرت سیعیج موعود علیہ السلام کے ساتھ رشتہ اخت رکھنے والوں پر سخت ابلغا آیا اور جلد ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت سیعیج موعود علیہ السلام کو اس موعود لڑکے کے متعلق مزید وضاحت فرمائی تو حضرت سیعیج موعود علیہ السلام نے ایک اور اشتہار یکم دسیر ۱۸۸۸ء کو سبز رنگ کے اور اقی پر شائع فرمایا جو سبز اشتہار کے نام سے شہور جو اسی میں حضرت اقدس سیعیج موعود علیہ السلام نے طبی تحدی سے لکھا۔ ”دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا ہے کہ دوسری بیشہر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچا اسے تک جو کم رسم بر ۱۸۸۸ء میں پیدا ہوئی ہے اسی میں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدے کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہو گا، زمین و آسمان مل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ملنا ممکن نہیں۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص ۱۱)

اللہ تعالیٰ نے حضرت سیعیج موعود علیہ السلام کی تصریفات کو سنا اور ان کی خوشی کا سامان جلد ہی فرمایا چنانچہ وہ موعود لڑکا ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوا حضرت اقدس سیعیج موعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی کی پیدائش پر ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو ”تمکیل تبیین“ کے نام سے اشتہار شائع فرمایا جس میں خدا حکم کے ماخت ات آپ نے ایک جماعت کے قیام اور اس میں شامل ہونے کے لئے دس شرائط بیعت کا اعلان بھی فرمایا۔ اس طرح خدائی مشیت کے موجب ”مختار نشان غالب“ کے مطابق پیشگوئی کا ظہور اور دین حق کے غلبہ کی غرض سے جماعت کے قیام کا اعلان ایک ہی وقت میں ہوا۔

چنانچہ اسی اشتہار ”تمکیل تبیین“ میں آپ نے صلح موعود کی ولادت کی اطلاع ان الفاظ میں دی۔

” خدا نے عزیز جل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء، اشتہار سیکم دسیر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اپنے لطف دکرم سے وعدہ دیا تھا کہ بیشہر اول کی وفات کے بعد ایک دوسری بیشہر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہو گا اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولو العزم ہو گا اور حسن و احسان میں تیرانیز ہو گا وہ قادر ہے جس طور پر چاہتا ہے پیدا کرتا ہے سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ محرمی الاول ۱۳۷ھ روز شنبہ اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل مخفف تفاؤل کے طور پر بیشہر اور محمود رکھا گیا ہے اور کامل اکٹشافت کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص ۱۱)

پیشگوئی کی پیدائش کے بعد حضرت سیعیج موعود علیہ السلام پر اس کا اکٹشافت ہو گیا کہ پیشگوئی صلح موعود کا مصداق مزا بشیر الدین محمود احمد ہی ہے تو آپ نے سراج منیر میں سبز اشتہار کی پیشگوئی (جو پیشگوئی صلح موعود کی وضاحت ہے) کو اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا چنانچہ اعلیٰ ۱۸۹۶ء میں فرماتے ہیں۔ ”پانچیں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہاں پیدا ہو گا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا اور اس پیشگوئی کی اشاعت

# نور آتا صلور

شیخ نور احمد صاحب مسیہ، سابق مبلغہ مشرق وسطیٰ

آپ نے فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اپنے فرشتہ کے ذریعہ علم قرآن سے نوازا ہے چنانچہ آپ نے پر مشکوٰٹ الفاظ میں اعلان کیا۔  
 ”دنیا کے کسی علم کا ماہر ہر میرے سامنے آجائے، دنیا کا کوئی سائننسدان یہرے پر فیسر میرے سامنے آجائے، دنیا کا کوئی سائنسدان یہرے سامنے آجائے اور وہ اپنے علوم کے ذریعہ قرآن کریم پر حمل کر کے دیکھ لے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے ایسا جواب دے سکتا ہوں کہ دنیا تسلیم کرے گی کہ اس کے اعتراض کا رد ہو گیا اور میں دعویٰ کرتا ہوں کہ میں خدا کے کلام سے ہی اس کو جواب دوں گا اور قرآن کریم کی آیات کے ذریعہ سے ہی اس کے اعتراضات کو رد کر کے دکھادوں گا۔“

(الفصل ۱۸، فرودی ۱۹۵۸ء)

آپ نے قرآن کریم کی جو تفاسیر تحریر کی ہیں اس میں غیر معمولی طبعی و سمعت پائی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر قرآن کریم کی سب سے بچوٹی سورت المکثہ رہے جس کی صرف تین آیات ہیں مگر حضرت مصلح موعودؓ نے اس سورت کی تفسیر میں ۱۵ صفحات تحریر کئے ہیں بجوٹی تقطیع میں ہیں اور اس میں آپ نے سورہ کاثات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام انبیاء پر فضیلت کے اولاد میں ساطور دیتے ہیں۔ ارکان اسلام کی فلاسفی اور اس کے دفعتگی مواد کے انداز میں تحریر کر کے ثابت کیا ہے کہ

”ان الـ دین عن دالـ اللہ الـ اسلام“

اسلامی عبادات کی فضیلت پر دلائل نیتہ دیتے ہیں اور آخر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمان ہے۔

”انك عالي خلق عظيم“

اور آپ کے مزکی ہونے کے ۳۰ دلائل تحریر کئے ہیں۔ سورہ کوثر کی تفسیر کیا ہے ایک بھر ن خار ہے جس کی امواج ملا طہر میں انسان غسل کر کے غیر معمولی سکون اور پرودت محوس کرتا ہے اور انسان حیرت زدہ ہو جاتا ہے اس تفسیر کے اختتام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے پڑا ہیں ساطور تحریر کئے ہیں۔

آپ نے اپنے زمانہ امامت میں ۱۴ زبانوں میں قرآن کریم کے ترجم مختلف زبانوں میں کیا۔ ۳۱۸ مساجد قیام توحید کے لئے تعمیر کر دیں بالخصوص یورپ، امریکہ اور افریقہ کے صحراؤں کے ۳۴ ممالک میں تبلیغی مشن تائم کئے گئے جہاں مبلغین اسلام

لالہ اللہ علیہ محمد رسول اللہ

کی نزاد کرتے ہوئے لوگوں کو آغوش حق میں داخل کرتے ہیں یہ تمام امور آپ

حضرت مصلح موعودؓ کے متعلق پیشگوئی کے جا لفاظ ہیں ان میں ایک الہامی فقرہ ”نور آتا ہے نور“ بھی ہے۔ ان پر مشکوٰٹ الفاظ میں حضرت مصلح موعودؓ کے اعمال جلیلہ اور تحریکات کا خوشکن تیجہ بیان کیا گیا ہے۔ لفظ ”نور“ میں یہ بتانا مقصود ہے کہ اسلام کے خلاف تاریکی کا زمانہ نور سے بدل جائے گا اور آپ کے نامیں کارناموں سے دنیا میں دین حق کا فور پھیلے گا اور معاندین حق کے خطہ ناک منصوبے ناکام ہو جائیں گے اور اس بلند و بالا مبارک مقصد کے لئے خدا تعالیٰ آپ کو غیر معروی نمکن کی اور علی صلاحیتوں سے نواسے گا اور جو اس وقت حق کے روشن چہرے پر گھٹا ٹوپ بادل چھائے ہوئے ہیں ان کو حضرت مصلح موعودؓ کی عظیم شخصیت دور کر دے گی۔ مایوسی اور تاریکی کو نور میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ سنجیدہ اور فہیدہ اشخاص زبان حال سے کہیں گے بلاشبہ ”نور آتا ہے نور“

پیشگوئی مصلح موعودؓ میں بتا یا کیا ہے۔

”وَهُوَ عَلَمُ ظَاهِرٍ وَبِأَطْيَنِ سَبَقٍ كَيْ جَاءَ بِهِ“

اور پیشگوئی مصلح موعودؓ کی بنیادی بفرض یہ بتائی گئی۔

”تَادِينِ اسلامِ کا شرف اور کلامِ اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو“ اور اس کے نتیجہ میں انقلاب روحانی دیکھتے میں آئے گا اور اس کے نتیجے مشبت برآمد ہوں گے۔

”وَهُوَ جُوزِندگیٰ کے خواہاں ہیں موت کے پیغمبر سے نجات پاویں

اور وہ جو قبروں میں دیے پڑے ہیں باہر آؤیں“

اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کے وجود مبارک میں ان بالوں کو پولوا کرنے اور اس پیشگوئی کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے آپ کو قرآنی اور علم درست سے نوازا۔ آپ کو قرآن کریم کی تفسیر کا ایسا عظیم علم دیا گیا جسے غالغین نے بھی تسلیم کیا۔ مولانا ظفیل علی خان ایڈیٹر فرمیندار نے اعزازات کیا اور لکھا:-

”کان کھلوں کر سُنِ لو اتم اور تمہارے لئے بندھے مزا محدود احمد

کامقاابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے، مزا محمود احمد کے پاس

قرآن ہے اور قرآن کا علم ہے۔“

(ایک خوفناک سازش مصنفوں کو لانا مظہر ہیں انہیں ص ۱۹۶)

۲۷ مارچ ۱۹۶۴ء کو لاہور میں زیر صدارت علماء اقبال حضرت مصلح موعودؓ نے مذہب اور سائنس کے موضع پر سچرودیا۔ ہال کھچا کچھ بھرا ہوا تھا صدر نے صدارتی ریمارکس میں کہا۔

”ایسی پرماز معلومات تقریر بہت عرصہ کے بعد لاہور میں منتے

میں آئی ہے خاص کر جو قرآن شریف کی آیات سے مزنا صاحب

نے استباط کیا ہے وہ تو نہایت ہی عمدہ ہے۔“

٤٣	ہستی باری تعالیٰ
٤٤	معارف القرآن
٤٥	۴۸ تعلق بالشہد
٤٦	اسلام اور علمیت زمین
٤٧	آپ سلام اور مسلمانوں کیلئے کیا کر سکتے ہیں۔ ۷۰ اسلام کا اقتصادی نظام
٤٨	اسلامی نماز
٤٩	نظامِ نو
٥٠	اعمال صالح
٥١	خطبات محمود ہر دو حصہ
٥٢	الازہار لذاتِ الحاضر
٥٣	خزینۃ العلوم
٥٤	ایک سیاسی پیپر
٥٥	تفصیل سورۃ کعبہ
٥٦	تفصیل کبیر جلد اول جزو اول
٥٧	تفصیل کبیر جلد ۴ جزو اول
٥٨	تفصیل کبیر جلد ۴ جزو دوم
٥٩	زندہ مذہب
٦٠	زندہ مذہب سوم
٦١	خطبات عیدین
٦٢	خطبات النکاح ہر دو حصہ
٦٣	چند غلط فہمیوں کا انزال
٦٤	خدا کے قہری نشان
٦٥	ضرورت مذہب
٦٦	احمدیت کا پیغام
٦٧	زندہ خدا کے نبیوں سے نشان
٦٨	مطاباتِ تحریک جدید
٦٩	فتحِ اسلام
٧٠	مذہب اور سائنس
٧١	تقریر شملہ
٧٢	میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں
٧٣	نماۓ ایمان ہر سر کیٹ
٧٤	قیام پاکستان اور ہماری ذمہ داری

### بیانیہ : افتتاحی خطاب

ناظروں کو تحفام لیتے ہیں اور نظریوں ان کے تدوینوں میں پڑھاتی ہیں سورۃ فاتحہ کی یہ آیت و لسمی ہی کیفیت اپنے اندر رکھتی ہے۔ جب ہم ہیاں پہنچتے ہیں تو ہر کے بغیر آگے گزرا نہیں جاتا۔ اسی طرح اس مضمون کو پڑھا کریں اور اس مضمون میں ڈوب کر اس سے فیض اٹھایا کریں۔

## پہلے اپنے مقدار کو روشن کریں

میں جب یہ کہتا ہوں اس میں ایک ذرہ بھی مبالغہ نہیں، بعض فصاحت بلافت کے لئے اور تقریر کو حسن بخششے کے لئے یہ باتیں نہیں کہتا، خدا کی قسم میں یقین رکھتا ہوں میرا کامل ایمان ہے آپ ہیا ہیں جن کے ذریعے دنیا کے اندر ہیروں کو روشنیوں میں تبدیل کیا جائے گا۔ آپ ہیا ہیں جنہوں نے سایہ زمانے کے مقدار کو روشن کرنا ہے آئینا! انسانوں کے مقدار کو روشن کرنا ہے لیکن پہلے پہنچنے کو کو روشن کریں۔ اس کے لئے اپ یہ کامنی کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور مجھے اور سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا کرے کہ ایسا ہو کہ آئندہ ایک صد یا نہیں بلکہ آنے والی سینکڑوں صدیاں ہمارے نور سے فیضِ اٹھاتی رہیں اور ہمیں دعائیں دیتی رہیں اور ان کی دعاؤں کا فیض ہمیں پہنچا رہے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

سو مساجد فنڈ میں ہر ماہ ادائیگی کرنا ہمارا اولین  
فرض ہونا چاہئے (شعبہ مال)

کے متعلق اس پیشگوئی کی صداقت و حقانیت کو ثابت کرتے ہیں۔

♦  
”نور آتا ہے نور“ کا ایک نامیاں پہلو یہ بھی ہے کہ آپ کی قلم نے عظیم لطیف پیدا کیا آپ کی تصنیفات تعداد کے لحاظ سے تقریباً ۲۰۰ کے قریب بنتی ہیں جن میں تقریباً یکصد کے نام ہم ذیل میں تحریر کرتے ہیں۔ یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ جو لطیف آپ نے اپنی یاد کار چھپوڑا ہے وہ گنجینہ جواہر ہے وہ بیش بہانکات و معارف کا مجموعہ ہے اور یہ لطیف پیر بیانگ دہل اعلان عام کر رہا ہے۔

”نور آتا ہے نور“

- ۱۔ دلائل، ہستی باری تعالیٰ
- ۲۔ صادقوں کی روشنی کو کون دو کر سکتے
- ۳۔ مسئلہ نجات۔ رو عیسائیت
- ۴۔ موصب خلافت
- ۵۔ کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکتا ہے
- ۶۔ برکات خلافت
- ۷۔ تحفۃ الملوك
- ۸۔ انوار خلافت
- ۹۔ عرفان الہی
- ۱۰۔ تقدیر الہی
- ۱۱۔ حقیقتہ الرویاء
- ۱۲۔ منہاج الطالبین
- ۱۳۔ ذکر الہی
- ۱۴۔ پیغام صلح
- ۱۵۔ آئینہ صداقت
- ۱۶۔ القولِ افضل
- ۱۷۔ اسلام اور دیگر دنیا ہب
- ۱۸۔ معاهدہ ترکیہ
- ۱۹۔ تقریر سیالکوٹ
- ۲۰۔ قبولیت دعا کے طریق
- ۲۱۔ حقیقتہ الامر
- ۲۲۔ ملائکۃ اللہ
- ۲۳۔ سیر رو حانی
- ۲۴۔ احمدیت یعنی حقیقتی اسلام
- ۲۵۔ قول الحق
- ۲۶۔ صداقت احمدیت
- ۲۷۔ اساس الاتخار
- ۲۸۔ ہمارا رسول
- ۲۹۔ تقریر دلپذیر
- ۳۰۔ ہندو مسلم فسادات
- ۳۱۔ کارانے میں حضرت بال احمدیت
- ۳۲۔ مسلمانوں میں کہان کا دقت
- ۳۳۔ یہودیوں پر تبریزہ
- ۳۴۔ لکھر شملہ
- ۳۵۔ اسوسہ کامل
- ۳۶۔ چشمہ توجیہ
- ۳۷۔ مدارج تقویٰ
- ۳۸۔ رسول اللہ صلیم کی قربانیاں
- ۳۹۔ حفاظت القرآن
- ۴۰۔ کلامِ حسیود
- ۴۱۔ راؤ نہیں کافر نہیں

# موجودہ پاکستان قائد اعظم کا پاکستان نہیں ہے

## "ایوان وقت" کے مذکورے میں شرکاء کا اظہارِ خیال

دسمبر ۱۹۹۱ء کے اوائل میں روزنامہ نواٹے وقت لاہور نے قائد اعظم کے یوم ولادت (۲۵ دسمبر) کے سلسلہ میں "ایوان وقت" کی ایک خصوصی نشست کا ہتمام کر کے بعض ممتاز اصحاب کو مدعو کیا کہ وہ "بینادی حقوق اور قائد اعظم" کے موضوع پر اپنے حالات کا اظہار فرمائیں۔ اکثر شرکاء نے مذکورہ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ موجودہ پاکستان ہرگز وہ پاکستان نہیں ہے جس کا خواب قائد اعظم محمد علی جناح نے دیکھا تھا۔ اس پاکستان میں ایک ایک کر کے علاوہ ہر اُس بات کی نفع کی جا رہی ہے جو پاکستان میں راجح کئے جانے والے نظام کے تعلق میں قائد اعظم نے فرمائی تھی۔ شال کے طور پر ممتاز صحافی اور دانشور جناب ممتاز احمد خاں نے مذکورے میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔

"حقیقت یہ ہے کہ قیام پاکستان سے پہلے خود قائد اعظم نے اور اسلامیان ہند اور تحریک کے کارکنوں نے جو پاکستان کا تصور اپنے ذہن میں قائم کیا تھا وہ تصور قائد اعظم کی وفات کے بعد ختم ہو گیا۔ قسمتی یہ ہوئی کہ قائد اعظم کو زندگی میں کوئی موقع نہ مل سکا۔ وہ جو ان کے ذہن میں ایک آمیڈ ہی تھا یعنی ایک عمل تعمیر کرنے کا جو نقشہ انہوں نے بنایا تھا اُس کو ان کے جانشینوں نے ان کا جلد خاکِ لمب میں امار نے سے پہلے فراموش کر دیا۔

قائد اعظم کا کتنا طریقہ میں اور کتنا طریقہ ریکارڈ پڑھے۔ ہر موضوع پر ان کے ارشادات اور تصریحات موجود ہیں کہ پاکستان کا نقشہ کیسا ہو گا، جدید جمہوری اسلامی اخلاقی فلسفی ریاست کے تصریحات کیا ہوں گے کون کون سازنگ کہاں کہاں بھرا جائے گا۔ فرمائی شے ملک میں بڑے بڑے جاگیر اُنہیں ہوں گے، ان بڑے بڑے سرمایہ دار ہوں گے، یہ ملک فرق پرستی سے آزاد ہو گا، اس میں ہر ادنی کے، ہر انسان کے ہر بشر کے بینادی حقوق حفاظ ہوں گے۔ لیکن پرستی سے ایسا نہ ہو سکا۔۔۔ قیادت کا ففدان اس ملک میں قائد اعظم کی وفات کے بعد ہی شروع ہو گیا تھا۔ اب یہ کہنا کہ پاکستان میں جمہوریت ہے اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے متادف ہے، اپنے آپ کو جھوٹ نے والی بات ہے۔ یہاں پر کوئی جمہوریت نہیں۔ ہم قائد اعظم کی تعلیمات کو کیسے فراموش کر کے اپنی خواہشات اور مفادات کے غلام بن کر رہ گئے؟"

(روزنامہ نواٹے وقت لاہور اشاعت خاص پر موجود یوم ولادت قائد اعظم، بابت ۲۵ دسمبر ۱۹۹۱ء صفحات اول و آخر)

اسی طرح ممتاز سیاسی رہنماء حکمران رفیع صاحب نے دل دکھ اور درد کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:-

"میں (مجلس آئین ساز میں قائد اعظم کی) ۱۱ اگست ۱۹۶۲ء کی اس تقریر کے حوالہ سے بات کروں گی جس میں انہوں نے کہا آپ سے مسجدوں میں جائیں، مندوں میں جائیں، گرجوں میں جائیں، آپ جس نہیں بے بھی تعلق رکھتے ہوں وہ آپ کا (اپنا ذاتی معاملہ) ہے لیکن پاکستان کی حیثیت سے آپ سب برابر ہیں۔ انہوں نے تمام اقلیتوں کو انسانی اور بینادی حقوق دیتے تھے۔ لیکن آج کی ہے؟ ہم نے ایک دوسرے سے ووٹ کا حق چھین دیا ہے۔ اس ملک میں کن کن باتوں کا رونما رہتی ہے۔ قائد اعظم نے جس قسم کا پاکستان دیکھا تھا، سوچا تھا، اُسی قسم کی کوئی بات آج کہیں نظر نہیں آتی۔" (الیضاً)

یہ حقیقت ہے کہ قائد اعظم کے تصور پاکستان میں اس امر کی قطعاً گنجائش نہ تھی کہ اس نئی مملکت میں خود حکومت وقت کی ایجاد پر اور وہ بھی نہ ہے کہ آٹھ میں صوبائی، لسانی اور نہ بھی عصیتیوں کو کھل کھینچنے کی اجازت ملے یعنی لوگ ان عصیتیوں کے جاں میں بھنس کر ایک دوسرے فرقہ کو کافرا اور غیر مسلم قرار دیں اور اکثریتی فرقے والے اقلیتی فرقے کے لوگوں کو بھی بکریوں کی طرح ذبح کرتے پھریں، جاہل نہ قوانین کا نفاذ عمل میں آئے اور خود حکومت

کی طرف سے بعض لوگوں کے مذہبی رہنمایی اور بنیادی حقوق کو کھلے عالم پا مال کیا جائے اور پھر بھی ڈھنڈوڑھ یہ پیٹا جائے کہ ملک میں بنیادی حقوق کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہو رہی۔ امن و امان کی صورت حال اس قدر بھی انہیں ہو جائے کہ لوگوں کے جان و مال کی کوئی ضمانت باقی نہ رہے۔ وفاqi او صوبائی حکومتوں کے موجوداً اور پرسراقتدار ہونے کے باوجود ملک کے مختلف حصوں میں ڈاکو راج کر رہے ہوں اور رہنمایوں کی زندگیاں ان کے رحم و کرم پر ہوں۔

بات یہی ہے کہ جب تک قائدِ اعظم کے اصولوں کو اپنا کر ان کے تصور پاکستان کو صحیح معنوں میں عملی جامہ نہیں پہنایا جائے گا اُس وقت تک م موجودہ پاکستان قائدِ اعظم کے پاکستان کا روپ نہیں دھار سکے گا۔ فی الحال تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان میں قائدِ اعظم کو دیس تکالا ملا ہوا ہے۔



## نئی زمین نئے آسمان کی بات کرو

امامِ ہندی آخر زماں کی بات کرو  
بروفزِ ارضِ حرم قادیاں کی بات کرو  
تم اس کے نور کی تاب و توان کی بات کرو  
امام وقت مسیح زماں کی بات کرو  
چمن کا ذکر کرو باغبان کی بات کرو  
خدا کے دین کے اس پاسبان کی بات کرو  
خلیلِ خالقِ کون و مکان کی بات کرو  
نشی زمین نئے آسمان کی بات کرو  
تم اس شجاع و جری پہلوان کی بات کرو  
اسی مسیح نفس مہرباں کی بات کرو  
تم اس مجدد و صاحبقرآن کی بات کرو  
کرو خرد کی نہ وہم و مگال کی بات کرو  
جھکاؤ سر کو نہ کچھ اینا و آں کی بات کرو  
میں شادِ اُمن کی غسلانی پہ ناز کرتا ہوں  
ہدام شکرِ خدائے جہاں کی بات کرو

مرے جیب مرے ولستان کی بات کرو  
ہوا ہے وحی مقدّس کا ہبیط و مورد  
طلوعِ ہر ہدایت ہوا ہے عالم میں  
نزول اس کا ہوا قادیاں کی بستی میں  
خزاں کا دور چمن سے گیا بہار آئی  
”سلام“ جس کو دیا ہے رسولِ عربی نے  
یہ دور اپسے ”براہمیم“ کی تلاش میں تھا  
نظامِ نو کی ضرورت ہے پھر زمانے کو  
کیا ہے لشکرِ باطل کو منتشر جس نے  
وہ جس نے مُرددہ دلوں کو حیاتِ نو بخشی  
سکھائی جس نے مسلمان کو پھر مسلمانی  
غلط ہے قصہ کسی کے غلک سے آنے کا  
غلامِ احمدِ موعود کی اطاعت میں

محمد ابراہیم شاد

# شائد کہ اُتر جاء تر دل میں مری بات

سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس کے نام ایڈیٹر اخبار احمدیہ کا کھلا خط

معزز حکوم جناب محمد افضل ظلم صاحب چیف جسٹس پاکستان سپریم کورٹ

السلام علیکم و رحمة الله

گذشتہ دنوں پاکستان کے ایک سابق چیف جسٹس جناب اے آر کارنسیس کالا ہوئیں انتقال ہو گیا۔ جناب کارنسیس ایک ماہی ناز قانون و ان، بلند پایہ منصوب اور بہت واجب الاحترام مدبو و نشور تھے۔ آپ نے پاکستان کی عدیلیہ میں اپنی خدمات کے دروان متعین فیصلوں کی بد و لست بڑا نام پیدا کیا۔ محروم کون صرف وکلاء اور بارکنسلوں میں بلکہ پورے عالم میں انتہائی عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اسی لئے آپ کی وفات پر پورے ملک میں دکھ محسوس کیا گیا۔ چنانچہ سپریم کورٹ کے بھج صاحبان کے علاوہ پاکستان کی تمام ہائی کورٹس کے معروف و نامور وکلاء بشمول سیاسی شخصیات نے اپنے تحریکی پیغامات میں جناب کارنسیس کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ آپ نے بھی بیکھیت چیف جسٹس آٹ پاکستان اپنے ایک سابق رفیق کارکی وفات پر اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ آپ کے تحریکی اظہار کی جو عبارت پاکستانی اخبارات میں شائع ہوئی ہے اس کے ایک حصہ نے بھی آپ کے نام پر چند سطور تحریر کرنے پر ابھارا ہے۔ آپ نے محروم کی آخری رسومات کے موقع پر اخبار نویسیوں سے بات چیت کرتے ہوئے فرمایا۔

جسٹس اے آر کارنسیس ملک کی ماہی ناز سیستھ تھے جنہوں نے سمجھی ہونے کے باوجود ہمارے ذہب اسلام سے محبت کی۔ وہ (کارنسیس / محروم) دینِ اسلام کی بہت سی باتوں کو مانتے تھے اسی لئے وہ ہمارے اپنوں ہمیں شمار ہوتے تھے۔ (نوائے وقت لاہور ۲۰۱۴ء سبیر صفحہ نمبر ۳)

ایک ایسا پاکستانی شہری جس نے زندگی بھرا نہیں خلوص نیت کے ساتھ اپنے دلن کی بے لوث خدمت کی۔ ایک ایسا قابل پاکستانی جس نے عدیلیہ کا وقار بڑھانے میں اپنی تمام تر صلاحیتوں کو برباد کر لانے میں کوئی کسر نہ اٹھا کری، ایک ایسا پاکستانی منصف جس کے قلم سے لکھے ہوئے فیصلے کبھی تنقید کی زد میں نہ آسے، ایک ایسا محسب وطن با وقار انسان جس نے کسی حکومت کا دامت نگر بننے کی بجائے انتہائی کسم پرسی کی حالت میں فلیٹ ہموٹل لاہور کے کمرہ نمبر، میں اپنی جان بیان آفرین کے پر کر دی۔ اس کتاب پر صرف اس بنا پر اپنوں میں شاکر تے ہیں کہ وہ دینِ اسلام کی بہت سی باتوں کو مانتا تھا۔ اگر وہ نہ مانتا تو کیا اس کی یہ تمام اعلیٰ بے لوث خدمات اس کو اپنا شمار کرنے میں حائل ہو جاتی ہیں۔

معزز چیف جسٹس آپ اس مقام پر نائز ہیں جس کو پاکستان میں انصاف کی آخری حد کہا جاسکتا ہے۔ جس کریم پر آپ رونق افزود ہیں اس کو پاکستان کا ہر شہری چاہے وہ سمجھی ہو یا مسلمان نہبی احتمادات اور اختلافات سے مبڑا خیال کرتے ہوئے انصاف کے حصول کا آخری سرچشمہ سمجھتا ہے۔ آپ کی نیز پر آنے والی ہر فناک کو آپ کی نظر اپنے اور غیر کی نیز سے مبڑا ہو کر جانچتی ہے۔ جو بھی شہری آپ کی عدالت میں حاضر ہو اسے اپنے اور غیر کی تحریق کے خوف سے بالا ہونا چاہیے۔ آپ کی طرف سے اپنوں کی اس الوکی تشریک کے غیر ضروری اظہار نے کم از کم میرے ذہن میں کئی وسو سے پیدا کئے ہیں۔ آپ کے لئے تو بلا تحریق دامتیاز پاکستان کا ہر شہری اپنا ہونا چاہیے۔ سابق صدر ضیاء الحق نے اپنوں اور غیر میں تحریق کی بندی پر انتظامی مشینزی چلانے کا جو طریق کار راجح کیا تھا وہ بالآخر وقت کے ساتھ ساتھ انتظامیہ کا مستقل حصہ بن چکا ہے۔ جس کا واضح اظہار حکومت کے روزمرہ معاملات میں نظر آتا رہتا ہے۔ آپ کا بیان پڑھنے کے بعد ذہنوں میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ خدا خواستہ اب پاکستان کی عدیلیہ بھی انتظامیہ کی اس سوچ سے متاثر ہونے سے محفوظ نہیں رہ سکی۔

آپ کے نزدیک دینِ اسلام کی باتوں کو اپنا ٹھے بغیر پاکستان کا کوئی شہری آپ کا اپنا شمار نہیں ہے۔ کہ آج کل کے اخبارات میں معاشرتی بکاٹ سے متعلق شائع ہونے والے مواد کو سچ تسلیم کریا جائے تو اپنا کوئی بھی نظر نہیں آتا۔ اگر اپنوں کے لئے آپ کا یہ فارمولہ درست تسلیم کر دیا جائے تو پھر میں یہ بات پوچھنے میں یقیناً حق بجانب ہوں کہ کیا ۱۹۴۵ء میں سمجھی عقیدہ رکھنے والے پہنچان کوٹ کے ہیر و سمل چھبردی سے یہ ضمانت لے لی گئی تھی کہ اُن کے جہاز سے گرنے والے بم صرف ہندوؤں کو ہلاک کریں گے اور ان کے ہاتھوں اپنا کوئی مسلمان یا اُن کا اپنا کوئی مسیحی ہلاک نہیں ہو گا۔ اگر آپ کی یہ تشریک درست ہے تو پھر کیا آپ یہ بتاسکیں گے کہ ۱۹۴۱ء کی جنگ کے تقدیماً نامہ ہمارے اپنے ہیرو جناب ایم ایم عالم کو ۱۹۱۶ء کی جنگ میں جہاز اڑانے کی اجازت کیوں نہیں دی کی تھی۔ اگر آپ کی بات حقیقت کے قریب ہے تو پھر تام اسلامی مالک ایک ہی مشترک پاسپورٹ کا جزو اکیوں ضروری خیال نہیں کرتے اور ہم پاکستانیوں کو کسی اسلامی ملک کے حصول کے لئے ملی قطاروں میں دکھ کیوں کھانے پڑتے ہیں۔

معزز حکوم آپ سے میری بھی گزارش ہے کہ میرے اور اپنے مشترک وطن پاکستان میں جہاں پہلے ہی کلا خنکوت پلجر کا راجح ہے اور نہبی تحریق کو واضح کرنے اور

ریاستی سطح پر اس کا انتیاز روا رکھنے سے ملک کو ناقابل ملزمان نقصان پہنچ چکا ہے۔ قومیت اور ثقافت کے مشترکہ اثاث کی بنیاد پر سب شہریوں کو اپنا ہس سمجھیں۔ ملک میں ایسا ماحول بنوانے میں معاون ثابت ہوں جہاں بجیشیت انسان اس کی بچپان اور عزمت و تقدیر میں احتفا ہو۔ آپ اور آپ کے ماتحت کام کرنے والی عدالت کو ہر انسان کو محض انسان ہونے کے ناطے اس کا ہر حق دلوانے کا فیصلہ صادر کریں تا حکومتی ادارے کسی کے صدر سالہ جشن پر پابندی کے احکامات صادر کرتے وقت اس بات سے خالع ہوں کہ کل کلاں ہمارا یہ نیصلہ كالعدم بھی قرار دیا جاسکتا ہے اور تداخل احکامات جاری کرتے وقت انتظامیہ کو یہ امر تنقید کرنے والا ہو کہ ہمارے ہاتھوں محروم کئے جانے والے کو اس کا حق دلوانے والی اعلیٰ عدالتیں ہمارے فیصلہ کو منسوخ کر کے حق بحقدار رسید کو ممکن کرو کھائیں گی جو باہم التوفیق۔

والسلام  
خاکسار  
عرفان احمد خان ایڈٹر اخبار احمدیہ جنپی

پتہ  
VERLAG DER ISLAM  
BABENHAUSER LANDSTR. 25  
6000 FRANKFURT / MAIN

## پاک فوج کا سب سے بڑا جنرل

..... پھر کہتے گے کہ جنرل اختر ملک کو کشمیر کے چھب جوڑیاں مخاذ پر نہ روک دیا جاتا تو وہ کشمیر میں ہندوستانی افواج کو تہس نہ کر دیتے مگر یوں خان تو اپنے چہتیے جنرل یحیی خان کو ہمرو بانا چاہتے تھے۔ ۱۹۴۵ء کی جنگ کے تذکرے کے دوران بھٹٹو صاحب نے جنرل اختر ملک کی بے حد تعریف کی۔ کہنے لگے اختر ملک ایک بالکل جنرل تھا۔ وہ ایک اعلیٰ درجے کا سالار تھا۔ وہ بڑا بہادر اور دل گردے کا ملک تھا اور فن سپاہ گئی کو خوب سمجھتا تھا۔ اس جیسا جنرل پاکستانی فوج نے ابھی تک پیلا نہیں کیا۔ پھر مکراتے ہوئے کہنے لگے باقی سب تو جنرل رانی ہیں۔

(بھٹٹو کے آخری ۳۲۳ دن، صفحہ ۴۴۔ مصنف کرنل رفیع الدین)



## جنرل عبدالعلی ملک وفات پاگئے

احباب جماعت کو نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ ۱۹۴۵ء کی جنگ میں چونڈہ مخاذ کے ہمرو ریٹائرڈ لیفٹینٹ جنرل عبدالعلی ملک گذشتہ دونوں CMH راولپنڈی میں وفات پا گئے اتنا یہ دلائل ایسیں راجحون۔ مرحوم نے ۱۹۴۵ء کی جنگ میں چونڈہ کے مخاذ پر پاکستانی فوج کی تیادت کی۔ آپ کو عسکری حلقوں میں چونڈہ کا ہمرو کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کو دوسرا بڑا اعلیٰ فوجی اعزاز ہلالِ جرأت عطا کیا گیا۔ آپ فوج سے ریٹائر ہونے کے بعد اسلام آباد میں مقیم تھے۔ آپ جماعت احمدیہ اسلام آباد کے امیر بھی رہے۔

آپ کو راولپنڈی کے قریب آپ کے آباء کاؤن پنڈوری میں پورے فوجی اعزاز کے ساتھ پھر خاک کیا گیا۔ آپ کی نعش کو قومی پرچم میں پیٹا گیا تھا۔ تین دن کے موقعہ پر ۱۱ پنجاب رجمنٹ نے آپ کو آخری سلامی دی۔ تین دن میں جائز چوت آٹ شاف کیٹی کے چیئرین جنرل شیم عالم، جنرل شریعت، جنرل طکا خان، جنرل اقبال، ائمہ چیفت مارشل ذوالقدر احمد و دیگر اعلیٰ فوجی افران نے شرکت کی۔ ان کے علاوہ بھاری تعداد میں احباب جماعت کا جنازہ میں شرکیت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے لواحقین کا حافظ و ناصر ہو۔

پہلے جلسہ سالانہ کے بعد ایک صد کی پوری ہونے پر

# قادیانی مقدس لستی میں صد سالہ جلسہ سالانہ مبارک تھا

تاریخ ساز جلسہ میں شرکت کی غرض سے حضرت مسیح امتحان علیہ کامیابی سفر

اہل فائہ قادیانی کی طرف سے حضور کا والہانہ استقبال، دنیا کے طول و عرض سے

انداز ۲۲ ہزار فدائیوں کی شرکت، جسے حضور امیدہ اللہ کا ولہ انگیزوں روح پرورافتتاحی اور اختتامی خطاب، دعاؤں ذکر الہی، تسبیح و تحمید اور مقامات مقدسہ کی زیارت کے وجد آفرین نظارے

مرتبہ: ڈاکٹر عمران احمد خان

یہ پورٹ قادیانی سے بذریعہ نیکسٹ موصول ہونے والے اُنچھے مختصر اطلاعات سے مرتب کئے گئے ہے جو  
مکرم ہادکے علیہ صاحب اپریشن و کلکٹر التبیشر ساتھ سمجھاتے رہے ہیں۔ (ادارہ)

۱۸ دسمبر کی صبح نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور ساطھی سات بجے اجتماعی دعا کے بعد تاریخی مقامات و یتکنے کی غرض سے سکندرہ، فتح پور سیکری اور آگرہ کے لئے بذریعہ کا روانہ ہوئے۔ انہیں سیکورٹی گارد کی ایک کار بھی قافلہ کے ہمراہ تھی۔ قریباً ۴ پونے ۱۱ بجے قافلہ سکندرہ پہنچا۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں شہنشاہ اکبر کے قبرہ کے علاوہ اس کا محل اور مسلمان، ہندو اور عیسیٰ یوسیوں کے لئے تیار کردہ مسجد مندر اور گرجا موجود ہیں۔ قافلہ بیان سے ۱۲ بجے روانہ ہو کر سو ایک بجے نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد قافلہ آگرہ کے لئے روانہ ہوا اور چار بجے سہ پہر دہلی پہنچا۔ شام ۷ بجے آگرہ سے چل کر رات ۱۰ بجے دہلی والی اپسی ہوئی۔ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد حضور اپنی رہائش کاہ میں تشریف لے گئے۔

## تلغلق آباد اور قطب مینار کی سیر

۱۹ دسمبر ۱۹۹۱ء کو نماز فجر کی ادائیگی اور ناشتر سے فراغت کے بعد حضور مسیح امداد کیمین تعلق آباد میں غیاث الدین تعلق اور محمد بن تعلق کے قبیل قلعہ کو دیکھنے تشریف لے گئے بعدہ قطب مینار کو دیکھنے تشریف لے گئے وہاں حضور نے امام ضامن کی قبر پر بھی دعا کی۔ اس کے بعد حضرت

## لندن سے روانگی

۱۹ دسمبر ۱۹۹۱ء بروز اتوار حضرت ایم المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایڈہ انتدابی بنصر و العزیز تاریخی صد سالہ جلسہ سالانہ قادیانی میں شرکت فرازے کی غرض سے ساڑھے پانچ بجے شام مسجد فضل لندن سے ہیئت روانہ پورٹ جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ مسجد فضل لندن میں حضور کو الوداع کہنے کی غرض سے کثیر تعداد میں افراد جماعت جمع تھے۔ حضور انور نے احباب کو مصافیحہ کا شرف بخشت اور اجتماعی دعاء کروائی۔

اس تاریخی سفر میں ۲۳ افراد کو حضور امیدہ اللہ کی محیت میں سفر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی جس میں حضور انور کے تیرہ افراد خاندان بھی شامل تھے۔ حضور اوقیانوس اور حرم محترمہ حضرت سیدہ آصف بیگم صاحبہ فلہا کے ساتھ ۵ افراد اور اباضہ قافلہ میں شامل ہوتے کی سعادت نصیب ہوئی جن میں سے ۸ مجرمان انتظامی امور کی انجام دہی کے لئے علیمہ طور پر قادیانی تشریف لے گئے تھے۔ بیش ایک روپیہ کا بوٹنگ طیارہ مسوانوں بھر رات لندن سے روانہ ہو کر ۲۴ دسمبر کی صبح بخیر و عافیت دہلی پہنچ گیا۔

سکندرہ، فتح پور سیکری اور آگرہ کی سیر

قریباً صفت گھنٹے سے زائد عرصہ طرین کے دروازہ میں کھڑے رہے۔ چنانچہ حضور پروف کو پرکشش شخصیت کو ایک نظر دیکھنے کے لئے ٹیشن پر الجم کی سما کیفیت پیدا ہو گئی۔

ٹیالہ پہنچنے پر ایڈیشنل ڈی سی اور S.D.M ٹیالہ نے حضور پروف کا استقبال کیا۔ ٹرین بالآخر قادیانی کی مقدس بستی کے قریب پہنچی تو حضور کی خواہش کے مطابق اس جگہ پر رونک دی گئی جس مقام سے مینارۃ المسیح دکھائی دینے لگتا ہے چنانچہ حضور پروف کارکری کے دروازہ میں تشریف لے آئے اور اور فدا نعروہ ہائے تکمیر سے گونج اٹھی۔ اچانک حضور افسس کی دیدار قادیانی کے لئے قرار نگاہ میں مینارۃ المسیح پر مرکوز ہو گئیں۔ مینارۃ المسیح شام کے بعدن لکھی روشنیوں سے بقعہ نور نیا انتہائی خوبصورت نظر آ رہا تھا۔ چند ٹھوک مینارۃ المسیح کو دیکھنے کے بعد حضور پروف نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے جس پر تمام شرکاء سفر بھی حضور کے ساتھ دعا میں شامل ہو گئے۔ دعا کے بعد ارکین تافلہ اور شرکاء سفر نے پروجش نظرے نگاتے شروع کردیئے۔ حضور انور نے "قادیانی والامان" اور "دویشان قادیانی" کے نامے نگاتے کی پہلیت فرمائی جس پر فضائل ندویہ سے گونج اٹھی۔ قریباً سات بجے شام ٹرین قادیانی کے ریلوے ٹیشن پر آکی اور بالآخر ۲۳ سال کے طویل انتظار کے بعد وہ تاریخی محاذات آن پہنچے جب قادیانی دارالامان کی مقدس سرزمین پر خطیفہ ملیح نے اپنے مبارک قدم رکھے۔

## قادیانی میں استقبال

قادیانی کے ریلوے ٹیشن پر استقبال کے لئے ایک بھجوم الٹھا تھا جس کی محبت و واقعیگی قابل دیدگاری۔ حضور انور جب ٹرین سے باہر تشریف لائے تو اجنب احمدیہ قادیانی کے ناظران، افسر صیفی جات، ناظرانی انجمن احمدیہ ربوہ، دکیل اعلیٰ ربوہ و دیگر حاضر ناظران و دکاروں جو پاکستان سے تشریف لائے تھے نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح نے جو ہنہی ٹرین سے باہر قدم رکھا قادیانی کی فضائل شکافت نعروں سے گونج اٹھی۔ ہر شخص فرط سرت سے دیوارہ وار چھوٹ رہا تھا اور ایک ایسا سماں تھا جس کو انفاظ کا جامہ پہننا مشکل ہے۔ حضور انور بھی زیادہ سے زیادہ وقت تک ریلوے ٹیشن ہاں میں رکے رہے اور کار میں تشریف فرمائے ہونے کے بعد کچھ توقیف کیا تاکہ دید کے لئے ترسی نگاہیں اپنی پیاس بجھا سکیں۔ بالآخر کاروں کا یہ لبایا تافلہ دار المسیح کی طرف روانہ ہوا۔ قادیانی دارالامان کو اہل قادیانی نے حضور افسس کی آمد کی خوشی میں دہن کی طرح سجا یا ہوا تھا۔ رنگ بننگی چکد ار خوبصورت جہنڈیوں اور تمغروں سے راستے مزین تھے اور جا بجا استقبالیہ بیز لگے ہوئے تھے۔

حضور افسس ایوان خدمت کے قریب کارستے تھے۔ وہاں ابجا جماعت جو ایک رو میں ایسا تادھے تھے حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پر خوشی کی ایک خاص کیفیت طاری تھی جس کا بیان الفاظ میں مکن نہیں جس حضور افسس پیدل چلتے ہوئے دار المسیح پہنچے اور حضرت سیدہ اُم طاہر والے مکان میں قائم پذیر ہوئے۔

حضور افسس نے مسجد میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں اور اس کے بعد گھر تشریف لے گئے۔

۱۲۰ ستمبر

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے مزار پر تشریف لے گئے جہاں تاگ گلیوں کی وجہ سے بہت سافاصلہ حضور ایدہ اللہ نے پیدل طے کیا۔ مزار پر حضور نے کافی بیوی دعا کی۔ والی پرسنسر میں موجود تمام فقیوں (جن کی تعداد ایک سو کے لگ بھگ تھی) کو کچھ رقم دینے کے لئے نکم پر ایسویٹ سیکرٹری صاحب کو ہدایت کی۔ بعد وہ پہر دیکھ یہاں سے احمدیہ مسجد دہلي کے لئے والی پرسنسر ہوئی۔ ان مقامات کی سیر کے دوران انہیں پولیس کے جوان حفاظت کی غرض سے ہمراہ رہے شام کو بعد ازاں اسیکی نماز مغرب وعشاء سوال د جا بکی غرض سے مجلس عرفان منعقد ہوئی۔ ۱۹۔ دسمبر کو حضور افسس نے حسب پروگرام طی سے بذریعہ ہوانی جہاز امر تسری روانہ ہونا تھا مگر شدید و ہندی وحی سے گذشتہ تین دن سے تمام فلاٹس کینسل ہو چکی تھیں۔ چنانچہ بذریعہ ٹرین روانی کا پروگرام طے پایا اس غرض سے شاند پنجاب ایکسپریس میں ایک اضافی بوگی لگوائی گئی۔ حضور انور کے قافلہ کے علاوہ مختلف ملکاں سے جلسہ مسلمان قادیانی میں شرکت کے لئے آئے والے افراد دوفود کے شامل ہونے سے کل افراد ۸۰ ہو گئے۔ ۵ مسکاری پولیس فیبلیز بھی ہمراہ تھے۔ جماعت احمدیہ دہلي اور دو فرزوں کے آئے ہوئے ۵۰ سے زائد اجانب حضور کو رخصت کرنے کی غرض سے اٹیشن پر موجود تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ قریباً ۱۵ منٹ تک ٹرین کے دروازہ میں کھڑے رہے۔ اجتماعی دعا کے بعد پونے سات بجے شام گاڑی روانہ ہونے پر اجانب جماعت نے فلک شکاف نعروں اور محبت بھری بناؤں نگاہوں سے اپنے پیاسے آقا کو الوداع کیا۔ جب ٹرین حکمت میں آئی تو الوداع کہنے والے اجانب والہا نہ انداز میں ہاتھ ہلاتے ہوئے اس وقت تک ٹرین کے ساتھ ساتھ در دتے رہے جب تک پہلی نار ختم نہ ہو گی۔ حضور افسس بھی اس نام و وقت گاڑی کے دروازہ میں کھڑے خدام کی اس والہا نہ محبت کے انہیار کا جواب ہاتھ ہلاکر دیتے رہے۔

جن افراد جماعت کو دہلي سے امر تسریک ٹرین میں حضور کے قافلہ کے ہمراہ سفر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ملک وار اس کی تفصیل یوں ہے۔

انگلستان	۲۵	سنگاپور	۲۳	جسٹنی
ہالینڈ	۵	سویڈن	۳	ناروے
پاکستان	۳	ماریش	۲	انڈیا
اردن	۹	بلجیم	۱	امریکہ

ٹرین اڑھائی بجے بعد وہ امر تسری پہنچی۔ امر تسری کے ریلوے ٹیشن پر ختم صاحبزادہ مزراویم احمد صاحب، امر تسری کے C.P.S اور M.C کے علاوہ بعض دیگر افراد جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کے لئے موجود تھے جس ٹرین میں حضور نے امر تسری سے قادیانی کے لئے روانہ ہونا تھا اس کی آمد و رفت کا سلسلہ گذشتہ دیہی دو سال سے بنتا تھا۔ حکام نے اس تاریخی جلسہ کی وجہ سے اسے دوبارہ جاری کرنے کی اجازت دی تھی۔ اس جگہ ایک تاریخی اتفاقی پہلو یہ بھی ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیدائش کے اگلے روز یعنی ۱۹ دسمبر ۱۹۴۸ کو پہلی بار یہ ٹرین قادیانی آئی تھی اور آج یہ ٹرین کافی عرصہ کے تعطل کے بعد ۱۹ دسمبر کو ہی قادیانی جاری ہوئی۔ پاکستان اور انڈیا کے علاوہ دوسری گلیوں سے اکٹھے ہونے والے اجانب کی وجہ سے یہ سپیشل ٹرین پر جو شامیہلوں کے نعروں سے ایک عجیب ایمان افزوز منظم پیش کر رہی تھی۔ گلہ کے اجنب سے ٹینے والی ٹرین سوا چار بجے قادیانی کے لئے روانہ ہوئی۔ ٹرین کی روانی سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

کو، حاضرین جلسہ کو اور جلسہ میں شامل ہونے سے کسی وجہ سے محروم ہے۔ حضرت اقدس سعیج موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بننے والی خدائی خُر کی زبان میں "مبارک مبارک" پیش کی اور جماعت احمدیہ کے سب سے پہلے منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ کا ذکر فرماتے ہوئے اُس کی رواداری کرنا۔ اسی تسلیل میں حضور انور نے حضرت سعیج موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شعر "لفاظات الموائد کان اکلی" کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانی مسلم کے سنگوں کے دنیا کے دیگر ۱۲۴ ممالک میں قیام و اجر کے حقائق اور ارادہ دو شمار پر مبنی تفصیل بیان فرمائی۔

منزہ برآں حضور اقدس نے مولوی محمد حسین بیلوی کی طرف سے مسلم کی خلافت میں کی جاتے والی مسامعی کا ذکر فرمایا اور یہ حقیقت بیان فرمائی کہ آج مولوی محمد حسین بیلوی کو خود اُس کے شہر میں کوئی نہیں جانتا اور حضرت اقدس سعیج موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر اُسی شہر میں عزت و نکیرم سے لیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں حضور نے مولوی محمد حسین بیلوی کے نواسے جہنوں نے احمدیت کو قبول کیا کی گواہی بھی بیان فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی طرف سے متعدد رفاهی کاموں کی تفصیل بیان فرمائی۔ آخر میں حضور نے حضرت سعیج موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہندوستان میں بعثت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان کی جماعتوں کو اس سعادت کو اپنے ساتھ جائی مئے رکھنا ہوگا۔ حضور کا خطاب قریباً پونے دو گھنٹے جاری رہا۔ حضور کے افتتاحی خطاب کے بعد بڑا نوی پارلیمنٹ کے نیب اور گھانہ کے منظر نے تخت خلطہ فرمایا۔ دعا کے بعد افتتاحی خطاب کی کارروائی ختم ہوئی۔ افتتاحی اجلاس میں حاضرین کی تعداد سترہ ہزار سے زائد تھی۔

جمعہ ۲۷ ربیع

### حضرت خلیفۃ الرسالۃ نبی ایہ اللہ کے فرمودہ خطیبہ جمعہ کا خلاصہ

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ خلیفۃ الرسالۃ نبی ایہ اللہ تعالیٰ نے وقت جدید کی تحریک کے آغاز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج بھی اس کام کے لئے ہمیں تعلیم کے بجائے تقویٰ کو تین نظر کہ کم معلمین تیار کرنے ہوں گے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دو قسم کے معلمین کی ضرورت ہو گئی ایک و جن کو معمولی و نئی تربیت دی جاسکے اور دوسرے وہ جن کو زیادہ دینی علم سکھایا جائے حضور نے وقت جدید کے تحت ہندوستان میں ایک نئی سکیم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر حکومت ہندوستان نے اجازت دے دی تو میں ہندوستان کے لئے وقتِ عارضی کی تحریک کروں گا اور باہر سے معلمین اس ضمن میں بھجوائے جائیں گے۔ حضور نے عرب احمدیوں اور الگیریوں وال لوگوں کی تصرفت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سب کی کوششوں سے قادریان کے جامعہ کا معیار بھی بند کیا جاسکتا ہے۔ حضور نے فرمایا ہم جو مدرسہ یا ویسے جامعہ یہاں بنانا چاہتے ہیں اس کا مقصد اعلیٰ درجہ کے دینی سوچ بوجھ رکھنے والے پیدا کرنا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ہندوستان میں وقت جدید کے چندہ میں کچھ کمزوری دکھائی دے رہی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اپنے ہندوستان مالی قربانی میں، خدا کی راہ میں زندگیاں وقف کرنے میں اور خدمت دین کے میدانوں میں آگے آئیں۔ آخر میں حضور نے فرمایا کہ مجھے امید ہے ہندوستان میری آزادی پر بیک کہے گا۔

### احمدی مستورات سے خطاب کا خلاصہ

نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے اور حضرت اقدس سعیج موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک پر دعا کی اس کے بعد حضرت خلیفۃ الرسالۃ نبی ایہ اللہ تعالیٰ، اپنی والدہ محترمہ حضرت سیدہ مریم بیگم اور قطعہ خاص میں مانوں دیگر بزرگان کی قبور پر دعا کی

والپسی پر عالم قبرستان میں بعض قبور پر دعا کرنے کے بعد محترم لشیع احمد حسن درویش کے گھر حضور تشریف لے گئے اور وہاں سے دارالیحہ تشریف لے آئے۔

گیارہ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ و فرزین تشریف لائے اور دفتری امور سرایخام دیئے۔

### نماز جمعہ کی ادائیگی

ایک بجکر ۵ منٹ پر حضور اقدس مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے اور خطبہ محمد ارشاد فرمایا۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ

"یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سعادت ہے کہ اس کے لئے عرصے کے بعد خلیفۃ الرسالۃ کو اس جگہ بھرپڑھانے کی ترقی دی۔ جو لوگ اس جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں ان کو بھی اور یہاں رہنے والے درویشوں کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ یہاں کے حالات مختلف ہونے چاہیے۔ اپناؤقت دعاوں میں گزر اریں اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانوں کو یاد کر کے کشت سے درود بڑھیں"۔

### جلسہ سالانہ قادریان ۱۹۹۱ء کی مختصر رپورٹ

اس موقع پر قادریان کی رونق اور چلپہ بہل قابل دید تھی۔ احباب دنیا دریافت عبادات اور دعاوں میں صرف کر رہے تھے۔ نماز تہجد میں گہرائیہ انہاک پایا جاتا تھا۔ ہزاروں احمدی ہر روز بہشتی مقبرہ تشریف لے جاتے رہے اور حضرت سعیج موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک پر حاضر ہو کر دعا کرتے رہے۔ قادریان کے گلی کوچلیں دیوانہ اور پھرناہی اُن کی زندگی کی بہت بڑی سعادت تھی۔

### جمعرات ۲۶ ربیع

صبح دس بجے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے اجراء سے شروع ہونے والی صدی کا آخری جلسہ سالانہ دعاوں اور ذکر الہی کے باہر کت ماحول میں تادیان کی مقدس سرزمین پر شروع ہو گیا۔

دس بجکر ۴ منٹ پر لواٹے احمدیت کے ہمراں کی تقریب عمل میں آئی اور اجتماعی دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کرسی صدارت پر روانی افروز ہونے کے لئے شیع پر تشریف لائے۔ حضور انور جو ہنی جلسہ کاہ میں پہنچ تو خدا کش شکاف نعروں سے گوئی اٹھی۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو فاری محمد عاشق صاحب نے کی اس کے بعد ناصر علی عثمان آفت قادریان نے حضرت اقدس سعیج موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکینہ کلام ص

ہے شکر ربِ عز و جل خالق ازبیان اور دادا حمدناصر آفت جمیٰ نے حضرت مصلح موعود کی نظم ہے رضاۓ ذات باری اب رضاۓ قادریان ترجم کے ساتھ پروردہ کے میں مسلسل نعروں کی گوئی میں ملتا ہے۔

حضرت خلیفۃ الرسالۃ نبی ایہ اللہ تعالیٰ نے اپنے افتتاحی خطاب میں سب

طرح اٹلیس سے بہت سے احمدی آئے ہیں جہاں سے قادیانی پہنچنے میں تین دن اور رات لگ جاتے ہیں۔ حضور نے اس مرحلہ پر جہاں نوازی پر قادیانی کے ہندو اور سکھ احباب کا شکریہ ادا کیا۔ حضور ایہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہونے والے انقلابات خاص طور پر روس میں ہونے والی حالیہ بندیوں کا جھاخت احمدی سے گہر اعلان بتاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت فضل عزیز کے پیشگوئیوں کا تفصیل سے ذکر کیا۔

حضور ایہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کسی بھی مذہب کے پرداز کارکاد کے سب کام شکر کر کے ہونا چاہیے۔ حضور نے فرمایا کہ آج دنیا میں بد امنی اور عدم تحفظ کا ہر ماحدل پا جاتا ہے اس کا حل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب پیغام صلح میں بیان کیا ہے۔ آج پھر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ادق خادم کی حیثیت سے آپ سب کو بھائی چارے اور ان کی طرف بلتا ہوں۔ حضور ایہ اللہ تعالیٰ نے ہندوؤں اور سکھوں کی کتب سے اللہ تعالیٰ کی توحید کا ذکر بیان کیا اور ساتھ ہی توحید کے بارے میں اسلام کی تعلیم بتائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں اس کی تفصیل دھت کی۔ حضور نے فرمایا کہ جھاخت احمدی ہندوستان کے غریب لوگوں اور غریب احمدیوں کی خوشحالی کے لئے ایک نیک شکم شروع کرے گی جس کے تحت غریب احمدیوں کے علاقوں میں صنعتیں قائم کی جائیں گی۔

حضور نے فرمایا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ میرا قادیانی کا پہلا درود ہے تو ہے مگر یہ آخری درود ہنہیں ہوگا۔ حضور نے فرمایا ہمارے یہ طبق انسانیت کی احیاد کے لئے ہیں۔ خدا کی قسم یہ جلسہ وہ جلسہ ہے جس پر آئندہ اقوام متعدد کی بنیاد کو جائی گی۔ حضور نے ہندوستان اور مشرقی یونیون کی حکومت کا جلسہ کے انتظامات پر شکریہ ادا کیا۔ حضور کا یہ خطاب تین گھنٹے جاری رہا۔ آخر میں حضور نے اسی ان راہ مولیٰ کے لئے دعا کی تحریک فرمائی اور پرسو زد عاکے ساتھ یہ جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

## ۲۸ دسمبر کو حضور کی دیگر صرفیات

ناز فخر کے بعد حضور حسب مقول بہشتی مقیر گئے اور بعدہ دفتریں دفتری امور سراغم دیئے۔ ایک بجھے سے ہر ایجنسی دو ہر ٹکک حضور ایہ اللہ سے پرسیں کے نامنگان ملنے کے لئے آئے اور حضور کا ااظلویلیا۔

ڈیڑھ بجے درج ذیل چار افراد حضور ایہ اللہ سے ملنے کے لئے آئے۔ مسٹر ایل بھائیہ غبر پارلیمنٹ اینڈ بیزل سیکریٹری آل انڈیا کانگریسی مکٹی۔ اشوی سیکریٹری ایم ایل اے بیلہ

پنڈت رام ترن شرما ڈسٹرکٹ پرینیڈنٹ جنرال شوہر لعل شرما سابق جنرل سیکریٹری ڈسٹرکٹ کا نگریں کمٹی حوال پر سپل خالصہ ہاؤس سینکڑی سکول

شام سات بجے نماز مغرب و عشاء حضور کا اقدام میں جلسہ گاہ میں ادا کی گئیں جس کے بعد حضور نے چار نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور کے ہاتھ پر جالیں افراد نے احمدیت قبول کی۔

## ۲۹ دسمبر اتوار

ناز فخر حضور کی اقدام میں مسجد اقصیٰ میں ادا کی گئی۔ اس کے بعد سب مقول

حضور ایہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں سے اپنے خطاب کی ابتداء بچوں کی تربیت کے موضوع سے کی اور فرمایا کہ یہ بچوں کی تربیت حضور اپنے ماں باپ کی نقل کرتے ہے اس لئے ماں باپ کو ایسی بالوں سے احتراز کرنا چاہیے جو ان کے بچوں پر منفی اثرات تربیت کریں۔ حضور ایہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کی تربیت کی زیادہ ذمہ داری عورتوں پر ہے اور حضور ایہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جماعت امام اللہ ہندوستان کے بارے میں مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ ہر طرف سے ان کا قدم ترقی کی طرف اٹھ رہا ہے۔ قادیانی کی جماعت کی مجلس عاملہ کی پوروں کا میں غور سے مطالعہ کرتا ہوں خدا تعالیٰ کے فعل سے ہر چیز طبیک اور درست ہے اور صحیح مقام پر ہے۔ حضور ایہ اللہ تعالیٰ نے ملی، تربیتی اور مالی صحن میں بچے امام اللہ ہندوستان کی کادشوں کا تفصیل سے ذکر کیا دعوت الی اللہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایہ اللہ تعالیٰ نے بیگان کے ایک گاؤں کا ذکر فرمایا جہاں ایک بیوہ نے بیعت کی پھر اس کے ذریعے سے تین عورتوں نے بیعت کی تو ان عورتوں کے خاوندوں نے ان کو طلاق دینے کی وکیلیں دیں لیکن ان عورتوں نے کہا اگر ہمارے سر بھی تن سے جا کر دو تو ہم حضرت اقدس سین مسیح موعود علیہ السلام سے اپنا تعالیٰ نہیں تو طلبیں گی۔ اس کے بعد ان تینوں نے مل کر مزید ہو گئے جھاخت سے دا بستہ کر دیا۔ حضور نے فرمایا حضورت ہے کہ احمدی عورتیں مردوں کو سبقت دیں یہاں تک کہ ان کی بھی غیرت جاگ پڑے اور خدا کرے کہ اس کے نتیجے میں جو فتح حاصل ہو اس کا سہرا احمدی عورتوں کے سر پر بندھے اور خدا کرے کہ مردوں کو بھی یہ سہرا نصیب ہو۔

ہفتہ ۲۸ دسمبر

## حضور ایہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افراد اختتامی خطاب

جماعت احمدی کے ۱۰۰ اوسیں جلسہ سالانہ منعقدہ قادیانی وارالامان کے آخری روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اختتامی خطاب فرمایا اور وعا پر یہ جلسہ ہندوستان کے وقت کے مطابق سوا پچ سچے اختتام پذیر ہوا۔ آخری اجلاس کی حاضری ۱۴ ہزار سے زائد تھی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب سے پہلے تعلیم کے میدان میں اعلیٰ پوزیشن لینے والوں کو سفرنیکیت اور سندی عطا فرمائیں۔ اس کے بعد ایک کینیڈین نمائش نے کینیڈیکے وزیر خلیم کامبارک باہ اور نیک خواہشات پر منجی پیغام پڑھ کر سنایا۔

تقریب کا اضافہ بڑا غائز کرنے سے پہلے حضور ایہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت مولوی محمد حسین صاحب کا تعارف کروایا اور حاضرین سے کہا کہ ان کی زیارت کریں حضرت مولوی محمد صاحب کو حضور نے نایاں جگہ پر بھایا۔ اسی طرح کم چہرہ ای عبدالرحمن صاحب ایڈوکیٹ کی والدہ محترمہ جن کی تھر ۰۰ اسال کے قریب ہے اور جو صاحاب ہیں اُن کا ذکر فرمایا اور عورتوں کے حصے میں خاتمین کوان کی زیارت کرنے کی بہایت کی۔ اُنہیں بھی عورتوں کے جلسہ گاہ میں سٹیچ پر نایاں جگہ بھایا گیا تھا اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اور صحابی میاں جان محمد صاحب (محمد آباد سندھ) کا بھی ذکر فرمایا جو بوجہ بیماری سٹیچ پر زد آسکے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اس لئے زندہ رکھا ہے تاکہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملنے والی خدائی خبریں پوری ہوئی دیکھ سکیں۔

حضور نے فرمایا اس جلسہ میں کشیر سے ۳ ہزار احمدی آئے ہیں۔ اسی

تھے جبکہ عالم کم کشفت میں دیکھا کہ حضور نے بعض احکام و قدر اپنے ہاتھ سے لکھے ہیں کہ آئندہ زمانہ میں ایسا ہو گا اور پھر اس کو دستخط کرانے کے لئے خداوند قادر مطلق جل شانہ کے سامنے پیش کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو ایک حاکم کی شکل پر مشتمل تھا اپنے قلم کو سرفہری کی دوست میں ڈبو کر اول اس سرفہری کو حضور کی طرف پھر کا اور بقیہ سرفہری کا، قلم کے منہ میں رہ گیا۔ اس سے اس کتاب پر دستخط کردیئے اور ساتھ ہی وہ حالت کشف و در ہو گئی اور آنکھ کھول کر جب خالج یہیں دیکھا تو کوئی قطرات سرفہری کے تازہ تباہ کی ٹوٹوں پر پڑے۔

(فضیل "سرفہری ۱۹۷۳ء" میں دیکھیں)

اس وقت حضرت مولیٰ عبداللہ سنوری رضی اللہ عنہ نے حضرت اقدس سے وہ کرتہ جس پر سرفہری کے نشان پر سے تھے مانگ کر لے لیا تھا اور حضور علیہ السلام کی عائدگرہ شرائط کے مطابق یہ کرتہ مولیٰ صاحب کی وفات پر ان کے ساتھ ہی را کتوبر ۱۹۶۴ء بروز جمعہ ہبھتی قبرۃ قادریان میں دفن کر دیا گیا۔

جمجوہ کے ساتھ اس دروازہ کے ساتھ ہی مسجد مبارک کی جنوبی دیوار میں جو دروازہ کھلتا ہے وہ "الدار" میں لے جاتا ہے۔ "الدار" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنی مکان ہے جو حضور علیہ السلام کا مولہ و مسکن ہونے کے باعث ہمیط افوار و برکات ہوا۔ چند براکانِ الہی کی خصوصیات کے تسلیں ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

ان کے دہنسے کے مکانات میں خدا نے عز و جل ایک برکت رکھ دیتا ہے۔ وہ مکان بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے۔ خدا کے فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

مزید بڑاں اسی مرکان کی نسبت یہ الہامات متعدد ہیا حضور علیہ السلام کو ہوئے۔

انی احاطُّ کُلَّ مِنْ فِي الدَّارِ

میں ہر ایک کو جو اس چاروں یواری کے اندر ہے بچالوں کا کوئی  
ان میں سے طاعون یا بھوپال سے نہیں مرے گا۔  
فرمایا :

امن است در مکانِ محبت سرائے ما

ہماری محبت کا گھر ان کا گھر ہے

اسی زمانہ سے خدا تعالیٰ کی یہ فعلی شہادت چل آرہی ہے کہ ہر قسم کے ارضی و سماوی آفات و حوالوں میں "الدار" اور اس کے ساکنین محفوظ و مامون چلے آرہے ہیں۔ مسجد مبارک کے اسی دروازہ کے ساتھ الدار کی طرف شمالی جانب "بیت الفکر" ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۸۸۳ء میں اس چوبارہ کے متعلق جس میں کہ حضور علیہ السلام نے اپنی مکرۃ الاراء کتاب براہین احمدیہ تالیف فرمائی یہ الہام ہوا۔

اَكُمْ نَجَّلَ رَأْيَ سُهُولَةَ فِي كُلِّ اَمْرٍ بَيْتُ الْفَكْرِ

(براہین احمدیہ چہارم)

ترجمہ : کیا ہم نے ہر ایک بات میں تیرے لئے آسان نہیں کی؟  
جس کو بیت الفکر عطا کیا۔

حضرت علیہ السلام اسی چوبارہ کی کھڑکی میں سے نکل کر "بیت الذکر" یعنی مسجد مبارک میں تشریف لے جائی کرتے تھے۔

اس "بیت الفکر" کے ساتھ والے کرہ میں "بیت الدعا" کا دروازہ ہے

حضور ہبھتی مقبرہ تشریف لے گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک، حضرت خلیفۃ الرسالۃ، حضرت سیدہ امیر طاہرؑ اور جد صاحبہ کی قبور پر ڈھنکی۔ واپسی پر بیشہ خادمؑ کی درخواست پر ان کے گھر چند مہوں کے لئے گئے۔ یہاں سے حضور ڈاکٹر بشیر احمد صاحب درویش کے گھر چند مہوں کے لئے تشریف لے گئے۔ مجلس مشاورت جماعت احمدیہ بخارت کا پہلا اجلاس ۳۰-۱-۰۵ء میں مددگاری۔ یہ اجلاس جلسہ کاہ میں کھلی جگہ پر ہوا۔

مجلس مشاورت کا دوسرا اور آخری اجلاس مسجد اقصیٰ میں ۵-۲-۰۵ء میں ہوا اور شام ۲۵-۲-۰۵ء میں تک جاری رہا جو دعا کے بعد اختتام پذیر ہوا۔ نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد رات ساڑھے نوبجے سے سواد میں بکے تک شغیر سے آئے ہوئے احباب نے حضور سے اجتماعی ملاقات کی۔

### پیغمبر مسیح موعود علیہ السلام

نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حسپت مہول حضور ہبھتی مقبرہ دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ صبح ۱۰ بجے سے بارہ بجے تک حضور یاہ اللہ تعالیٰ نے رپہ سے نماز ظہر و عصر حضور کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ بعد وہ پہر تقریباً ۱۱ بجے حضور انور ذوقی میں تشریف لائے۔ ذوقی کی امور سر انجام دیتے اور بعض الفرادی ملاقاتیں کیں۔ نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد پونے آٹھ بجے غیر ملکی معززین کے اعزاز میں دیئے گئے عشاء یہ میں حضور نے پیش نہیں شرکت فرمائی اور ساڑھے نوبجے ان ہجانوں سے رخصت لے کر گھر تشریف لے گئے۔

### ۱۱ جنوری ۱۹۹۱ء بروز فرہنگ

حضرت خلیفۃ الرسالۃ ایہ اللہ تعالیٰ بنصہ العزیز نے نماز ظہر و عصر آج مسجد مبارک میں پڑھائیں مسجد مبارک کا دوسرا نام "بیت الذکر" الہام الہی میں رکھا گیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ میں تحریر فرمایا ہے کہ

بشراتٌ تلقٰہَا النَّبِيُّوْنَ

ہم نے تجھے کو بیت الفکر اور بیت الذکر عطا کیا اور جو شخص بیت الذکر میں بالاخلاق و قصد تعبد و صحت نیت و حسن ایمان داخل ہو گا وہ سوئے خانہ سے امن میں آجائے گا۔

(ص ۵۵ حاشیہ نمبر ۲)

اسی مسجد کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خبر دی۔

مَبَارِكٌ وَمَبَارِكٌ وَكُلُّ اَمْرٍ مَبَارِكٌ فَيُجَعَّلُ فِيهِ  
یہ مسجد برکت دھنہ اور برکت یافتہ ہے اور ہر ایک امر مبارک  
اس میں کیا جائے گا۔

اسی مسجد میں سے "جمجوہ" میں دروازہ کھلتا ہے۔ یہ وہ جمجوہ ہے جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام موجود ہے۔ رہنمائی امبارک بروز جمعہ ۱۳-۱۱ جنوری ۱۹۸۱ء بعد نماز فجر قبل رخ چار پانچ پر کروٹ کے بلیٹھے ہوئے

طور پر حضور انور نے دہلی مشن ہاؤس میں موجود سب و دوستوں میں مٹھائی تقسیم کروالی۔

نماز ظہر و عصر و طریقہ بنجے ادا کی گئیں۔ بعد وہ پھر چار بجے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز انہیا کے سابق وزیر خارجہ اندر گجرال صاحب کی دعوت پر ان کے گھر تشریف لے گئے جہاں ایک گھنٹہ کے لگ بھگ وقت گزارا۔ وہاں سے آپ جب واپس مسجد تشریف لائے تو شام کے دھنڈے لکھتے تاریکی میں پہنچ رہے تھے۔ اسی دوران میں مشن ہاؤس میں ہجانوں کی خدمت کرنے والے مختلف شعبوں، حفاظت پر ماوراء خدام اور بھارت کے مبلغین کرام جو اس وقت وہاں موجود تھے سب نے اپنے اپنے گروپ میں اپنے آقا کے ساتھ تصویریں اتراؤئیں۔

اس کے بعد نماز مغرب و عشاء پڑھی گئیں اور نمازوں کے بعد حضور انور مسجد ہری میں رونق اذو زور ہے اور مختلف احباب سے تعارف حاصل کرتے رہے اور مختلف امور زیر بحث لاتے رہے۔ یہ مجلس تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہی۔ یہاں سے فارغ ہو کر حضور انور فخر میں تشریف لائے اور مکرم پرائی ٹری صاحب نے بعض ہدایات حاصل کیں۔ ان کے بعد ایڈیشنل کلیلائبشیر اور مکرم آفیل احمد خاں صاحب نے بعض دفتری امور سے متعلق ہدایات حاصل کیں۔ اس کے بعد حضور انور اپنی قیامگاہ میں تشریف لے گئے۔

آج کی شب لندن کے لئے روانگی کا پروگرام تھا۔ سب ارکان قافلہ تیاری میں صورت تھی۔ تیاری مکمل ہونے پر سارے تافلے کا سامان انجام شہب مشن ہاؤس سے ایسٹ پورٹ پہنچا دیا گیا تھا جسے IN CHECK کروادیا گیا اور دیگر معمول کی کارروائی بسلسلہ ایڈیشنل وغیرہ مکمل کر لی گئی تھی۔ اونصہ ۱۵ جنوری سے تاریخ جست لگا کر ۱۶ جنوری میں بدل چکی تھی۔ حضور انور تقریباً ڈیڑھ بجے شب اندر لگانہ حصہ ایسٹ پورٹ دہلی کے ٹرینیں نمبر ۱ پر آئے اور سیدھے ۱-۱۵۷ لاڈنچ میں تشریف لے گئے۔ ۱-۱۵۷ لاڈنچ سے ۱-۲۰۷ لاڈنچ میں اٹھے اور بورڈنگ وغیرہ کی ترسی کارروائی کے بعد حضور انور بریش ایڈیشنل کے فلائٹ نمبر ۳۷۶ BA میں فرست کلاس میں سیدھے نمبر ۲۷ پر جا گئیں ہوئے۔ اس پرواز کا وقت صبح ۲ بجکر ۳۰ منٹ تھا لیکن کسی وجہ سے ایک گھنٹہ تاخیر سے یعنی مقامی وقت کے مطابق ۳ بجکر ۳۰ منٹ پر روانہ ہوئی۔ تقریباً ۵ گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد مقامی وقت کے مطابق ۷ بجکر ۵۰ منٹ پر برطانیہ کے گیٹ وک (GATWICK) پر جا زاترا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مع میران قافلہ گیٹ دک ایسٹ پورٹ سے ۸ بجکر ۳۸ منٹ پر روانہ ہو کر ساٹر ہے نوبجے لندن مشن ہاؤس میں پہنچ گئے المدد شام الحمد للہ۔

ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو آئندہ بھی مسیح پاک علیہ السلام کے مولوی مسکن اور احمدیت کے مستقل سرکز قادریان میں پھر لائے گا اور شٹی و شلات و برج اور رُواڑوں کی معادوں کے الہی وعدے پھر پورے ہوں گے اور ہوتے رہیں گے۔ انشاء اللہ۔

میں جو نصیحت کر رہا ہوں اس کو سمجھیگی سے قبول کریں جس کو قادریان میں کسی قسم کی صفت قائم کرنے یا قادریان سے تجارت کرنے کی توفیق ہو اس کو اسی میں ضرور کوشش کرنی چاہیئے۔ ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ازادی، جنوری ۱۹۹۲ء

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی خلوت کی دعاویں اور خداقوالی سے خاص توت کے لئے ۱۳ ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ بمعطاب ۱۳ ستمبر ۱۹۸۲ء کو یہ حجہ جس کا نام آپ نے "بیت الدعا" تجویز فرمایا، تیار کروایا اور خدا سے یہ دعا کی کہ اس مسجد البیت اور بیت الدعا کو من اور سلامتی اور اعلاء پر بندریہ دلائل نیتہ اور براہین ساطعہ کے فتح کا گھر بنادے۔

(ذکر حبیب، مرتبہ حضرت مفتی محمد صادق ف)

بیت الدعا کے ساتھ والا مشتملی میلان بھی بہت تاریخی اور مقدوس ہے اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی عمر کا آخری زمانہ گزارا اور حضرت امام جان پر بعد میں یہیں رہیں۔ یہاں بہت سے الہامات ہوئے بلکہ حضرت امام جان پر تو اسے بیت الفکر میں شامل کیا کرتی ہیں اور فرماتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اسے بیت الفکر کا حصہ شمار فرماتے تھے۔

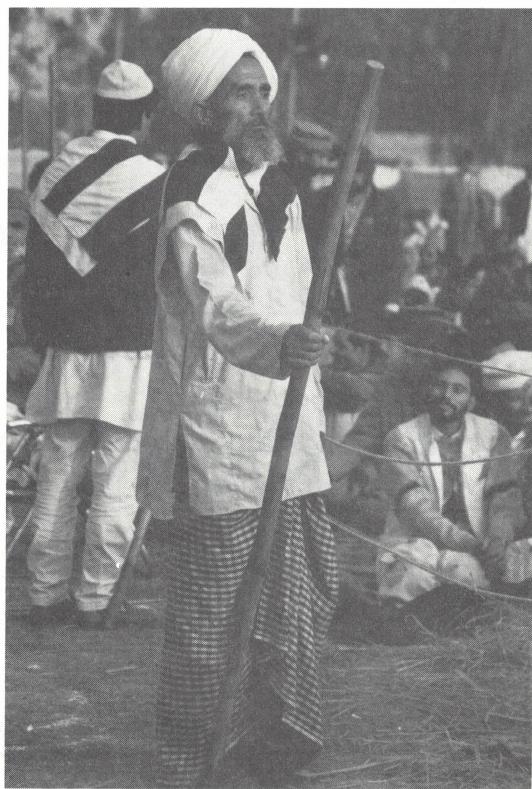
(مکتبہ بنام حضرت بھائی عبدالرحمن فادیانی اور حضرت مفتی الشیرازی صاحب ائمۃ)

اسی دیالان میں سے ہوتے ہوئے بیت الفکر کے سامنے سے گزر کر حضور ایدہ اللہ مسجد مبارک میں تشریف لائے اور صفوں کے یونچ سے ہوتے ہوئے عین محراب کے سامنے سے محراب میں تشریف لے آئے تاکہ کیوں کئی اور نماز ظہر و عصر مجع ہوئیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور ایدہ اللہ اپنی قیامگاہ میں تشریف لے گئے۔

## ۱۴۶۱۵ رجنوری - دہلی

نماز خجرا کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ میں تشریف لے گئے۔ صبح ۱۰ بجے دفتر میں تشریف لائے اور آج کے پروگراموں کا جائزہ لیا۔ پروگرام کے مطابق حضور انور مشن ہاؤس کے صحن میں تشریف لائے جہاں حیدر آباد (آنڈھرا پردیش) کے احمدی احباب موجود تھے جن کی تعداد چالیس سے اوپر تھی۔ یہ لوگ جلسہ سالانہ قادریان میں اس وجہ سے حاضر تھے ہو سکے تھے کہ ان کے عزیز مختار میں معین الدین صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد ان ایام میں وفات پا گئی تھے اور اب یہ دوست اپنے آماں کے دیوار اور ان سے ملاقات کے لئے دہلی حاضر ہوئے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے آدھ گھنٹے سے زیادہ وقت ان سے ملاقات کی اور اکثر تفصیل گفتگو فرمائی۔ اسی دو رات ان میں سے بہت سارے دوستوں نے اپنے آقا کے ساتھ اس ملاقات کے نقوش مستقل یادوں میں ڈھانا لئے کہ لئے تصاویر بھی اتراؤئیں۔ ان سے ملنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ دفتر میں تشریف لائے اور تمیں فیلمز اور سات افراد کو انفرادی ملاقات کا شرف بخشنا۔ بعد ازاں مکرم ایڈیشنل وکیل المبشر صاحب اور مکرم پرائی ٹری ٹری صاحب نے دفتری امور کی بابت اکٹھی ملاقات کی اور حضور انور سے ہدایات حاصل کیں۔

سکھ کے دو اسران راہ مولیٰ نکرم پر دنیس ناصر احمد رشی صاحب اور مکرم رفیع احمد قریشی صاحب جو سکھ چیل میں احمدی ہوئے کی وجہ سے مغض ناحق اور ظلم کی راہ سے مخصوص کئے گئے اور اہمیتی بُنیتی کی بناد پر انہیں سزا میں موت سنائی گئی تھی۔ ان کی رہائی کے متعلق سندھ ہائی کورٹ نے کل مورخ ۱۳ جنوری ۱۹۹۲ء کو احکام جاری کئے تھے وہ رہا ہو کر کراچی پینچ چکے تھے اُن سے حضور انور نے فون پر نماز ظہر و عصر سے قبل براہ راست بات کی جحضور ایدہ اللہ ان کی اسی ری کے اختام پر بھی سرو تھے۔ اسی خوشی کے ظاہری اظہار کے



قاریانے کے بڑھوئے، مردوں، عورتوں، پچھوئے نے تو اپنے  
طاقت کو آخر کھڑے مددوں کو پھولیا۔ خطبہ جماعت فرمودہ، اجنبوری ۱۹۹۲ء

## درویشانِ قادریاں

دھونی رہائے بلٹھے ہیں درویشِ قادریاں  
ان ظلمتوں میں دولتِ ایماں لئے ہوئے  
ان تنگیوں میں شورشِ طوفان سے بے خطر  
ان تنگیوں میں وسعتِ امال لئے ہوئے  
بلٹھے رہیں گے کوچہ جانال میں اے جنوں  
سودا رے عشق۔ چاک گریباں لئے ہوئے  
ہم ہیں اسیرِ پنجہ آفاتِ عارضی  
اک عمرِ لازوال کا ساماں لئے ہوئے  
ہم جانتے ہیں موجِ تلاطم سے کھیننا  
سینے میں ایک شوق کا طوفان لئے ہوئے  
اے ہم سفرِ بلندی مقصد پہ رکھ نظر  
اک دائمی حرارتِ ایماں لئے ہوئے  
آسال ہیں ہم پہ راہِ محبت کی سختیاں  
تقریبِ دیدِ یار کا ساماں لئے ہوئے  
یارب وہ دنِ نصیب ہو۔ ایں بصدق نیاز  
پھرے ہوؤں کو یوسفِ درال لئے ہوئے

## عظمیم الشان قربانی

درویشوں نے اور بعد میں آکر لبسنے والوں نے اتنی بڑی قربانی  
دی ہے کہ ہاں پہنچ کر اندازہ ہوتا ہے، دور بلٹھے اس کی باتیں  
سن کر آپ کو تصویر ہیں ہو سکتا کہ لکھنے محدود علاقے میں رہ کر  
انہوں نے ساری زندگیاں ایک قسم کی قیدیں کافی ہیں اور اپنے  
دنیاوی مفادات کو ایک طرف پھینک دیا، قربان کر دیا اور مقامات  
مقدرسہ کی حفاظت اور ان کی نگہبانی کے لئے اپنی اپنے  
پچھوں، اپنی بیگمات کی زندگیاں قربان کیں۔ بہت ہی  
بڑی عظیم الشان قربانی ہے، ساری دنیا کی جماعتیں پر یہ  
فرض عائد ہوتا ہے کہ ان کے حالات کو بہتر بنانے کیلئے  
بھرپور کوشش کریں — خطبہ جماعت فرمودہ، اجنبوری ۱۹۹۲ء

محترم مولوی عبدالقدار صاحب انش دہلوی درویش

# آشقتہ بیانی

جولائی ۱۹۹۰ء کو ناصر باغ گروں گراو جرمی میں حضرت خلیفۃ المسیح الارابع ایہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی تو حضور نے میری نوجوانی کی لکھی ہوئی ایک نظم بیاد دلائی جو میں نے غالباً ۱۹۷۰ء کے لگ بھگ مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھی تھی اور اُس کا یہ مطلع مجھے سنایا جو حضور کو یاد تھا۔  
 مرے محبوب! نذرِ نوجوانی لے کے آیا ہوں جوانی چیز کیا ہے، زندگانی لے کے آیا ہوں  
 یہ نظمِ صرفت میرے حافظت سے اتر چکی بلکہ ریکارڈ میں بھی نہیں تھی مگر حضور کے یادِ دلانے پر اپنی یادِ داشت کو طیولاً پکھ پرانے شعر بادا گئے، کچھ بنجے شر ہو گئے۔ اس طرح ماضی اور حال کی یادوں پر مشتمل یہ نظم ہدیۃ تاریخی ہے۔



مرے محبوب! نذرِ نوجوانی لے کے آیا ہوں  
 جوانی چیز کیا ہے زندگانی لے کے آیا ہوں  
 جن آنکھوں میں فروزان تھی ترے جلوں کی تابانی  
 اب ان آنکھوں میں اشکوں کی روافی لے کے آیا ہوں  
 تصورِ صورتیں کھینچے، تخیلِ سورتیں لکھے  
 نیا افسانہِ عشق نہانی لے کے آیا ہوں  
 میں شاعر ہوں مجھے بخشنا گیا ہے غمِ زمانے کا  
 سخن میں دل کی آشقتہ بیانی لے کے آیا ہوں  
 بٹھا کر سامنے صاحبِ امری رُودا و غمِ سخن لو  
 حسابِ دوستاں اپنی زبانی لے کے آیا ہوں  
 چھڑتے گا ذکرِ دل، پچھلے گی شمع، راتِ گزرے گی  
 جو دلیوانے پہ گزری وہ کہانی لے کے آیا ہوں  
 سنا تھا آگ اور پانی کبھی یک جا نہیں ہوتے  
 مگر میں دل میں آگ، آنکھوں میں پانی لے کے آیا ہوں  
 لبوں پر جبر کی مہریں، قلم بھیگا ہوا خون میں  
 یہی شہرِ سماں کی نشانی لے کے آیا ہوں  
 مرے الفاظ کا جاؤ و تمّر چلتا ہے دنیا پر  
 کہ میں لفظوں میں رنگِ آسمانی لے کے آیا ہوں

قرآنی

# اس واقعے نے میرے وجود کی کوہلا کر رکھ دیا

## میری وقت اور مادی گرد و پیش کا ہر احساس کھو چکا تھا

### زیارت قادریان کے چند احمد ط نقوش

مکرم طاکٹر عبدالہادی اطلاعوں کی سروج

اطلی کے رہنے والے اور جمنی میں مقیم مکرم طاکٹر محمد عبدالہادی اطلاعوں کی سروج ان سعید روحون میں سے ہیں جنہوں نے جماعت احمدیہ کے جریں مشن کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ انہوں نے بعد ازاں عمر اور حج کافر یعنی بھی ادا کیا۔ انہوں نے جمن زبان میں "میرا حجج بیت اللہ" کے نام سے ایک کتاب لکھی جس میں سفر حجج کی تفاصیل کے علاوہ اپنی زندگی کے بعض حالات مختصر طور پر لکھے ہیں۔ اس میں انہوں نے ربوہ اور قادریان کی زیارت کا ذکر بھی اپنی زندگی کے ناتاب فراموش الباب کی حیثیت سے کیا ہے۔ ذیل میں ہم اسی کتاب کا ایک باب نقل کرتے ہیں جس میں انہوں نے اپنے دورہ قادریان اور اس کے دروازہ پیش آئے والے روحانی لذات سے بھر پور ایک حیران کرنے والے کامیب مکرم مولانا افضل اللہ صاحب اوری سابق بلخ جمنی نے کیا ہے

(ادارہ ۵)

غیر معمولی حالات میں قادریان پہنچا۔ اس میں ان مختلف قسم کی ہنگامی تبدیلیوں کا ذکر بھی ہو گا جنہوں نے میرے قادری کی باریکیوں کے ساتھ ترتیب دیئے ہوئے سفری پر و گرام کو ایک اپھی خاصی جان جو کھلوں بھری ہم میں تبدیل کر دیا تھا۔ حیرت انگریزیاں کر اچی، لاہور کی پرواز کے ساتھ ہمی شروع ہو گئیں اسکے پرواز کے ہوالی راستے کی تبدیلی ایک مجبوری کے باعث ایسے طور پر عمل نہ آئی کہ بظاہر ایک مشکل نظر آئے والی صورت حال دوبارہ آسان ہو گئی پہلے حیران کن واقعہ مجھے پاک و ہند سرحد پر پیش آیا اور اصل دہان سے مجھے بذریعہ کار آگے لے جایا جانا تھا۔ یہ انتظام کسی غلط فوجی کے باعث عمل میں نہ آسکا۔ یہ کمال الدش میں نے کس طرح ٹیکسی کا سفر اختیار کیا اور ٹیکسی بھی ایسی جس کے تمام تراہی و وجود کی بقا چند تاروں کی مرہون حست تھی اور اس کے بعد مین بارٹائر کے پنکھوں اور دیگر پیش آئے والی صعبوتوں کی داستان، ان سب کے متعلق بہت کچھ بیان کیا جا سکے گا۔ اور غالباً ان کی توجیہ بھی تلاش کی جا سکے گی بعض اوقات "کیا" اور "کیسے" کا علم لازمی طور پر کیوں، کے علم کی جستجو پیدا کرتا ہے کم از کم میرے جیسے شخص کے لئے کہ جا پہنچنے "عبدالہادی" کی عملی تعیین کا مشاہدہ اپنی زندگی میں کئی بار کر چکا ہے۔ اس وقت ممکن ہے کہ وہ قاری جو جان جو کھلوں بھری داستان سفر کا دلادہ ہو چکا ہواں واقعہ میں بھی اپنی دلچسپی کا سامان پا سکے گا جو امر تسری کے قریب پہنچ کر اس وقت پیش آیا جب میری "خدکار" چوپہی کاٹڑی کے دوسرا پہنچ کے موقع پر ملنے والے ایک سکھ لڑکے نے میری اطلاعی ADDS گھڑی کے عوض اپنی کلائی والی گھڑی اتار کر مجھے دے دی تھی۔

اس ٹیکسی کو بالآخر بوج اس کے کرو بالکل ناکارہ ہو چکی تھی طیار چھوڑنے اور پھر رات کی تاریکی میں تاروں پھر سے آسان کے نیچے بس کا سفر کرنے کے بعد ایک شرایب سے بدستہ ہندو کچوڑاں کے تانگے میں بیٹھ کر میں کسی نہ کٹی طرف

### قادریان

یہ کوئی داستان سفر نہیں۔ میں ممکن ہے کہ میں کسی روز ماہنی تربیت کے بیتے ہوئے منوں کے واقعات جو سال نو کے گرد و پیش پر و نما ہوئے مناسب بعدِ زمان کی رعایت اور ایک موڑخ کی کیسوں کے ساتھ کھپ پاؤں۔ اس وقت مجھے یقین ہے کہ میرے قلم کی کم مائیگی کے باوجود میری " قادریان " " ربوہ " مکہ اور مدینہ کے سفر کی داستان میں قائمین کے لئے کسی قدر دلچسپی کا باعث ہو گی۔ آج میں اس قسم کے تاریخی نظم و ضبط کے ساتھ ترتیب اور پورے توازن کے ساتھ تیار کردہ ایک سلسلہ وارد داستان سفر نہیں لکھ سکوں گا تو قیک جذبات کا طوفان تھوڑا سا تھم نہ جائے۔

بایں ہم مجھے ضرورت محسوس ہوئی ہے کہ چند ایک ایسی تفصیلات کو فوری طور پر ضبط تحریر میں لے آؤں جو میری اپنی ذات سے گہر اعلان رکھنے والے واقعات کے لپی منظر میں مجھے خاص اہمیت کی حامل نظر آئی ہیں۔ قادریان میں میسر آنے والے دلمحات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

قادریان! جس نے جھی سلسلہ احمدیہ کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتا ہے کہ یہ نام کتنی اہمیت کا حامل ہے۔ تاہم بیرونی دنیا کے لئے قادریان ایک مختصر ساینسی ہے۔ جس میں تعداد کے لحاظ سے اسی طرح کی ایک مختصر سی جماعت ہے۔ یوں سمجھیے کہ درویشان کا چھوٹا سا جزیرہ ہے جو میل میل پھیلے ہوئے ایک ایسے محل سے لگھا ہوا اور دبایا ہے جو الگ جو آج بے شک بے ضرر ہو چکا ہے۔ مگر ابھی تھوڑا عرصہ پہنچے نفتر، عدالت اور ارشاد کا ایک بھی ناک منظر پیش کر رہا تھا۔

میری آئندہ لکھی جانے والی داستان سفر میں یہ بتایا جائے گا کہ میں فریکھٹ سے کر اچی تک اپنے بظاہر پر سکون ہوانی سفر کے بعد کس طرح انہیں

چند منٹ ہی گزر سے ہوں گے کہ یہ دم میں نے ایک قوی اللہ اور پیغمبر و رسول حنی ارتعاش اپنے اندر محسوس کیا۔ ایسا کہ اس سے پہلے کبھی میرے تجربے میں نہ آیا تھا۔ میری انکھوں سے اس وقت چھپ جنم آنسو بہنے لگے، ایسے کہ تھے میں نہ آتے تھے میں اس وقت مجھے اپنی انکھوں کے نہ پیوٹوں اور اپنے ہاتھیوں کی انکھوں میں سے قرکی اور والی طب کے اوپر تھا کہ مانند ایک گول سانشان نظر آیا جیسے وہ جگہ کیلئے ہو گئی ہو۔ آپ اسے خواب کہہ لیں یا کشفی نظر اور میرے لئے یہ بالکل اسی طرح ایک حقیقت تھی جیسے یہ کاغذ کا در جس کے اوپر میرے اقلم جب شکر رہا ہے پھر یون نظر آیا جیسے تھا کہ برابر وہ گلی جگہ اندر ہنس رہی ہو اور اس کے ساتھ ہی اندر سے پانی نکلا نظر آیا۔ پہلے کچھ گدلا ساپاں اور چند لمحوں بعد صاف و شفاف، شیریں اور ٹھنڈا پانی یوں معلوم ہوتا تھا جیسے پشمہ غنی میں سے نکلنے والے پانی کی یہ دھار انسان دل کی دھڑکن کے ساتھ پھٹک پھٹک کر باہر آ رہی ہو۔

میں نے اس لمح کیا محسوس کیا اس کا بیان کرنا میری قوت توست بیان سے باہر ہے۔ میرے تمام وجود ہستی میں ایک بیجان، ایک ارتعاش اور ایک سرور کی کیفیت پیدا ہوئی اور ادھر میرے آنسوؤں کی لاطی تھی کہ تھے میں نہ آتی تھی۔ اس وقت مجھے ایک تینی علم کے ساتھ محسوس ہوا کہ اس مقام پر ایک بے پناہ توست، ایک عظیم تو انہی کے سرچشمہ کی نہ ختم ہونے والی دھاریں پھوٹ کر نکل رہی ہیں ایک ایسی تو انی بھس میں کوئی ہلاکت آفرینی یا شد و نہیں بلکہ محبت اور شفقت کی ایک ایسی حیات آفرین طاقت جو ایک ماں کے سینے سے نکل کر آ رہی ہو۔ ماں وہی محبت شفقت جو خالی حقیقت نے خود اپنے بندوں کے دلوں میں دلیعت کر رکھی ہو۔

تب ساتھ ہی مجھ پر یہ حقیقت کھلی کہ اس بے پناہ قوت علیہ کا سرچشمہ کہا ہے جو احادیث سے والیہ لاکھوں انسانوں کی روحاں زندگی کی تشکیل کر رہی ہے۔ وہ جو (دین حق۔ ناقل) پر سچا یا مان رکھتے ہوئے اسے صرف ایک معماشی صورت کے طور پر نہیں بلکہ زندگی کے ایک بنیادی تھا۔ کہ طور پر تسلیم کرتے ہیں اور اسے ایک فریضہ اور تصدیحات سمجھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے قرب کی تلاش ہیں سرگردان ہیں۔ مجھ سے مت پوچھتے کہ میں نے ان واقعات کی تائیگی کی ہے کیونکہ وہ غنی چشمہ مجھے سوائے اس قبر کے اور کہیں نظر نہ آیا۔ میں تو صرف یہ جانتا ہوں کہ جب بھی میں اس کا تصور کرتا ہوں۔ آنکھیں آنسوؤں سے ڈب باتی ہیں۔ میں اپنے اندر ایک سکون، ایک قلبی راحت اور ایک سرو محسوس کرنے لگتا ہوں۔ مجھے اس سے زیادہ اور کچھ بھی معلوم نہیں اور نہ ہی میں اس سے زیادہ کچھ معلوم کرنے کی خواہ نہ کھلتا ہوں۔ اس زندگی میں بہر حال نہیں ہرگز نہیں!!

(میراج بیت اللہ ص ۸۹ تا ۹۱)

**قادیانی کی عظمت اور عزت اور جلال اور حمال کو بحال کرنے کے لئے ساری دنیا کی جماعتوں کو بہت محنت کرنی ہے اور ہندوستان کی جماعتوں کے لکھوڑے ہوئے وقار اور مقام کو دوبارہ بحال کرنے کے لئے ساری دنیا کی جماعتوں کو بہت محنت کرنی ہوگی۔** — خطبہ جمعہ موعودہ، جنوری ۱۹۹۴ء

مسجد مبارک تک پہنچ گیا۔ یہ وہ مسجد ہے جو دن کی جماعت کے لئے نیزہ دل کے ہے (رجاہن سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مکان ”دارالمسیح“ سے مطہر ہے) ۱۵ میل کے سفر کے دوران جو قریبًا آٹھ گھنٹوں میں طہرا دن گزرنے کے ساتھ میرا ماسی خبار بڑھتے ہر دن ایک ناقابل برداشت حد تک پہنچ گیا تھا۔ گویا جذبات کا ایک ایسا طوفانی بند تیار ہو چکا تھا کہ مجھے پوری توقع تھی کہ قادیانی کے رہنے والوں اور قادیانی کے سنگیزوں کے ساتھ مل کر پیدا ہونے والی چنگاریاں ایک دھماکے کے ساتھ اس بند کو پاٹ پاش کر دیں گی بلکہ میرے وہاں پہنچنے کے فوراً بعد ہی وضو وغیرہ کی حاجات سے فارغ ہو کر مجھے ”بیت الدّا“ (ایک چھوٹی مسی دعا کے لئے مخصوص کو ظفری، مسجد مبارک کے ساتھ ملنے ایک چھوٹا سا مکرہ جہاں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اکثر نفعی عبادات بجالیا کرتے تھے) میں دعا کرنے کی سعادت نصیب ہو گئی۔ اس وقت جو مجھ پر گزروی وہ بالکل ہی اور قسم کی ایک نرالی اور غیر متوقع کیفیت تھی۔ اس مختصر مکرے میں جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بالی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی گھنٹوں دنوں اور ہمیزوں اپنے قادر مظلوم اور واحد یگانہ خدا کے حضور نماز، ریاضت اور عبادت میں نگزارا کئے۔

میرا ماسی خبار بالکل ناگہانی اور پر سکون طور پر اور بغیر کسی تکلیف کے احساس کے دھلنا شروع ہو گیا۔ وہ طوفانی بند ایک لمحے کے اندر ناٹب ہو گیا اور میرے اندر پھر ایک بار سکون، آرام اور ایک ناقابل بیان لذت کی کیفیت پیدا ہوئی۔ نکوئی دھماکہ ہوا۔ نہ کوئی طوفان بیا ہوا۔ نہ کچھ ٹوٹا نہ پھٹا۔ بس ایک سکون تھا اور ایک پرسرور لذت تھی۔

میں نہیں جانتا تھا اس کمرے میں میں کتنی بڑت ٹھہر اکیونکہ کافی دیر تک نکسی نے آواز دی اور نہ کوئی اندر دا خال ہوا اور میری یہ حالت تھی کہ میں اس دورانِ وقت اپنے مادی گرد و پیش کا ہر احساس کھو چکا تھا۔ تاہم اس حقیقت کا احساس کہ جتنا وقت مجھے وہاں گزارنے کی توفیق مل وہ ساری جماعت کی طرف سے میرے لئے جو ایک دور داز ملک سے آیا تھا ایک انمول تھمہ، ایک محبت بھر اور پڑھوں عطا ہے۔ مجھے بعد میں احساس ہوا جبکہ مجھے بتایا گیا کہ یہ کوئی طریقہ ملنا اور راست کی تمام گھریلوں میں قریباً ہمیشہ ہی دو، دو بلکہ تین تین نمازوں سے پرستی ہے جو ایک بڑ نوٹنے والے تسلسل کے ساتھ دنیا دعا کرنے میں اپنی روحاں تسلی اور اپنے ایمان کی تازگی کا سامان تلاش کرتے اور حاصل کرتے ہیں۔

قادیانی میں میرے ۶۰ صریح یام کے دوران بہشتی مقبرہ میرے لئے ایک خاص قسم کی جاذبیت کا مرکز بنا رہا۔ یہ وہ مقبرہ ہے جہاں (حضرت امیر شبل)

اور آپ کے دیگر بہت سے صحابہ مدفون ہیں۔ میں نے وہاں کی کمی کھٹھے کھلار بس کرئے۔ ۲۲ دسمبر کو بعد از دو پہر میں آخری بار اس مقبرہ کی زیارت کو گلی کیونکہ مجھے علم تھا کہ اگلے روز مجھے وہاں سے رخصت ہو جانے ہے۔ وہی وہ دوسرا اعتماد رونما ہوا جس نے میرے وجود مسیتی کو ہلا کر کر کھو دیا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مزار مبارک بنا رہا۔ یہ وہ مقبرہ ہے جہاں (حضرت امیر شبل)

وہاں سے فارغ ہونے کے بعد میں نے ارادہ کیا کہ چوبڑی سر محمد ظفر اللہ خانصاب کے والد بنیر گوارا اور والدہ ماجدہ جو دنیا ابتدی نیزد ہوئے ہوئے ہیں کی قبور پر جا کر ان کے لخت جگڑ کی طرف سے انہیں ایک بار پھر سلام کا تحفہ پہنچاؤں اور ان سے رخصت حاصل کروں۔ ابھی مجھ پر چوبڑی صاحب کی والدہ کو مرد کی قبر کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے دلوں ہاتھ دعا کی غرض سے اپنی انکھوں پر رکھے ہوئے

# نئے روحانی ماحول میں نئی زندگی کا آغاز

ذیل کامضیوں مقصود احمد خان صاحب دہلوی کی غیر مطبوع طسو انحصار جیات کے ایک باب میں مأخوذه ہے

پسیسی رنگ روپے پسیسہ ہی مال ہے  
پسیسہ شہر تو آدمی چڑھنے کی مال ہے

ہر شخص زیادہ سے زیادہ پسیسہ کمیٹنے کی غاطر دوسروں کے حق مارنے میں معروف تھا۔ وباں دو ہی قماش کے لوگ آباد تھے ایک حق مانگنے والے، دوسرا سے حق مارنے والے۔ اس کے مقابل قادیانی میں مال دنیا اور اس کے نتیجے میں انسانوں کے دین و ایمان پر رہنے والے وباں کا کوئی مکر نہ تھا۔ یہاں نہ بڑے بڑے کارخانے تھے اور نہ تجارتی منڈیاں، یہاں نہ پیسے میں لکھنے والے نزدیک تھے اور نہ نالی جویں کو ترسنے والے نادار۔ یہاں سب ہی کمال ملت درویش تھے مگر تھے دل کے توہنگ۔ ہر شخص اپنی ملیب آپ اٹھائے دین پر جان قربان کرنے کے لیے آمادہ و تیار نفل آتا تھا ہر شخص کے دل میں خدمت دین کی لگن تھی اور وہ روکھی سوکھی کھا کر یادِ خدا میں مگن تھا۔ دنیوی اعتبار سے ہر شخص کے ہاتھ پلے کچھ نہ تھا لیکن ہر شخص شب بیداری اور خداوند قدوس کے حضور آہ و زاری کے روحانی اسلوب سے پوری طرح سلیع تھا اور اپنے اس اسلوب کے بل پر ساری دنیا کو اسلام کی غاطر فتح کرنے اور رُوئے زمین کے تمام انسانوں کو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں شامل کرنے کے لیے مفطر ب و بے پیمن تھا اور اس یقینی سے مالا مال تھا کہ وہ دن ضرور آئے گا جب نوع انسانی دین واحد یعنی دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آجع ہوگی اور کرہہ ارشیں کی فضائل اللہ تعالیٰ کی توحید و تقدیس اور درود و سلام کے نعموں سے گونج اٹھے گی اور چھر سدا ان نعموں سے گونجتی ہی رہے گی۔

اسلام کے ان متواuloں کے شب ورز کسی طرح بسر ہو رہے تھے؟ ان کی زندگی کے اندازو اطوار عام دنیوی لوگوں سے مختلف تھے۔ رات کو جب دنیا و الہ نیند کے مزے لے رہے ہوتے تو ابل قادیان آخربش اپنے بستروں سے اٹھ کھڑے ہوتے اور نماز

جون ۱۹۳۶ء میں جبکہ میں اپنی عمر کے ہمچیس سال پورے کر کے چھبیسویں سال میں داخل ہو چکا تھا میں اپنی الیہ اور ایک تیزی سے معدور ہوتی ہوئی پنجا کے ہمراہ مستقل سکونت کی غرف سے دہلی سے قادیان پہنچا اور وہاں کے روح پرورد خالص دینی ماحول میں ایک واقف زندگی کی مشیت سے ایک نئی یعنی درویشا نہ زندگی کا آغاز کیا۔

یوں تو میں جلسہ لازم کے موقع پر متعدد بار اور موسم گرما کے تعطیلات میں دو ایک بار پہلے بھی قادیان آچکا تھا لیکن قابیا کے دینی ماحول کی روحانی فضایا اور اس کی انقلاب انگریز تاثیرات اور عظیم الشان برکات سے مرتبت ہونے کا جو انمول موقع ۱۹۳۶ء میں لا اس سے پہلے نہ تلا تھا۔ مجھے یوں محسوس ہوا کہ میں اسی کرۂ ارض پر رہنے ہوئے ایک اور ہی دنیا میں آوارہ ہوا ہوں جہاں سکینت اور مہندر تھا۔ عبید مارہا ہے اور قلوب انسانی کو سیلاب کر کے اہمیں ایک عجیب ذرخیزی سے مala مال کر رہا ہے۔ اور اس ذرخیزی کے ذریعہ ان میں روحانیت کے ہمین درجمن کھلتے جا رہے ہیں اور ان کے خوش رنگ چھولوں کی بھینی بھینی خوشبو مشتمل جان کو معلکے دی رہی ہے۔ وہ ایک الیسی روحانی فضایا کھنچی جس کی کیفیات کو الفاظ میں بیان کرنا مجھے الیسی مسیح ماذکور کے لیے ممکن نہیں ہے۔

دہلی مال مصتوں کا یا پھر حصول مال کی لگن میں گھٹل گھٹ کر ایڑیاں رکڑنے والے فاقہ زدوں کا شہر تھا۔ کوئی پیسے بھی کھیل بیا تھا اور کوئی نھاکہ پیسے کی چاہت میں کھٹلے جا رہا تھا۔ دنیا تو بھے ہی پیسے کا کھیل۔ وہاں ہر شخص کا دین ایمان بھی پسیسہ ہی تھا۔ زبان مال سے کہے یا نہ کہے زبان حال سے ہر کوئی رہ کہہ کہہ کر پیسے کی مالا جپ رہا تھا کہ سے

مولانا کے درس سے مستفیض ہونے کی نیت سے کئی دفعہ نماز فخردار الرحمت مسجد میں ادا کی۔ مسجد کا مُسقَف حصہ ہی ہیں بلکہ مسکن بھی پرشوق نمازیوں سے کچھا کمیج بھرا ہوا تھا۔ حضرت مولانا کا درس سننے میں لوگوں کی محسوسیت کا یہ عالم ہوتا کہ انہیں محروم پیش کی کوئی خبر نہیں رہتی۔ یوں معلوم ہوتا کہ وہ کیف و سرور کے ایک اور ہی عالم میں پہنچے ہوئے ہیں۔ درس سے فارغ ہونے کے بعد حضرت مولانا کا والپر تشریف لے جانے کے لیے دروازے تک پہنچنا مشکل ہو جاتا۔ لوگ مصافی کا شرف حاصل کرنے کے لیے ایک درس سے پر گرے پڑتے اور اگر کوئے صاحب کوئی مسئلہ پوچھ لیتے تو حضرت مولانا کے قدم وہیں رُک جاتے۔ مسئلہ یوں بیان فرماتے کہ معارف کا دروازہ پھر کھل جاتا۔ لوگ اور گرد جمع ہو جاتے اور کھڑے کھڑے ہمسر دھنٹنے لگتے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد لوگ گھروں کو والیں لوٹتے تو ہر چھوٹا بڑا قرآن مجید کی تلاوت میں معروف ہو جاتا۔ گھر گھر سے تلاوت کی آڑیں آنے لگتیں اور پوری فضا نور میں وصل کر نکھر جاتی اور یوں لگتا کہ ایک نور ہے جو ہر طرف برس رہا ہے۔ اور فضا ہی کو نہیں ذرہ ذرہ کو منور کر رہا ہے۔ اور اس حقیقت کو اشکار کر رہا ہے کہ ہمارے گھر بھی خدائی نور کے دلیوں سے ملک گلگٹ کرنے والے ان گھروں میں شامل ہیں اور ان میں رہنے والے بھی ان خوش نسبت لوگوں میں شامل ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے :

اللَّهُ نُورٌ سَرِّ رُشْنٍ ہُوَ نَوْرٌ كُوْدُرُ دُورٌ تَكَبَّلَ  
بِعْلَائِيَّةَ وَلَلَّهِ بِيَنِ الْبَسَرِ گھروں میں ہیں جن کے اونچا کیے جانے کا خدا نے حکم دے دیا ہے۔ ان گھروں کی پہچان یہ ہے کہ ان میں خدا کا نام یا جاتا ہے اور ہی میں رہنے والے صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے رہتے ہیں۔ یہ احکام الہی کے مطابق زندگی بس کر لے لالا وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے، اور نماز قائم کرنے سے اور زکوہ دینے سے نہ تجارت سے اور نہ سو عایضنا غافل کرتا ہے۔ وہ اس دن سے ڈستے ہیں جس میں دل الٹ جائیں گے اور آنکھیں پلٹ جائیں گی۔ ان کے ان نیک اعمال کا نتیجہ یہ ہو گا کہ اللہ ان کو ان کے اعمال کی بہتر سے بہتر جزا دے گا اور ان کو اپنے فضل سے (مال و اولاد) میں بڑھا دے گا اور اللہ جس کو پاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے (سوہنہ النور آیات ۲۶-۳۱)

اچھے میں اپنے رب کے حضور آہ و زاری میں معروف ہو جاتے اور رورو کر نلبیہ اسلام کے لیے اس کی نصرت کے طالب ہوتے۔ فخر کے وقت مسجد افضلی کے منارہ ایسے سے اذان کی آواز بلند ہو کر قادیانی کی پوری فضائی میں گونج پیدا کر دیتی۔ اور مغلولوں کے مساجد سے بلند ہونے والی اذان کی آوازیں اس میں شامل ہو کر اس گونج کو اور زیادہ پڑکتی اور پڑا شر بنانے کا موجب بنتی۔ اور لوگ گھروں سے نکل کر تسبیح و تکبید اور استغفار کا ورد کرتے ہوئے مسجدوں کی جانب پڑتے۔ ان کے فدوں کی آبیت اور با آواز بلند کی جانے والی تسبیح و تکبید اور استغفار کی طبلی آوازوں سے یوں معموس ہوتا کہ سالا شہر ہی گھروں سے نکل کر ڈاہرا ہے۔ نچھے لویاں ناکر نہایت سُریٰ آوازوں میں مصلی علی بنی اعلیٰ صلی علی محمد پر کا ورد کرتے اور فضاؤں میں مقدس نغموں کی نہایت سیمی اور سُریٰ آوازوں بھرتے ہوئے مساجد کی طرف یوں روان و روان ہوتے ہی میں معصوم فرشتے اپنے پردوں کو مبنیش دیتے اور فضاؤں میں ارتعاش پیدا کرتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھ رہے ہوں۔

پھر قادیانی کی ہر مسجد میں نماز میں محسوسیت اور اس کے بعد ہونے والے درس کا اپنا ایک اور مخصوص رنگ اور کیف و سرور کا ایک چہلا گاند مالم ہوتا۔ یہ معلوم ہوتا ہم اس عالم میں ہونے ہوئے ایک اور ہی عالم میں پہنچے ہوئے ہیں اور دم بدم شلیل معرفت کے ایک جرعہ کے بعد دوسرے جرعہ چڑھا رہے ہیں اور نشہ پے کہ تیز سے تیز تر ہوتا ہمارا ہے۔ قادیانی کی اکثر مساجد میں اس وقت تک امام العلوہ صحابہ مسیح موعود تھے۔ نماز فخر کے بعد قرآن مجید اور احادیث بنویں کے درس علماء سلسلہ دیا کرتے تھے کاٹھر لوگ نماز فخر اپنے محلہ کی مسجد میں ادا کرتے یا انہیں بہت تھے جو مختلف علماء کے درس سے مستفیض ہونے کی غرض سے باکا باکی درس سے مغلولوں کی مساجد میں جا کر نماز ادا کرتے اور درسوں میں بیان کیے جانے والے معارف قرآنی سے لطف اندوز ہوتے۔ بعض نے تو اپنے اوپر از خود یہ فرض عامد کر کا تھا کہ کم پانچوں نمازوں مسجد مبارک میں جا کر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء میں کرتے۔ بیرونی مغلولوں میں رہنے والوں کی کوشش ہوتی کہ خاص طور پر نماز فخردار الرحمت کے مسجد میں ادا کریں کیونکہ وہاں نماد کے بعد قرآن مجید کا درس حضرت مولانا علام رسول صاحب راجیکی ثابت کرتے تھے۔ میں نے خود حضرت

اور گنگ گران مایک مبینت رکھتا تھا۔ بازار میں سودا لینے جاتے یا کسی کام کی غرض سے بازار میں سے گذر ہوتا توہت سی ذی شان، سنتیوں کی از ہود زیارت ہو جاتی۔ وہ دیکھو حضرت ملامہ سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑپل جامع احمدیہ پنچ شاگردوں کو علم کی دولت سے مالا مال کرنے کے بعد گھروالپس شریف لارے ہیں۔ دامیں طرف گلی میں سے حضرت مولوی شیر علی صاحب آتے اور بازار کی طرف مرٹتے ہوئے نظر آہے ہیں۔ کہیں مبلغ امریکہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور کہیں مغربی افریقہ کے جنگلوں کو اسلام کے نور سے منور کرنے والے حضرت مولوی عبدالرحم صاحب نیز کی زیارت ہو رہی ہے۔ الغرض راہ گیر قدم پر الیسی ذی شان سنتیوں کی زیارت سے شاد کام ہو رہے ہوتے جن کی زیارت کے شرف سے مشرف ہونا اپنی ذات میں بہت عظیم الشان سعادت پر دلالت کرتا ہے۔ لوگ بڑھ بڑھ کر سلام عرض کرنے کے ساتھ ساتھ مصافی کا شرف حاصل کر رہے ہوتے دعاویں کی درخواستیں کی جا رہی ہوتیں اور دعاویں نقد و نقد مل رہی ہوتیں۔ اور مسجدوں سے بلند ہونے والی اذانوں کی آواز کے ساتھ ہی دکانیں بند ہونی شروع ہو جاتیں۔ کیا دکاندار اور کیا خریدار سب غریب و فروخت سے دست کش ہو کر مسجدوں کی طرف بڑے وقار کے ساتھ چلے جا رہے ہوتے اور اپنے محل سے اس امر کا ثبوت فراہم کر رہے ہوتے کہ لا ریب وہ اس آخری زمانہ میں یَحَّالُ لَا تُلْهِيَنَّهُ تِجَارَةٌ وَ لَا يَبْيَعُ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ كے مصلاق ہیں۔

عمر کے بعد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی اپنی نجیب مجلسیں اپنے گھروں اور قیام گاہوں پر گگ جاتی تھیں۔ احباب اپنے بھی معاملات میں مشورے کے لیے بکثرت حضرت میرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ کے مشوروں اور ارشادات سے مستفیض ہو کر یون شاداں و فرطاء و اپنی لوٹتے جیسے انہیں سکینت و طمأنیت کی دولت میسر آگئی ہو۔ حضرت مولانا علام رسول صاحب راجیکی اور حضرت حافظ مختار احمد صاحب ناہجہا پوچ کی مجلسیں تو دربار عالم کا درجہ رکھتی تھیں۔ جس کا جی چاہتا جا شائل ہوتا اور وابیں بیان ہونے والے ایمان اور فوز واقعات اور حقائق و معارف سے مالا مال ہو کر والپس لوٹتا۔ جو شخص بھی حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی خدمت میں اپنی حاجت بیان کر کے

ناشتر وغیرہ سے فارغ ہو کر پتھے حصول علم کی لگن دلے میں لیے تعلیمی اداروں اور درس گاہوں کا رخ کرتے۔ دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے کارکن دفتروں میں جا حاضر ہوتے بازاروں میں دکانیں کھل جاتیں اور فروریات زندگی کی فرمادخالت کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔ لیکن تمدنی اور معاشرتی زندگی کی پروردگاری اللہ کے ذکر، نمازوں کے قیام اور النفاق فی سبیل اللہ علیہ السلام اور بنیاد کی فائض کی ادائیگی میں نہ صرف پہ کمار جنہیں ہوتیں بلکہ ان کی کما حقہ ادائیگی کے مضم میں ہمیز کام دیتیں۔ تعلیمی ادارے ہوتے یا دفاتر اور اسی طرح دکانیں ہوتیں اور ان میں حسیدہ و فروخت کا سلسلہ، ہر جگہ دینی مسائل اور دین کے غلبہ کے پروگراموں کے متعلق، سی یا تینی ہو رہی ہوتیں۔ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دکانوں جن میں سے ہر دکان اپنی ذات میں ایک ادارے کے حیثیت رکھتی تھی، وہ خود بھی سودا فروخت کرتے دفت دین کی باتیں کر رہے ہوتے اور جو صحابہ اور بزرگ ہستیان سودا لینے ان دکانوں پر شریف لاتیں وہ سب ساتھ کیسا تھے دین کے تذکروں میں ہی مصروف ہوتے۔ ایک دوسرے سے دعاویں درجہ کی جا رہی ہوتی اور ایک دوسرے کے لیے دعاویں کی جا رہی ہوتیں کون بھول سکتا ہے حضرت میان غلام رسول صاحب افغان شیخ فروش کو جن کے ہاں سے مالی دودھ ہی نہ ملتا تھا بلکہ ان کی زیارت ہی روح کی بالیگ کا سامان کر رہی ہوتی تھی۔ اسی طرح حضرت مزاجناب بیگ خیاط کو کپڑوں کے لیے ناپ دیتے وقت ایسے ایمان اور وفا قعات اور باتیں سننے میں ایتیں کہ جن سے روح وجد میں آ جاتی۔ میان عبداللہ جامگروج میں اکر نطف و عنایات کا دریا ہمانے پر کاتے تو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت غلبۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تبرکات یعنی سر اور ریش مبارک کے بال اور تراثے ہوئے ناخن وغیرہ کی زیارت کروانے جو ان کے بزرگوں کے زمانہ سے علیحدہ مایمودہ محفوظ چلے آ رہے تھے۔ دو افغان حضرت مکیم نظام جان سے ملیعنوں کو دوار اور دعا دنوں میں اور دلوں کا انتراج ان کے لیے محنت یا بیکاری کا ذریعہ بتا۔ حضرت میان جان محمد صاحب چنچی رسال مکتوب ایسے کو خط ہیا نہ دیتے بلکہ اپنے مبتسم چہرے کے ساتھ دعا میں بھی دے رہے ہوتے۔ الغرض کھل کس دکان اور صاحب دکان کا ذکر کیا جائے۔ وہاں توہر کوئی لعلی بے بہا

ہوئے۔ ہر سمت سے آنے والے پُرشوں احباب کا ایک تاتا سا بندھ جاتا اور یہ سب احباب شہر کے اندر احمدیہ بازار میں پہنچ کر دربا کے ایک تیز دھارے کی شکل اختیار کر لیتے۔ ان کے تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے اکسیری منزل یعنی مسجد مبارک کی طرف بڑھتے اور بڑھتے چلے جانے کا منظر اتنا روح پرور اور دلکش ہوتا کہ جسے دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح محمدی کے غلاموں میں کیسا ولولہ شوق پیدا کیا ہے کہ وہ روحانی ماڈیہ سے مستعین ہونے کے لیے ہر سمت سے پھنسنے پلے آ رہے ہیں مسجد اور اس کی چھت پُرشوں نمازوں سے اس طرح بھر جاتے کہ اُن دھرنے کو جگہ نہ رہتا۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مغرب کی نماز پڑھانے کے بعد ایک شنیش پر تشریف فراہم ہوتے۔ بعین جلیل القدر صحابہ اور دو ایک جیت علام حضور کے دامیں بائیں چوکیوں کے پیٹھنے کے شرف سے مشرف ہوتے۔ انہیں حضرت مولانا سید سردار شاہ صاحبؒ خاص طور پر نہایاں ہوتے۔ باقی سب احباب سرایا شوق بننے سامنے مودب پیٹھ جاتے اسی انتظار میں ہوتے کہ حضور کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ پہلے حضور وقت کے مناسب حال حسب فرورت کسی ایم مسٹلہ پر روشنی ڈال کر اجنبی کو بیش قیمت نصارخ سے سرفراز فرماتے اور پھر احباب کو سوالے پوچھنے کی اجازت دیتے۔ احباب باری باری کبھی دینی مسئلے یا کسی آیت قرآنی کے معارف یا کسی حدیث نبوی کے مفہوم کے متعلق پیدا ہونے والے اشکال کے بارے میں سوال کرتے۔ حضور ہر سوال کا لیے ایمان ازو ز پیرائے اور روح پرور انداز میں جواب دیتے کہ لوگ فرط مررت سے جھم اٹھتے۔ اس طرح گھسنے ڈیڑھ گھنٹے تک حقائق و معارف کا دریا بہسہ بہہ کر دلوں کی زمین کو سیلاب کرتا اور روہانی زرخیزی سے مالا مال کرنے کا موجب بتا پلا جاتا۔ یہ پر کیف مجلس نماز عشار تک جا رکھتے ہیں۔ احباب حضور کی اقتداء میں نماز عشار ادا کرنے کے بعد اس حال میں گھروں کو واپس لوٹتے ان کے دل حمد اور شکرے لبریز ہوتے اور کیف و سرور کے نیز اپنے ان پر اہتزاز کی ایک عجیب کیفیت طاری ہوتی۔ لوگ گھروں میں بیخ تحریک کرتے ہوئے سوچاتے۔ اکثر لوگ شنید اور شب بیداری کی حالت میں روپیا اور کشوفت کی نعمت غیر مترقبہ سے سرفراز ہوتے اور پچھلے پہراٹ کر نماز تہجد میں پھر اللہ تعالیٰ کے حضور مسجد ریز ہو جاتے

دعا کے لیے درخواست کرتا آپ اسی وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے جملہ حافظین بھی دعا میں شرکیت ہو جاتے۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضرت مولانا راجیک صاحبؒ نظر آنے والے کشفی نظارے کی روشنی میں اسی وقت درخواست گذار کو مطلع فرمادیتے کہ کام ہو جائے گا یا منشاء اپنی کے مطابق کس مد تک کام ہوگا اور کس مد تک کی رہ جائے گی اور وہ کمی اگر پوری ہوئی مقدار ہے تو کب پوری ہوگی۔ اگر ایسے چشم دیہ واقعات لوگوں سے مل کر جمع کیے جائیں تو ایک ضمیم کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔ حضرت محمد صادق صاحبؒ، حضرت مولوی عبدالعزیم صاحب نیز اور حضرت پرمندوہ صاحبؒ کی خدمت میں بھی لوگ یکثرت حاضر ہوتے۔ بالعمد دعا کی درخواست کرتے۔ یہ سب بزرگ دعاوں اور نہایت بیش قیمت نفاسے سے نوازتے۔ اس طرح لوگوں کو روح کی سیڑی اور سیراں کا سامان میتھا۔ اُدھر علی الفتح اور سے پہر کے بعد لوگ سیدنا حضرت اقدس سریح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ الرسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز دیگر وفات بافتہ بزرگوں کی قبروں پر اس کثرت سے جا باکر دعا میں کرتے کہ مقبرہ بہتی کی طرف جانے اور دہاں سے والپس آنے والوں کا تاتا بندھ جاتا اور لوگ مقدمہ سہیتوں کے مزاروں پر اس قدر خشوع و خضوع سے دیا میں کرتے کہ ہر دیکھنے والے پر بلوگی کا عالم طاری ہو کے بغیرہ رہتا اور وہ بھی درد و سوز سے دماییں کرنے میں معروف ہو جاتا۔ مول اس یقین سے پُر ہو جاتا کہ یہ دعا میں جناب الہمیں مقبول ہٹھریتا گا اور ہماری ہی نہیں دنیا کی تقدیر بدلنے کا ذریعہ ثابت ہوں گا۔

باجماعت نمازوں، قرآن مجید اور احادیث نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پرمعرف درسون، قرآن مجید کی بکثرت تلاوت تین و تجید نیز دین اور اس کے علمیہ کے ایمان افراد میں کروں نیز خشوع و خضوع کے ساتھ کی جانے والی دعاوں کے زیر اشراف سے لے کر شام تک جو روہانی فضما پروری چڑھ کر لوگوں کو سرشار کر رہی ہوتی وہ نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک کی چھت پر منعقد ہونے والی سیدنا حضرت مصلح موعود رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس عزاداری میں اپنے نقطہ عرض کو پہنچ جاتی۔ اکثر احباب کی کوشش یہ ہوتی کہ نماز مغرب مسجد مبارک میں ادا کریں۔ چنانچہ مغرب کی اذان ہونے ہی قادیان کے امروں حصہ شہر کے لوگ ہی نہیں بلکہ بول ملکہ جات کے لوگ بھی مسجد مبارک کی طرف روان

# ۱۹۹۲ء کی احمدی جماعتی تقریبی

# نیشنل مجلس عاملہ عت بھا احمدیہ جمنی

۵ رجنوری	پہلا یوم تبلیغ
۲۴، ۲۵	ریجیل داعین الی اللہ کمپس I
۱۵، ۱۶	ریفیش کوکس ہم برگ بیجن
۲۳	یوم مصلح موعود
یکم / مارچ	یوم وقت نو
۲۲	یوم سعیح موعود
۲۹	جلہ سیرۃ النبی
۵ اپریل	دوسرا یوم تبلیغ
(اندازہ) ۵ اپریل	عید الفطر
یکم تا ۳ مئی	مدرس شوریٰ جمنی
۹ مئی	یسوع سعیح کانفرنس
(مسع صلیب پر فوت ہیں ہوئے)	
۱۵، ۱۶	جرمن میناگ KÖLN
۲۲، ۲۳	ریجیل داعین الی اللہ کمپس II
۲۲	یوم خلافت
۲۹	اجماع خدام الحمدیہ جمنی
(اندازہ) ۱۶ جون	عید الاضحیٰ
۲۰	ریفیش کوکس فریکفرٹ بیجن
۱۱	تیسرا یوم تبلیغ
۱۳	جلہ سالانہ لندن
اور ۲ اگست	
۲۲	ریجیل داعین الی اللہ کمپس III
۲۸	اجماع انصار اللہ
۱۱ تا ۱۳ ستمبر	جلہ سالانہ جمنی
۲۲	یوم پیشوایان مذاہب
۱۸	چوتھا یوم تبلیغ
۲۵، ۲۶	ریفیش کوکس کولون بیجن
۱۲	ریفیش کوکس میونخ سٹکارٹ بیجن
۶	ریجیل داعین الی اللہ کمپس IV
۲۲	ریجیل تربیتی کلاسز
امین	ایڈشنل جزل سکریٹری (نیشنل) جماعت احمدیہ
جمنی	جمنی

06152-2560	عبداللہ و اگس اؤذر حساب
06182-1423	مکرم عبد الشکر اسلام خان
08165-5996	مکرم فاطمہ عبد الغفار
030-4138546	مکرم عبدالباسط طارق
0221-444647	مکرم سعید احمد نیر LEIPZIG
06074-23319	مکرم بشیر احمد باجوہ
040-405560	مکرم چہرہ خاں ظہور احمد
069-681485	مکرم مسعود احمد ہلی
04535-1756	مکرم محمد جلال شس
06106-73054	مکرم عبدالرشید ہبھی
06151-592789	مکرم عبدالرحیم احمد
069-5978089	مکرم طاہر محمود
06032-86579	مکرم مشاہد احمد طاہیر
069-502930	مکرم شید محمد گوریزی
069-371890	مکرم محمد یاض سیفی
06144-32875	مکرم محمد عاقل خان
069-567262	مکرم عزماں احمد خاں
06157-85151	مکرم محمد رشید جوہری
06181-87875	مکرم چہرہ کناز احمد ناصر
06104-43379	مکرم رفیق احمد
069-517135	مکرم فلاں الدین خاں
06107-62865	مکرم سبیر احمد خالد
069-634731	مکرم فرقی اختر روزی
06074-32941	مکرم فاضی طاہر احمد
06081-41026	مکرم ڈاکٹر محمود احمد طاہر
069-314596	مکرم ہدایت اللہ جدش
امین	مکرم منصور احمد چیم
صدر مجلس انصار اللہ	مکرم عبدالغفور بھٹی
صدر مجلس خدام الاحمدیہ	مکرم مقضود المحت
امیر جماعت احمدیہ	امیر جماعت احمدیہ

## اہم گذارش

اس سے قبل بھی متعدد بار احمدیہ میکی یعزیزت یگزارش کی گئی ہے کہ ایسے احباب و خوشنین جو حضور ایہ اللہ کے ساتھ اپنی یا اپنے خاندان کی تصویر کے حوالوں کے لئے ناکسار سے رابطہ قائم کرتے ہیں وہ اس غرض سے فون نرکیا کریں بلکہ خط لکھ کر تصویر حوالی کیا کریں۔ اس بارے میں یہ ضروری ہدایت یاد کیجیں کہ اپنی شناخت کے لئے ایک تصویر ساتھ بھجوئیں یعنی اوقات دوست مشن ہاؤس میں اگر مطالیب کرتے ہیں کہ ان کے عزیزوں کی تصویر حضور کے ساتھ دفتر میں موجود ہے جو ان کو دے دی جائے۔ ایسی صورت میں تمام تصاویر اُن کو دکھانی پڑتی ہیں جو کہ درست نہیں۔ اس لئے از راہ مہر ان خط لکھ کر اپنی تصاویر میں نہیں۔ عبدالرشید بھٹی جزل سکریٹری جماعت احمدیہ جمنی

# ناصر بارغ میں تعمیراتی سرگرمیاں

## وقارعہ کی تفصیلی رپورٹ

(الحمد لله) مخصوص حالات میں کام کا دو رانیہ ۱۲ گھنٹے سے بھی تجاوز کرتا رہا ہے جو کہ رات کے ۱۱ بجے تک جاری رہتا ہے۔ وقار عل کرنے والوں کی تعداد کام کے دنوں میں ۱۰۔۱۰۔ (اوستھا) جبکہ چھٹی کے دنوں میں ۵۔۵۔ (اوستھا) کے لگ بھگ رہی ہے۔ جس دن سے یہ کام شروع ہوا ہے لوگ بلنا غیر اور بغیر کا دوڑ کے کام کر رہے ہیں۔ موسم کی خوبی یا ناشدت کام میں رکاوٹ کا باعث نہیں بن سکتی۔

متذکرہ بالا غظیم الشان وقار عل میں نوجوانوں کے علاوہ ضعیف انحرافات اور زیادتی نے بھی جس لگن، شوق، جذبے اور جوش و خروش سے کام کیا ہے اور ابھی کر رہے ہیں وہ قابل تحسین ہے۔ بعض جو من احباب بھی اس جذبے کو دیکھ کر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے اور بے اختیار کہہ اٹھتے ہیں کہ اس محنت لگن اور احتیاط سے تو جو من بھی کام نہیں کرتے۔ ایسے تمام افراد اور جانوروں کے نام بغرض دعا شامل کئے جا رہے ہیں۔ ائمۃ تعالیٰ ان سب پر بے شمار فضل فرمائے اور دوسرا دو ستون کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق حاصل کئے آئیں۔

### مثالی کام کرنسیوالے احباب اور جماعتیں

اجنبی عزیز مبارک احمد، مژا ظہیر (TRIER) شاہد شمسی، جاوید یحییٰ (LORSCH) میمسن محمد یاہین، منور احمد، عبدالرؤوف باجہہ، عبدالجید، محمد شریف کار پلٹنر مبارک احمد طاہر احمد، عبدالحسین سٹیل فکسر خالد حسین، ہمروں سینٹری فظر ملک سلطان، ایم منور ایکٹریشن میز الدین، محمد اصفت۔

NIDDA PFUNGSTADT انجیلی، شریعت احمد، عمر منصور، علی احمد، مبشر احمد  
منور احمد، عبدالستار، محمد کاشفت، نصیر خان، راشد احمد KORBACH انجاز احمد  
محمد شمس، لال دین بٹ، احسن جاوید، حاجی محمد شریف (انصار) NEUHOF  
برکات احمد (انصار) NASIR BAGH DIETZENBACH ایم شفیع باجہہ (انصار)  
BUDINGEN LORSCH محمد حسن، ناصر سلمان، نصیر احمد، محمد قاسم، زید خلیل خان، عاشق  
ایم خالد، خواجہ منان، عبد اللہ عدیل (طفل) KARLSRUHE محمد طفیل، محمد شریف،  
محمد نصیر، عبدالحی LIMESHAHN محترس، محمد اوریس، ارشد احمد، افیض احمد  
Fazl احمد، راشد احمد، منیر اے شاہد۔

دوسری جماعتیں جو تعاون پیش کر رہی ہیں وہ یہ ہیں۔

BABENHAUSEN, CRUMSTADT, DARMSTADT, DIEBURG, FRAN-KENTHAL, FRANKFURT (OFFENBACH), DIETZENBACH, CITY,

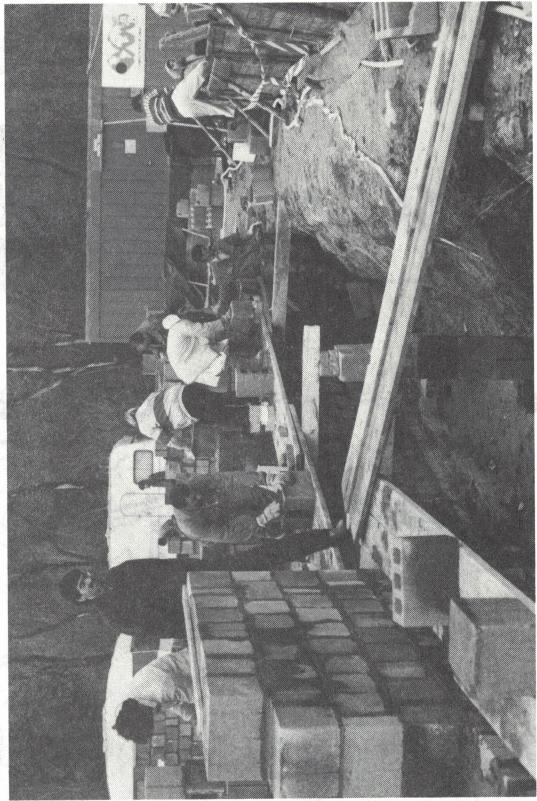
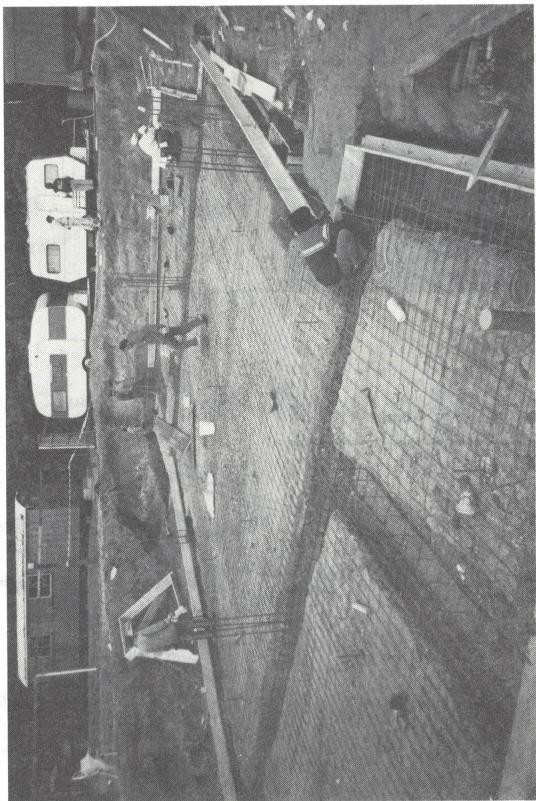
۲۰ ستمبر ۱۹۹۱ء جماعت احمدیہ جرمی کی تاریخ میں ایک یادگار دن کے طور پر شمار کیا جائے گا۔ اس دن مکرم عبد العزیز نڈوگر صاحب نے حضور اقدس کے ارشاد کی تعمیل میں ناصر بارغ میں تعمیراتی کام کو پائی تکمیل تک پہنچانے کا بڑہ اٹھایا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الائیہ ائمۃ ائمۃ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ جرمی پر بھرپور اعتماد کرتے ہوئے اس تمام کام کو بندی یعنی وقار عل مکمل کرنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ چنانچہ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمی نے تعمیراتی سرگرمیوں کے لئے درکار شدہ افرادی قوت کی فراہمی کے لئے یکجن امیر صاحب فریکفارٹ کو ذمہ دار بنایا۔ یہ تعمیراتی کا فضل ہے کہ حضور ایمۃ ائمۃ تعالیٰ کی دعاوں کے طفیل مذکورہ کام نہ صرف شروع ہو چکا ہے بلکہ بڑی تیری سے تکمیل کے مرحلے کو رہا ہے۔ جماعت احمدیہ جرمی کی جماعتوں نے بالعموم اور فریکفارٹ یہ یکجن نے بالخصوص حضور ایمۃ ائمۃ تعالیٰ کی آواز پر بیک ہے ہوئے منتظمین کی بھرپور اعتماد کی ہے اور وقار عل کے میان میں کسی کمی کا احساس نہیں ہونے دیا۔ اس وقار عل کو مزید منظم کرنے میں صدر جماعت LORSCH نے بھی موثر کردار ادا کیا ہے۔

ذکورہ بالا تاریخ سے لے کر نومبر ۱۹۹۱ء تک زیادہ تر کام زمین کے کھدائی، فرش پر بھری سیمٹ کی بچھائی، سیلول اور سینٹری نیکنگ سے متعلق تھا۔ نومبر کو شہر گروہ گیرا اور ڈارم سٹڈ کی انتظامیہ نے تبدیل شدہ انتظامیہ کی ہمت منظوری دے دی لہذا اب کام بھرپور انداز میں شروع کر دیا گیا جاتے احمدیہ جرمی کے لئے یہ امر لقیناً باعث صرفت ہو گا کہ شہری انتظامیہ گروہ گیرا اور نے ناصر بارغ میں تعمیر ہونے والی عمارت میں مسجد کی طرز پر جواب کی اجازت یعنی بندیا دی ڈھانچہ سے ہی دے دی۔ ۱۵ نومبر ۱۹۹۱ء کو بعد نماز جummah عصری ہر چھتھ جرمی نے حضور ایمۃ ائمۃ تعالیٰ کی دعاشرہ ایشٹ کو اس محاب کی بندیا میں نصب کر کے اس تعمیر کو با برکت کرنے کا شرف حاصل کیا پہلے ہفتے میں میں بلڈنگ KELLER کے مکمل ہو چکی تھی۔ دوسری بلڈنگ اب (۱۲ فریبکو) KELLER تک مکمل چکی ہے۔

ایک انتہائی محاط انداز سے کے مطابق ۲۴ ستمبر سے ۲۰ نومبر تک جماعت احمدیہ جرمی کی تقریباً ۱۰۰۰ افرادی قوت اس عظیم الشان وقار عل میں حصہ لے چکی ہے۔ اس تعداد میں اگر ایک شخص نے ایک سے زیادہ مرتبہ وقار عل کیا ہے تو حقیقی دفعہ اس شخص نے وقار عل کیا ہے۔ اتنی تعداد ایسے افرادی قوت میں شمار کیا گیا ہے۔ روزانہ ایک شخص ۷۔۴ گھنٹے کام کرتا ہے اس طرح اب تک ۷۰۰۰۔۴۰۰ تک کام ہو چکا ہے MAN HOUR

## ناصر بنگ میں قادری کی تصاویر



پکاڈلی سے مارکیٹ

خوشخبری

ہمارے ہاں سے بہترین

ریڈی میڈیا میڈیا میڈیا میڈیا

مصالحہ جات

چاول

جاپانی کھلکھل کپڑے

آٹا

دالیں

اس سے کے علاوہ

تازہ سبزیاں بھی دستیاب ہیں

ہمیشہ کی طرح اعلیٰ مال سستے دام

آپ کی تشریف آوری کا شکریہ

Remember: We set the Standard of Comparison

**Piccadilly Markt**

Konstablerwache (nahe C & A)

Porzellanhofstr. 6 · 6000 Frankfurt am Main 1

Telefon (0 69) 28 1015



# آف دی ریکارڈ

شوکت حسین شوکت

مرزا نیوں یا قادیانیوں کے متعلق کالم لکھنے کا ایک طویل حصہ سے خیال تھا کیونکہ حکومت نے اس جو ہر قابل طبقہ کو اقلیت قرار دے کر ان کو خدا کی عبادت کرنے سے بھی روک دیا ہے۔ ان کی تعیر کردہ مسجدوں میں تالے گواہی ہے، اور ان کو خدا کا نام پکارتے یا صدائی کا نام کی جائزت کر دی ہے۔ کیا کسی مسلمان کو دوسرا سے کو کافر کہتے یا قرار دینے کا حق ہے۔ اور کیا ہمارے ملک کے ان علماء نے تائید اعظم؟ اور علماء اقبال جیسی شخصیات کو کافر سمجھنے کہا تھا اور کیا قائد اعظم مسلمان نہ تھے جنہوں نے سرظفر احمد خاں جیسے کطر قادیانی کو پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بنایا اور ظفر احمد خاں کے پایہ کا کوئی قابل ترمیم و ذریعہ خارجہ پاکستان کو آج تک دوبارہ نصیب نہ ہو سکا میں انہی سوالات میں گھر براہ راست کہ لاہور ہائی کورٹ میں ایڈو وکیٹ جنzel مقبول الہی ملک کی طرف سے قادیانیوں کے صدار جشن کی تقریب کی اجازت دینے یا نہ دینے کے متعلق دلائل اخبارات میں شائع میری نظرؤں سے گزرسے۔ مقبول الہی ملک کا نام آتے ہی مجھے اس موضوع پر لکھنے کا موقع مل گیا۔ آج کا کالم اسی موضوع پر ہے اسے پڑھئے اوسا پنچاڑا اور خیالات سے مجھے بھی ضرور آگاہ کریں کہ میں نے موضوع کی مناسبت سے بچھہ لکھا ہے کہاں تک درست ہے یا غلط ہے۔ کالم کا آغاز مقبول الہی ملک کے ان دلائل کے اقتباسات سے کہا ہوں جو اخبارات میں اشاعت پر ہوئے ہیں تاہم آپ کی آزاد اس موضوع پر سیرے لئے انتہائی علم ہو گا۔ شوکت حسین شوکت، ڈیٹی یوز نامہ آفاق لاہور

کیونکہ پورے قرآن مجید میں خدا نے اپنے فرشتوں میں سب سے اہم فرشتے حضرت  
جبرائیلؑ کے ذریعہ یوں مخاطب کیا کہ "اے بنی اکہہ دو ان کو کہ جو میں جانا ہوں  
وہ تم نہیں جان سکتے یہ تمہاری بات نہیں مانیں گے" اس حوالے سے جب خدا  
کے دین کے مطابق زندگی گزارنے اور عبادت کرنے کی سی دھی راه ہے اس کو  
اختیار کرنے کے احکام ملے ہیں توہاں ساتھ ہی یہ بھی قرآن حکم کا حکم ہے کہ جو  
خدا کے بتائے ہوئے راستے اور میرے پیغمبروں کی سنت اور فاتحہ شریعت  
کی نقی کریں روز قیامت ان کے لئے نبیر درست عذاب کی بشارت دی جاتی ہے۔

## ③

اس سے ثابت ہوا کہ پیغمبر اسلام صلعم کو بھی یہ اختیار نہیں تھا کہ وہ کسی کی  
نیت کا فیصلہ کریں کیونکہ ہر ایک کی نیت اور اس کے اعمال کا تعلق خدا کی ذات  
سے ہے خدا اپنی مخلوق کی برمات اور ہر عمل سے واقع ہے اور پھر ساتھ یہ جی  
ارشاد فرمادیا گیا ہے خدا کو کسی کی عبادت کی ضرورت نہیں ہے اس نے اپنی  
حدود شناکے لئے پاک مخلوق فرشتے رکھے ہوئے ہیں البتہ خدا اچھی باتوں کو پسند کرتا  
ہے اور ظاہر ہے کہ اچھی باتیں اپنے عمل کے بغیر بے کار ہیں۔

چنان تک ائمہ ایضاً پاکستان کا تعلق ہے اس میں انسانی فلاخ و بہبود کے لئے  
بہت کچھ لکھا ہوا ہے مگر کسی اقلیت پر اس کی تعلیم اور اس کی عبادت کرنے کے  
طریقے پر پابندی کا کوئی ذکر نہیں ہے اور نہ ہی قرآن کسی بھی شخص کو زبردستی خوف  
اوہ سزا کے ذریعے اسلام قبول کرنے کی اجازت دیتا ہے پھر جو لوگ کسی فرقے  
کو محض اپنی انا اور اکثریت کے نمائندے ہوئے کے حوالے سے اقتیاد یا غیر  
اسلامی قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں تو اس میں وہ ایسا طاقت کے بل جو تے  
پور کرتے ہیں اور وہ طاقت کیا ہوتی ہے اور وہ اپنے متعلق بہتر مسلمان ہونے  
کی کیا ضمانت دیتے ہیں۔ اس مسلمہ میں ایک شخص کا کرواری طور شہادت کے  
پیش کرتا ہوں کہ اپنے آپ کو تحریک ختم نبوت کا خود ساختہ لیڈر خیال کرتا ہے  
اس کا نام مولانا منظور احمد صنیعی ہے جب تک انسان کسی کو اپنی انکھوں سے

جنگاب کے ایڈو وکیٹ جنzel جناب مقبول الہی ملک نے ایک مقدمہ میں  
عدلت عالیہ میں جو ملائی دیتے ہیں ان کی چند جملیات پیش خدمت میں  
● کوئی قادیانی اپنے بچوں کو قادیانیت کی تعلیم نہیں دے سکتا یہ جنم ہے۔  
● قادیانیوں کے حشر صد سالہ پر پابندی قانون، اسلام، شریعت، اخلاق اور  
ملکی تقداموں کے پیش نظر عائد کی گئی ہے۔  
● جب کوئی مرزا ایضاً قادیانی کی تحریروں کو دہراتا ہے تو وہ دفعہ ۴۹۲ میں کے  
جسم کا مرکب ہوتا ہے جس کی سزا موت ہے۔

اگرچہ یہ مسئلہ اس وقت عدالت عالیہ میں زیر سماعت ہے جسما مسئلہ کو  
سیاستدانوں کے اپنے مفادوں نے قانونی شکل دے دی ہے اور دولت و شہر  
کے بھروسے کے علاوہ وقت نے قادیانیت کو نہیں مسئلہ بنا دیا ہے بلکہ عدالتی قانون کے  
مطابق شاید اسی مسئلہ پر تبصرہ بھی نہیں ہو سکتا یعنی بطور ایک پاکستانی شہری اور  
شریعت کا ایک ادنیٰ سلطانیہ علم ہونے کے ناطے مجھے اپنے جذبات حقوق کی  
روشنی میں پیش کرنے کا شرعی، اخلاقی اور قانونی حق حاصل ہے۔ مجھے اپنے موقف  
کیوضاحت کی کیمی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ مگر ہمارے بعض عدالتی منصف  
انتہائی حساس خیالات کے حامل ہوتے ہیں اس لئے وہ میری اس وضاحت یا موقف  
کو اپنے مفادوں اور انماں توہین خیال کر سکتے ہیں اس لئے میں عدالت کی اہمیت کی  
عرض سے ایڈو وکیٹ جنzel کی شخصیت، علمیت اور خاندانی پس منظر کے ساتھ ساتھ  
قادیانی مسئلہ پر مقصود رشی مذلانا چاہتا ہوں۔ اس مسئلہ میں میرا موقف یہ ہے کہ خدا تعالیٰ  
نے اپنی کتاب الہی میں کسی بندے کو کسی دوسرے بندے کے متعلق کسی دوسرے  
دیا کہ وہ اسے اسلام کے دائرے میں خالی کر سکے اور نہ ہی کسی بندے کے متعلق کسی دوسرے  
بندے کے دل کی بات جاننے اور پھر خاہب کے متعلق فیصلہ کرنے کا اختیار بے خود  
مجھے کسی حدیث میں اور قرآن پاک کی کسی آیت مقدس میں ایسا کلمہ بہوت نہیں لایا ہے  
کہ اللہ تعالیٰ نے یہ اختیار اپنے سب سے عظیم بندے سے اور تمام کائنات کے انبیاء  
میں رحمت لل تعالیٰ کا لقب پانے والے حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو دیا گیا۔

بعد بعض مفاد پرست سیرے متعلق کیا کیا بکواس کریں گے مجھے کبھی مرزا یوں کی دلکش کا انتظام دیں گے۔

دیکھ نہیں لیتا اور اس کے متعلق خود مشاہدہ نہیں کر لیتا اس وقت تک اس کا علم اس کے متعلق ناقص اور نامکمل ہوتا ہے۔

(۵)

کہا جاتا ہے کہ مرزا نیز ہیں وہ ہم انہوں نے یہ کر دیا۔ ان کی خواتین بہت دلکش ہوتی ہیں۔ ایسی بے ہودہ باتیں اور بکواس انسانی معیار اخلاقی اور خود زین الہام کے اخلاقی تفاضلوں کو کہاں تک پورا کر تے میں یہ رایا یا ان ہے کہ جو بات میرے ضمیر اور ریاض کے مطابق نمطیب ہوتی ہے میں اس پر حاجت اچھا کرتا ہوں اور احتجاجاً قانون اور اخلاق کا پائند نہیں رکھتا۔ جہاں تک قادر یا نیوں کا تعلق ہے پاکستان میں ان کی دینداری، قابلیت اور اہلیت کا کوئی مقابلہ نہیں ہے، ان کی خواتین کا جہاں تک تعلق ہے ہوس پرست اور جنپی ذہن کے عیاش مولویوں نے بہت کچھ مشہور کر رکھا ہے مگر میری اپنی تحقیقات اور مشاہدہ کے مطابق مرزا فرقے سے تعلق رکھنے والی خواتین انتہائی با اخلاق، نیک کردار، ہمدرد، جذب، تعلیم یافہ، نفاست پسند اور سلیمانی شعاعِ محنت خواتین ہیں۔ وہ اب بھی بے چاری ہوئی ہوئی اور سیاسی خوفزدگی کے باوجود اپنے اپنے ماحول میں منفرد ہیں۔ ۲۰۱۳ سال پاکستانی سعائشر کے تاریخ میں کوئی ایک مثال بھی پیش نہیں کی جاسکتی کہ مرزا نیز عورت کا کبھی کسی ماحول میں پولیس نے بدکاری، بدبانتی یا کسی اور جرم میں چالان کیا ضایر لئی کے دور میں راوی پڑھی میں پیر صلاح الدین نامی ایک سابت محض طبیت کے خلاف — بے راہ روی کے مقدرات ضرور درج ہوئے تھے۔ مگر وہ بھی ایک ذاتی انتقام تھا۔ ان کی سچائی بھی مشکوک تھی کیونکہ پیر صلاح الدین کا سروکس ریکارڈ مثالی تھا۔

منظور چینوی ٹکے بارے میں جوچھ میں لکھ رہا ہوں یہ ریکارڈ پر بھی ہے اور حکومت پنجاب کا ہر شبہ مو لوگی صاحب کے سیاسی اور اخلاقی کروار سے جلد واقع بھی ہے۔ مولا نا انتہائی مفاد پرست، جھوٹا اور نہیں بلکہ میسر شخص ہے آپ آج اس کے گھر میں جاکر دیکھ لیجئے کہ جباروں کے علاوہ جو نئے مادل کی کلی اور اس کا کروڑوں روپے کا بینک میں ہے۔ پچاروں گھر تک پاکستان میں منتشر کے سکلوں اور غدوں کا نشان بن چکی ہے اس میں سفر کرنے والے کا ایک ہی تعارف ہو سکتا ہے کہ وہ یا تو منشیات کا سٹکلر ہے یا جلسازی اور طلاقٹ کے ذریعے رات امیر بن جانے والا کوئی ظالم سرمایہ دار ہے۔ یا پھر کوئی ضمیر فرش کرنے اسبلی ہے۔ مولوی منظور چینوی نے یہ سرمایہ کہاں سے حاصل کیا۔ کیا اس کا کوئی امپورٹ اسکیپورٹ کا کام تھا۔ نہیں۔ بلکہ اس نے اسلام کے نام پر دونوں جانب سے دولت کھٹکی منظور چینوی کا کروار اس تدریگہ نا اور عکروہ ہے کہ اس مختصر سے تصریح میں سب کچھ بیان نہیں کیا جاسکتا۔

(۶)

وچکپ پیات یہ ہے کہ پاکستان کے علاوہ کسی اسلامی حکومت اور اسلامی فلسفے نے مرزا یوں کو اقلیت قرار نہیں دیا۔ ایک لامذہ بہبیت سیاست دان نے صرف اور صرف اپنے مخالفت فورت کی تحریک کو دیانے کے لئے انتہائی پریتی کے ساتھ فیصلہ کیا تھا۔ افسوس کہ اس کا کردار پھر بھی باقی نہ پچھ سکا جو حکومت اپنے ہی بنائے

## بھٹو کے دور میں احمدیوں کو اقیلت قرار دینے کا فیصلہ دین کی خدمت نہیں کہلا سکتا

(۷)

پاکستان میں آج تک کسی مرزا کو رشوتوں سماں یا بد عنوانی میں گرفتار نہیں کیا گیا کیا کسی طبق کی دینداری کے لئے یہ شبوتوں کافی نہیں ہوتے۔ میرا قلم میرے ضمیر اور میرے ایمان کی قوت کے تابع ہے۔ جھوٹ اور سیاست کے ذریعہ جو بھی فیصلہ کیا جائے گا جو کسی بھی طبق اور فرقے کے خلاف ہو گا وہ منافقت اور بدنیتی پر مبنی ہوگا اور اس طرح وہ غیر اسلامی بھی ہو گا اور میں اس پر خاموش نہیں رہوں گا۔ جہاں تک جزا اسرا کا تعلق ہے یہ اختیار اور قوت اللہ تعالیٰ کی ذات پا برکت کے سوا کسی کے پاس نہیں ہے۔ مرزا یوں میں بھی بڑے بڑے جید علاوہ ہوئے ہیں۔ اگر وہ قرآنی آیات کی تشریح روح قرآن اور منشائے خداوندی کے خلاف کرتے رہے ہیں تو خدائی فیصلے کے مطابق قیامت کے روز وہ تنکی رسالت اور منکر قرآن پائیں گے اور ان کے اس جرم کی جو بھی تقدیرت نے مزرا دینا ہوگی وہ ضرور رہے گی۔ کیا اللہ تعالیٰ کسی دنیا پرست اور دلت پرست مولوی کے قتوں اور تشریح کا محتاج ہے؟ ان کے اپنے اخلاقی و کروار اور سیاسی روشن کیا ہے یہ لوگ جو آج تک اسی ملک میں شریعت نافذ کرنے میں متفق سے کام لیتے رہے ان کو اس نے یہ اختیار دیا ہے کہ یہ جس کو چاہیں کافر نہیں

ہوئے آئین پر اپنی بنیادیں استوار نہیں کر سکتی اور جو حکومت خود اللہ کے دین کی توہین کا ارتکاب کرے اور پھر اسے کوئی جسم یا گناہ خیال نہ کرے۔ اس حکومت کے پاس کسی بھی تغییر کو کافر یا اقلیت قرار دینے کا کیا اختیار ہے۔ کیا سلطراں خاں بانی پاکستان نامہ اعظم کے مقتدرین اور غالب ترین سا تھیوں میں سے نہیں تھے اور کیا سلطراں خاں کے بعد ان کے پایہ کا کوئی وزیر خارجہ اس ملک کو نصیب ہوا؟ کیا سلطراں خاں ایک ماہر مفسر دان اور قرآن کی آیات کی تشریح کھلے عام پاک جلسوں میں نہیں کرتے تھے۔ اگر مرزا یتیم کو خلاف اسلام قرار دینا تھا تو قاماً اعظم ایسا کرتے جن کو پاکستان کا بانی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اس لئے میری فخر جنبدارانہ دلیل ہے کہ یہ معاملہ خدا اور بندے کے درمیان ہے اس کا فیصلہ کرنے کا اختیار حق تعالیٰ کے سوا ہما شما کو ہرگز نہیں ہے اور ایک اپنے مسلمان کا معیار جو قرآن نے ارشاد فرمایا ہے۔ وہ پیغمبر اسلام کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے ارشادات عالیہ اور ان کے اپنے عمل صالح کی صورت میں دنیا کے سامنے ہے اور جہاں تک میری کم علمی کی رسمائی ہے ایسا کوئی فتویٰ کسی کافر کے متعلق خود حضور پر نوٹ نے نہیں دیا کر میں بشارت دیتا ہوں کہ یہ کافر ہے اور یہ دوزخ میں جائے گا۔ تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے ان سیاسی اور تجارتی علماء کے پاس ایسا کون سامعیار ہے کہ ان کے سوا کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ میں جانتا ہوں کہ اس کا علم کی اشاعت کے

# ایمان فرور داستان اسیری

چوہدری محمد شریف ، BRUCHSAL

۹۔ دن تک گرفتار کر سکتا ہے۔ اس قانون کے تحت ۵۰۰ نے مجھے تین ماہ کی سزا دی اور گرفتار کر لیا اور لکھا کہ یہ امن عالم کے خل کا باعث بنا ہے جو سکندر کے احمدیوں کی مدد کرتا ہے۔ ان کو تحصیل سے باہر پھیلاتا ہے۔ چنانچہ مجھے ۵ دسمبر ۱۹۸۹ء کو گرفتار کیا گیا اور ۴ دسمبر ۱۹۸۹ء کو جیل میں بند کیا گیا۔

جیل کے چند واقعات پیش خدمت ہیں جن سے یہی زندگی میں ایک عظیم تبدیلی پیدا ہوئی۔ مجھے سے ایمان کی مصبوطی اور یقین کامل کا موجب بني جو نتالے ہے میں نے دیکھے یہی خواہش ہے کہ درست لوگوں تک بینچا پے جائیں۔

۱۰۔ گجرات نے جیل کی انتظامیہ کو ہدایت کا کہ اس پر زیادتے سے زیادہ سختی کی جائے۔ چنانچہ خاکسار کو جیل کے اندر جیل جو بڑے خطراں کے مجرموں کے لئے ہوتا ہے اس میں ڈال دیا گیا جہاں کہ باہر سے کوئی چیز نہیں آسکتی ہے اور بہت جسانی اذیت بھی دی جاتی ہے جب مجھے دہان بند کیا گیا جتنی زیادہ سنتیاں ہوتیں اتنے ہی الٰہ تعالیٰ کے فضل باشر کی طرح ہوتے اور درد کے ساتھ دعاؤں اور ہجد کا موقع ملا جیسا کہ اللہ تعالیٰ روحانی جماعتوں سے ایک خاص سلوک کرتا ہے اور ان کی دعائیں کو سننا ہے اور یقین دہانی کو دیتا ہے میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا جس نے میرے یقین اور حالت کو بدل دیا۔ چونکہ میں گجرات جیل کے بلاک نمبر ۱۶ میں تھا جو خطراں کے مجرموں کے لئے خاص بلکہ ہے وہاں زیادہ جڑائی پیشی لوگ ہوتے ہیں۔ میں ان کو ناز، روزہ، خوف، خدا اور اطاعت رسول کی تلقین کرتا۔ میری ایک خواب کا ذکر حضور ایمہ اللہ نے جلسہ سالانہ ندن کی افتتاحی تقریب میں کرو دیا ہے۔ اس خواب کے ذریعہ ایک آدمی کو احمدیت میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ خواب یہ ہے۔

ایک آدمی جس کا نام عبدالعزیز جو ڈنگہ شہر صلح گجرات کا ہے، بڑے دنیاوی مقام اور اچھی شہرت کا مالک ہے۔ اس کو سیاسی طور پر نظر بند کیا گیا اور اس کو میری بیکر میں ڈالا گیا۔ میں نے اس کو تبلیغ کرنی شروع کی۔ ناز پڑھنے کی تلقین کرتا۔ ۲۰-۲۲ دن سے تہ اس کی کسی نے خبری نہ اس کو کوئی لگھ کی خرمی۔ ایک دن میرے بار بار بھئے پر کہ ناز پڑھو اور دعائیں کرو۔ اس نے کہا کہ میں اتنا پریشان ہوں کہ ناز پڑھنے کی ہمت نہیں رکھتا۔ مجھے ڈر ہے کہ میری اس نکر کی وجہ سے موت نہ ہو جائے اور تو ناز کی تاکید کرتا ہے ساتھ ہی اُس نے تنقید کی اور طنزی کہا کہ اپنے لئے آپ دعا کرتے ہیں ناز پڑھتے ہیں اور خواہیں سناتے ہیں۔ میرے واسطے کوئی دُمہ نہیں کوئی خواب نہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے مصیبت سے نجات دلاتے اور چھپلوں کی کوئی خبر نہیں میں نے اس کو کہا کہ خواب تو خدا کی طرف سے اس کی رضا کے ساتھ ہوتی ہے اس میں خواہش یا ارادہ کا کوئی دخل نہیں۔ اگلی رات میں نے خواب دیکھا کہ شاهزادہ شوگر مل منظری بہاؤ الدین کا گراٹ نہ ہے یا اس قسم کی جگہ ہے ایک آدمی مجھے کہنے ہے کہ ساتھ کندھا لگا کر چل رہا ہے مجھے تشویش ہوتی ہے کہ میں اس

مورخہ ۱۴ اگر ۱۹۸۹ء کو جماعت احمدیہ چک سکندر ضلع گجرات کے ساتھ ایسا درود ہاں واقعہ پیش آیا جو تاریخ احمدیت میں بڑی اہمیت کا حامل ہے جس میں ۲ انوجان احمدی اور ایک اسلام احمدی پنچی نے جام شہادت نوش کیا اور ۱۰۰ احمدی گھروں کو جن کی مالیت کروڑوں روپے تھی لٹا گیا اور بڑی بے دروی سے تباہ و برداشت کیا گیا۔ یہاں تک کہ عربی ضلعی و مقامی انتظامیہ کی مدد کے ساتھ نام نہاد مولیٰ محمد امیر اور دسرے شرپسند عناصر نے احمدیوں کو گاؤں چھوڑنے پر مجبور کیا۔ یہ ایک ایسا واقعہ تھا جو احمدی اور خوف خدا رکھنے والے انسان کے لئے ناقابل برداشت تھا۔

خاکسار جماعت احمدیہ مراہ تھیل پھالیہ ضلع گجرات کا صدر تھا جہاں تک ناچیز کے بس میں تھا اپنے مظلوم بھائیوں کی ہر قسم کی مالی، اخلاقی اور تعلوی مدد کی اور اپنا پول برلن من دھن چک سکندر کے مظلوم بھائیوں کے لئے وقف کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد دشمن احمدیت کے عوام اتنے بڑھ گئے تھے کہ اگر کوئی چک سکندر کا احمدی کہیں سے چھپتا ہوا کھا ریاں یا اور جگہ ملتا تو اُس کی مار پیلانی کی جاتی اور کوئی کہ تھا زندہ دے دیا جاتا۔ تھا نہ پران کا اتنا بادا بخاکہ کی اس کے خلاف پرچہ درج کر کے جیل بھجوادیا جاتا اور چک سکندر کے واقعہ کے بعد ضلعی میں احمدیوں کے خلاف ایک پر ڈرام بنایا گیا۔ ہم نے اپنے دنیا کے لئے ضلع بھر کے احمدی و کلامو اور امراء کو کاٹھا کر کے یہ پر ڈرام بنایا کہ ہم صوبائی و ضلعی انتظامیہ کے ساتھ ملتا تین کریں اور حکومت پر واقعہ چک سکندر اور آئندہ ہونے والی کارروائیوں کا معاملہ واضح کریں۔ علاوہ ازیں پولیس اور مختلف فرقی دونوں کے خلاف ہائی کورٹ میں رٹ کریں نیزان مظالم اور آئندہ کارروائیوں کو روکنے اور یہی کھراحمدی کا نام اس کے لئے متعلق افران آئی جی، ڈی آئی جی، ایس پی، ڈی ایس پی اور ڈی سی سے وفد کی صورت میں مل جائے۔ کیونکہ مختلف گروپ کے تمام افراد آزادانہ پھر رہے تھے۔ اس سلسلہ میں ہمارے وفرد نے انتظامیہ کے بعض افران سے ملتا تین لکھ اور ان کے ساتھ پوری صورت حال تفصیلی واضف کی جس کا کسی حد تک اثر ضرور ہوا اور انتظامیہ کو بھی کچھ فکر ہوا۔ اور مختلف گروپ کو مزید کارروائیوں سے باز رکھنے کے لئے بعض اقدامات کئے۔ انتظامیہ میں بعض ذمہ دار افران سے پہلے چلا کہ اس واقعہ میں سب سے زیادہ ڈی سی (۵۰۰) کے شامل ہے اور وہ شرپسندوں کی پوری لپشت پناہ کر رہا ہے۔ چنانچہ ۱۲، ۱۳، ۱۴ افراد ۵۰۰ سے ملے۔ ان میں ۴ دکلائی بھی تھے۔ جب وفد نے ۲۰۰ سے بات کی تو ۲۰۰ نے ہماری بات کو کوئی حیثیت نہ دی اور سانحہ چک سکندر کو ایک معمولی سا واقعہ سمجھا اور اس نے یہ تاثر دیا کہ ہماری اُس سے ملالات و دیگر کوششیں فضول ہیں۔ کیونکہ ۲۰۰ کو زیر و غیر پلک اسٹشنس ۱۹۴۰ء کی اختیار ہوتا ہے کہ وہ سیاسی، مذہبی جماعتوں کے لیڈروں کو امن عالم میں خلدوں کے پیش نظر بغیر ۲۰۰۸ کے

میں تو خدا کے دین کا پابند ہوں مگر ان مولویوں کا کیا ہے اپنوں نے تو مصوّر پاکستان حضرت علامہ اقبال اور حسن وطن اور بانی پاکستان تک کو فرقہ رئے دیا تھا اور پھر کیا یہی وہ مولوی ہمیں تھے جنہوں نے امیر معاویہ سے رشوت لے کر نواسہ رسول حضرت امام حسینؑ کے خلاف باغی ہو جانے کا فتویٰ صادر کر دیا تھا۔ پاکستان یوں تو داشوروں کی سبب بڑی منڈی ہے مگر ان سب کے عقل و دانش ان کے نفس سے باہر کچھی ہمیں نکل سکتی، اسی داشور میں یہ ہمیں ہوئی کہ چودہ سو سال میں مسلمانوں نے کبھی کوئی شریعت بل پیش نہیں کی۔ کیا پاکستان پر کھلوں کی حکومت ہے کہ وہاں شریعت کو لطیر بدل پیش کیا جائے اسی بناء پر میں تادی یوں کو تعلیت قارہ دینے کے بارے میں بھٹو عمر حوم کے فیصلہ کو دین سے کسی قسم کی محبت یا اپنے دین کی خدست قرار ہمیں دے سکتا کیونکہ یہ فیصلہ اسری سیاسی و باداً اور اپنے طوائفے اور تبارکوں سے ہے کی خاطر مولویوں کی طرف سے کی گئی تھی میں کیا کاشہ کار تھا جیسا کہ ایک ایسا بدل حکمنام تھا جو تباریں سنبھل کی خاطر پھر کیا کاشہ کار تھا جیسا کہ ایک ایسا بدل حکمنام تھا جو تبارکوں کا تھا اور کتاب میں تھا۔

### (۸)

اب میں آخر میں خاب مقبول اللہی ملک ولد نور اللہی ملک ایڈیٹر طرف نام "احسان" مرحوم کے دلائل اور شخصیت کے متعلق کچھ زیادہ روشنی والے کی ضرورت ہوس ہمیں کرنا کیا نکلے ملک صاحب موصوف اپنی اعلیٰ سرکاری "خدمات" کے عنوان ایڈو و کیٹ جزیل پنجاب کے چھوڑ کمک مخصوص اور مخدود ہو کر رہ گئے ہیں۔ خدا کا کہ لا کھ شکر ہے کہ دلالت عالیہ کی ابھی تک ان کی اہلیت سے محفوظ ہے ان کی تعلیت کے بارے میں اتنا ہی کافی ہے کہ اس وقت پنجاب یا کوئی کوئی کوئی کوئی کوئی سایہ ایڈیشنل ایڈو و کیٹ جزیل سے ہے جیسے خاب شیخ محمد راضی صاحب واجد حج ہیں جو حکمل ایڈو و کیٹ جزیل تھے۔ مجھے مقبول اللہی ملک کی اہلیت بہت اچھی لگتی ہے افسوس ہے کہ ہماری نلم اذن طریقی اس جو ہر نایاب سے محروم رہی ہے۔ ان کے دلائل ان کے اندر کی خواہیں پر دلالت کرتے ہیں وہ در اصل ہر در امریت کے ماہر قانون دان ہیں ان کو ایسی ہی بحث کرنا چاہیے تھا۔

### (۹)

اور آخر میں، میں یہ بھی بتاچلوں کہ اس کالم کی اشاعت یہ مجھ پر کیا کیا رنگ برپکے اذمات لگائے جائیں گے۔ میرے خالقین اس حوالہ سے ہر جگہ پروپیگنڈہ کریں گے کہ یہ حارصی کا خسار جو مسلسل حکومتی ناصافیوں کے ماد جو جاری ہے اس کی امداد ریاضی کرتے ہیں یہ مصنفوں مبلغ ایک لاکھ روپیہ نصفت جس کے پچاس ہزار ہوتے ہیں دے کر لکھوایا گیا ہے خصوصاً منظور پھیلوٹی اور لاہور کے لوگوں کا پیش امام محمد حسین نجی اور ۲۰ اگر یہ ایسا ہی امام عبدالقدار آزاد بان و بیان والا تو مکمل گواہی کے ساتھ کہیں گے کہ ہمیں رات کو خواب میں حضور پاک نے بشارت دی کہ تم خاموش ناشائی بن کر بیٹھے ہو اور ایک شخص گستاخ رخون طبق کی حمایت کر رہا ہے۔ یاد کیں اس کالم کے بعد میرے خلاف ان توکی بآوار جو خاکند فرش مولویوں کا فتویٰ آئے نے والا ہے جس کا خدا کی قسم مجھے انتشار ہجھے ہے لیکن مجھے اس کی کوئی پروا بھی ہمیں ہے اس لئے کہ قارئین کو جو میر اکالم باقاعدگی سے پڑھتے ہیں میرے خیالات اور عقیدے سے اچھا طرح واقعہ ہو چکے ہیں میں بتاچلوں کو کسی قابل ذکر قادیانی سے دستی یا اس طبقہ نہیں لکھا کیونکہ میرے زندگی یہ لوگ بھی نہیں ہیں اور سچائی کے راستے پر چلنے والے مجاہد ہیں۔

خدالتائی کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے پچھے (فہمان حضرت سیعی موعودؒ)

کو جانتا ہمیں اور وہ میرے ساتھ چل رہا ہے اسی تشویش میں ایک تیسرا ادی غالباً سامنے آیے چھے سے آتا ہے اس نے کہا کہ نکر نہ کرو اس کا نام بشیر ہے اس کا قدچھوٹا ہے۔ جب میں اس سے بات کرتا ہوں تو مجھے بھکنا پڑتا ہے تو سا تھہ ہی وہ خواب کی تعبیر ہی بتاتا ہے کہ بشیر کے معنی بشارت ہیں اور چھوٹے قدر سے مراد اللہ تعالیٰ چھوٹی بشارت دے گا۔ مجھے اسی وقت چھوٹی بشارت کی کوئی سمجھنے آئی۔ میری ایک بڑی لاهوری ہائی کورٹ میں تھی مجھے اس کا انتفار تھا اگر اس کا فیصلہ میرے حق میں ہوتا تو وہ چھوٹی بشارت نہ تھی میں نے بہت سوچا کہ رات کو ریزاق نے بات کی تھی ہو سکتا ہے اس کے متعلق ہو۔ میں نے چھوٹھوڑے پر اس کو اٹھایا اور بتایا کہ غازی پڑھو۔ مجھے ایک خواب آئی ہے سناؤ آہو۔ اس نے کہا پہلے خواب سناؤ پھر میں نا زیر پڑھتا ہوں۔ میں نے خواب سنائی اُسے تین ہو گیا کہ میری طرف ہی اشارہ ہے۔ اس خواب کے دروس سے تیسرا دن جیل کا ملازم اندر آیا۔ اس نے ریزاق نام پکارا۔ میں نے اس کو بلدیا کہ ریزاق میرے پاس ہے بتاؤ کیا بات ہے۔ اس نے بتایا کہ باہر ریزاق کا بھائی ہے اس نے بتایا ہے کہ ریزاق کی لاهور رائے تھی اور لہوڑہ بھائی کوئی کوئی فیصلہ ریزاق کے خلاف دیا ہے۔ شاید ملک کا نہ آجایاں اور ریزاق کو ریا کر دیا جائے گا۔ میں نے ریزاق سے اس کو بات کرتے ہوئے ٹوک کر پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے تو اس نے بتایا کہ میرا نام بشیر ہے اور پھر دوسری تصدیق یہ ہوئی کہ وہ جیل کے ملازمین میں تھے کہ ملک ریزاق کے سب سے چھوٹا تھا۔ ریزاق کے کاغذات پہنچنے میں چندوں کی تائیر ہو گئی اور پھر کو خوب تبلیغ کا موقع ملا۔ اس خواب سے ہی اس پر کافی اثر ہو چکا تھا جیسے اس نے واشگات الفاظ میں مجھے کہا کہ میں احمدی ہوں اور میری طرف سے حضور کو تکھیں کریں میں تھیں کہ میری بیت تبلیغ کریں میری رہائی کے بعد اس نے مجھے بہت تھافت دیتے اور مجھے اور اپر ضائع صاحب کو بلوک اکار اس نے احمدی ہونے کا اعلان کیا۔ یہ شہر میں پڑھی باوقتار شخصیت ہے۔

چونکہ خاکسار کے جیل آنے سے پہلے چک سکندر کے احمدی گرفتار ہو کر جیل میں آچکے تھے دیاں بھی مولویوں نے بڑا تعصیب پھیلایا ایک دو دفعہ مولوی جیل میں آگئے لوگوں کو بھج طرکیا اور دو دفعہ جیل اسٹھام کیوں کو احمدیوں کی جگہ تبدیل کرنی پڑی۔ جیل میں پانی کا مسئلہ تھا میں نے جیل کے متعلقہ افسر سے بات کی تو اس نے کہا کہ ہمارے پاس کوئی فنڈیا رقم نہیں ہے سے نیکے کا بند و بست کریں دن کو ہم آپ کو پانی ہمیا کرتے ہیں مگر رات کو نہیں کر سکتے۔ آپ اپنے خرچ پر نیکا لگوائے ہیں۔ چنانچہ میں نے افسر سے کہا کہ آپ نیکا لگوائے کا بند و بست کریں میں رقم دیتا ہوں۔ چنانچہ جو نیکا پر خرچ آیا وہ میں نے دیا۔ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھ گئے کرتے کہ نیکا کس نے لگوایا ہے۔ جب ان کو میرا پتہ چلا تو اس کا بھی پڑا اثر ہوا۔ اس وجہ سے جماعت اور افزاں کی بہت عزت ہوئی اور ساتھ ساتھ تبلیغ کا سلسلہ چل نکلا۔ دعوة الامیر کی دو کاپیاں انوجاں کو دیں جو پڑھتے لکھتے تھے ۸.B.R. ۹.F.C. تھے۔ خاکسار کی رہائی پر جیل کے قیدیوں نے مطالبہ کیا کہ ہم اس سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں چنانچہ قیدیوں کے احتجاج پر ہر اگھنے تک مجھ سے ملاقات کا وقت انتظامی نہیں دیا۔

**باقیہ : آٹ دی ریکارڈ**

اوہ جس کو چاہیں مرد میں۔ آخر ہمیں خدا اور خدا کے دین سے مذاق کرنے اور دینی تحریک کرنے کا لائنس کس نے دیا ہے؟

## درخواست و دعا

آمین۔ نو مولود ملک عبد القدر صاحب عاصم رحوم آفت مخلصہ کا پوتا اور ملک  
ریاض احمد صاحب آفت کرچی کا نواسہ ہے۔

ائج آزاد

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دوسرا بیٹھے سے  
نواز ہے۔ نو مولود کا نام یا سر عبادی تجویز ہوا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست  
دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پچھے کو صحت و تندرستی والی بُلی گردے اور سچا خادم دین  
بنائے آمین۔

فریکفت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۰ ستمبر ۱۹۹۱ء کو بیانی عطا فرمایا  
ہے جس کا نام ازراہ شفقت حضور اقدس نے اظہر اقبال رکھا ہے۔ نو مولود کرم  
میان محمد صدیقی آفت شاہ کوٹ کا پوتا اور کرم محمد طفیل نسیم آفت سانکھلہ مل کا نواسہ ہے۔  
اس سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ نے ایک پیچے سے نوازا ہوا ہے۔ دونوں پچھے تحریک  
وقعہ نو میں شامل ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے  
کہ اللہ تعالیٰ دونوں پیچوں کو صحت و تندرستی اور سلامتی والی بُلی زندگی عطا فرمائے  
اور خادم دین بنائے۔ آمین

مسنی اقبال، جماعت

خاکسار کے رُڑ کے نصیر الدین خاں آفت اگسٹ برگ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۵ ستمبر  
۱۹۹۱ء کو لارڈ عطا فرمایا ہے جس کا نام شجاع الدین خاں تجویز ہوا ہے۔ نو مولود کرم  
عبد الجید خاں صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے نو مولود کی صحت و تندرستی  
غمزرازی اور دیندار ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حیدر الدین خاں

فریکفت

## آمین

میری بیٹی عزیزی شمیز رفت بٹنے سال کی عمر میں قرآن مجید کا پہلا  
دور مکمل کر لیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ  
پیچی کو قرآنی علم سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نصرت پروین سیپ، جماعت

خاکسار کی بیٹی کشوار عزوجنگ ملک نے قرآن مجید کا پہلا دور خدا تعالیٰ کے  
فضل و کرم سے ۲۲ ستمبر ۱۹۹۱ء کو مکمل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ پیچی کو قرآن کریم کی  
پرکتوں سے مالا مال کرے آمین۔

BOCHOLT

ممتاز ملک  
میرے بیٹے عزیزیم و سیم احمد اسلم نے قریاً و سال کی عمر میں قرآن مجید کا پہلا  
دور مکمل کر لیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اُسے مزید دنیی علم  
حاصل کرنے کی سعادت عطا کرے۔ آمین۔

محمد اسلم

## دعا ٹے مغفرت

سلسلہ کے ایک نلائی خادم اور داعی الی اللہ مکرم عبد اللطیف صاحب  
شکرپی سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور گذشتہ دون کار کے ایک  
حادثہ میں پاکستان میں وفات پائے گئے ہیں یا نالہ و انا لیہ راجعون۔ رحوم بے حد  
غصہ اور سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حسد لینے والے تھے جلسہ سالانہ انگلستان

کرم سید اللہ خاں صاحب جو بہت محنت اور بُرخن سے اخبار احمدیہ کی  
خطاطی کا اہم فرض انجام دیتے ہیں کو مورخہ ۱۷ جنوری کی کتابت کے دوران اچانک  
اپنی کس کے درونی شدید تکلیف ہوئی آپ کو فوری طور پر ہسپیت لے جایا  
گیا جہاں رات ہی کو ڈاکٹروں نے آپ ریشن کی۔ آپ دس روزہ ہسپیت میں  
داخل رہے۔ ہر چند کہ ڈاکٹروں نے ابھی آرام کا مشورہ دیا تھا موصوف نے  
اخبار احمدیہ کی کتابت کا کام شروع کر دیا۔ تمام قارئین سے کرم سید اللہ خاں  
کی کامل شفایابی اور صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔  
مسعود احمد جعلی، نگران اخبار احمدیہ

جمی

کرم عطاوالله کلیم صاحب سابق مشیری انجارج جرمی کی الہیہ صاحبہ محترمہ  
ایک بیٹھو حصہ سے امریکہ میں بیمار ہیں۔ محترم عولانا ملکیم صاحب نے جرمی کے نام  
دوستوں اور بہنوں کی خدمت میں اسلام علیکم و حمدہ اللہ عرض کی ہے اور ساختہ اپنی  
اہمیت کی کامل شفایابی کے لئے عاجز از ندعہ کی درخواست بھی کرتے ہیں۔ (ادارہ)  
خاکسار کے دو بھائی مکرم نو مولود احمد خاں اور انگلستان اور مکرم داؤد احمد خاں  
صاحب آفت جرمی گذشتہ ایک سال سے زائد حصہ سے بیمار ہیں تا حال دونوں  
کما بیماری میں اغفار کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ تمام احباب جماعت سے درمندانہ  
دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

مسعود احمد دہلوی، صدر قضاۃ بوجہ

خاکسار کے والد کرم پروفیسر محمد طفیل صاحب گذشتہ سال سے امراضی کشیدا  
میں سانس کے عارضہ کے سبب بیمار ہیں۔ والد صاحب محترم کی کامل شفایابی کیلئے  
دعا کی درخواست ہے۔

ناصر محمد

## ولادت

اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم کے ساتھ ہمارے بیٹے کی پیدائش مورخہ ۵ اکتوبر  
۱۹۹۱ء کو ہوئی ہے۔ پیچے کا نام عزیزیم خواجہ علی احمد رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ پیچے  
کو خادم دین بنائے اور صحت اور تندرستی عطا فرمائے۔ آمین۔

خواجہ عبد العلی، جماعت

اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۳ اکتوبر بروز جمعہ بھی پیش عطا فرمایا ہے اور حضور ایہ احمد  
نے ازراہ شفقت پیچے کا نام مبارک احمد شجاعی تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت  
میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ پیچے کو دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا  
فرمائے اور بُلی صحت والی زندگی عطا فرمائے آمین۔

مبارک احمد، جماعت

اللہ تعالیٰ نے حضر اپنے فضل اور کرم سے میرے چھوٹے بیٹے راشمود ملک  
کو مورخہ ۲ جولائی ۱۹۹۱ء کو بیٹھا عطا فرمایا ہے المحاشر۔ نو مولود پیدائش سے قبل ہی  
وقفو توکی مبارک تحریک میں ہے جو حضرت اقدس نے ازراہ شفقت ملک عاصمود  
نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ  
اللہ تعالیٰ پیچے کو صحت اور تندرستی والی بُلی گردے اور سچا خادم دین بنائے

## اعلان امور عامة جرمنی

● سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایادیہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیزی نے مکرم عزان احمد صاحب سکنہ WEIL DER STADT جرمنی کی سزا اخراج از نظام جماعت معاف فراوی ہے۔

● مکرم ڈاکٹر ناصر صاحب خاں صاحب (ہومیو) سکنہ محلہ دارالین شرقی ربوہ حال وار در جرمنی کو مالی پدم عمالگی اور نظام جماعت سے عدم تعاون کے باعث نظام جماعت سے اخراج کی سزا ہوئی ہے۔

● چھنیاں نزد ربوہ کا ایک شخص تمیر حسین ولد کرم حسن شاہ احمدی نہیں ہے مگر ہر ورنہ ملک جانے کے لئے اپنے آپ کو احمدی خالہ کرتا ہے۔ یہ ایک فڑاڑی اور جلساز آدمی ہے۔ احباب جماعت اس سے ہوشیار ہیں۔

## سزا اخراج از نظام جماعت

مکرم محمد اشرف صاحب سکنہ مظفر پور ضلع سیالکوٹ حال مقیم روٹلنگن ڈیٹھ گاؤٹ رجمن کو غیر شرعی حرکات اور نظام جماعت کو بدنام کرنے کی کوششوں میں ملوث ہونے کے باعث اخراج از نظام جماعت کی سزاوی گئی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے آپ کو ان کی بوجیت سے بچائیں۔

## مالی بد معاملگی

ایسے احباب جنہوں نے مکرم ڈاکٹر محمد ابراء یہیم صاحب (ابن ڈاکٹر محمد خانقاہ سابق اقر حفاظت) مالک عاشق طریقہ نسکو گودھا سے لین دین کیا ہوا اور انہیں شکایت ہو کر مکرم ڈاکٹر صاحب ان کے ساتھ بد معاملگی کے مرتکب ہونے ہیں براہ کرم فوری طور پر اپنا مکمل حساب و کتاب شعبہ امور عامة ناصر باغ گردی جرمنی کو بھجوائیں۔

## موجودہ پتہ مطلوب ہے

مکرم میاں نصیر الدین صاحب ایڈو کیٹ جو پاکستان سے یہاں جرمنی آئے ہوئے ہیں اگر وہ خود یا ان کے کوئی جانشی والے یا علان پڑھن تو ان کے موجودہ پتہ سے شعبہ امور عامة ناصر باغ گروگراؤ کو فوراً مطلع فرمائیں۔

## اعلان معافی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایادیہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیزی نے از را شفقت مکرم ناصر صاحب ایڈو صاحب ابن مکرم چودہ رکن تند حسین صاحب صریح حال سے مقیم WEIL DER STADT NECKARTMULZINGEN اور مکرم عزان احمد صاحب مقیم کی سزا اخراج از نظام جماعت معاف فراوی ہے۔ الحمد للہ۔ بارک اللہ ہم۔

## اعلان

ولید احمد صاحب احمدیہ نظر مولی ویگ میں رابطہ کر کے اپنے ایڈیس سے مطلع کریں تاکہ حضور کا خط انہیں پہنچا جاسکے۔

جزل سکریٹری جماعت جرمنی

میں بھی گذشتہ چند سالوں سے باقاعدگی سے شامل ہونے کی توفیق پائی۔ مرحوم نے ایک بیس صد تک بطور نظم اعلیٰ انصار اللہ لا ہور خدمات کی بھی توفیق پائی۔ مکرم ڈاکٹر صاحب مکرم غلام حسین صاحب ایاز مرحوم کے داماد تھے۔ افادہ اخبار احمدیہ مرحوم کی اہمیت محترم اور مکرم اہلی صاحب مولانا غلام حسین ایاز و دیگر لو احقین کے ساتھ مل تحریت کا اٹھا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور احقین کو صدر جیل عطا کرے۔

● مکرم بشارت احمد صاحب بشیر واقعہ زندگی گذشتہ ذریں ربوہ میں وفات پا گئے ہیں۔ آپ کچھ عرصہ سے بیمار تھے۔ مرحوم کو طبعاً صدر مغربی افریقیہ میں بطور مبلغ سلسلہ کام کرنے کی توفیق ملی۔ برکت سلسلے میں بطور پروفیسر جامعاً حمدیہ اور نائب دکیل التبیشر بھی خدمات کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ (ادارہ)

● خاکسار کی پھوپھی محترمہ سبسم الدین بیگ صاحبہ بعمر ۶۸ سال ۸ دسمبر ۱۹۹۱ء کو موضع بھنڈہ ال ضلع سیاکوت میں وفات پائی گئی ہیں۔ مرحوم مکرم محمد اسحاق خاں صاحب کی اہمیت تھیں۔ مرحوم نے ایک رٹ کا اور تین رٹ کیلائیں رکھ کیاں اپنی یاد کار چھوڑتے ہیں۔ مرحوم کے بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سعید اللہ خاں ALSBACH

## سپاک تعریف

میرے پیارے بھائی عبد الرؤوف بھٹی صاحب آف بھٹی ریڈیو اینڈیو ولیدیہ میں سینٹر صدر کراچی دل اور سانس کی تکلیف کی وجہ سے یکم جنوری ۱۹۹۲ء کو لا ہور میں اچاہک فوت ہو گئے امامیہ و اتنا ایمیہ راجعون جماعت کے شمارہ توں نے اظہار تعریف و ہمدردی فرمایا ہے۔ فرمادا فرمادا ایک کاشکریہ ادا کرنا یعنی لئے مکن نہیں لہذا بذریعہ اخبار احمدیہ خاکسار نام بجا ہیں کا تردد سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزاۓ خیر سے نوازے۔

عبد الغفور بھٹی، صدر مجلس انصار اللہ

## ہماری طرف سے تمام احباب کو نیا سال مبارک ہو

اسی خوشی میں ہم خاص رعایت پیش کرتے ہیں

چپاٹی آٹا ۱۰۰ گلو / پرچوں ۹/- مارک

۱۰ گلو / تھوک ۸/۵ مارک

سبزی کی تازہ اکلو ۱/- مارک

آپ کی تشریف آوری ہمارے لئے خوشی کا موجب ہو گی

محمد یوسف

OBERMAIN STR-9 FRANKFURT

TEL: 069/490438

فلسفی اور انگریزی میں 400 A MAN OF GOOD تھے پیش کی گئیں۔ جو انہوں نے موصول کرتے ہوئے بڑی خوشی کا ظہار کیا۔ اس کے بعد ہم نے بتایا کہ اس کراں میں تقریباً ایک ہزار احمدی دوست رہتے ہیں اور ہماری احمدی فیصلہ دوسرے لوگوں کے ساتھ ایک ہی گھر میں نہیں رہ سکتیں۔ چونکہ ہماری خوبیوں پر وہ کرتی ہیں۔ اس لئے ہماری فیصلہ کو ہماں وغیرہ میں نہ رکھا جائے۔ آخر ہم نے دلیفیز سوسائٹی کے لئے جماعت کی خدمات پیش کیں، جس پر انہوں نے خوشی کا ظہار کیا۔

## تبليغی سال

گذشتہ سال ہبھی میں فریکفرٹ ریجن کی ۶ جماعتوں نے ۰ تبلیغی سال لکھا۔ ان تبلیغی سال سے تقریباً ۳۰۰ غیر اسلامی افراد نے نائڈہ اٹھایا اور ۲۰۰ کے قریب جماعتی طریقہ تقسیم کیا گیا۔ نایاب میں کرنے والی جماعتوں درج ذیل ہیں۔ ۱۔ جماعت لارس، ۲۔ فرینکن تھال، ۳۔ دیٹر، ۴۔ شوٹ سٹگن بیہن۔

## تبليغی نشستیں

جرمن، ترک، افغان، ایرانی اور عربی نسل لوگوں سے ۶ جماعتوں نے تبلیغی نشستوں کا ہتھام کیا۔ متعدد نشستوں کے لئے مرکز سے برادری بہیت اللہ جمیع صاحب اور میونخ مشن سے مکرم ڈاکٹر عبد الغفار صاحب نے شرکت کی۔ بعض تبلیغی نشستوں کا مقامی اخبارات نے بڑے اچھے الفاظ میں ذکر کیا۔

## پرس اور فناہی اداروں سے ملاقات

فریکفرٹ ریجن کی جماعتوں نے اپنے اپنے ملکوں میں پرس اور فناہی اور پرس اس کے نائدوں سے ملاقات کر کے جماعت کا پیغام جرمن اور وسری اقوام کے لئے شائع کرایا۔ ایک پرس اس کا نفرس میں برادری بہیت اللہ جمیع خدا نے احمدیوں کے بارے میں تفصیلی حالات بیان کئے جو علاقہ کے نام اخبارات نے نایاب طور پر شائع کئے۔ علاوه ازین ایک اخبار نے ایک جماعت کے صدر سے تقریباً ۴ گھنٹے کا اٹر دیلو کیا اور احمدیوں کے حالات کے بارے میں تفصیلی ماواد شائع کیا۔ ریجن کی ۲ جماعتوں نے فناہی اداروں کو اپنی خدمات پیش کیں اور پڑھوں اور مخذلوں کی جائے رہائش کا درہ کر کے جماعت کا پیغام پہنچایا۔ مزید بڑاں بعض جماعتوں کے احباب نے خون کے عطیات دیئے جن کو مقامی احباب نے خصوصی شکریہ اور احسان کے جذبات کے ساتھ قبول کیا۔

## لامیسر بیرلیوں میں جماعتی طریقہ

فریکفرٹ ریجن کی جماعت LORSCH نے جرمن زبان میں جماعتی طریقہ کے بارے میں خط تحریر کر کے اس کے ساتھ جماعت کی طرف سے جرمن زبان میں شائع شدہ طریقہ کی فہرست مختلف لامیسر بیرلیوں کو بھجوائی۔ اس کو شش کا خاتمہ کے فعل سے خاطر خواہ تجویز نکلا اور تین شہروں BENSCH، SWINGENBERG، WORMS کی لامیسر بیرلیوں نے جماعتی کتب لے کر اپنے اسلامک سیکشن میں رکھوائیں۔

## اساندہ کرام میں جماعتی طریقہ کی تقسیم

# فریکفرٹ ریجن کی مساعی

انس مسعود منہاس

## بودنگن جماعت

"WETTERAUKREIS, FRIEDBERG" میں ایک ہفتہ میا گیا جس کا نام "FRIEDENS UND FREUNDSEHAFT WOCHE" تھا۔ اس میں ہمیں "غیر ملکیوں کے نائندہ" کی حیثیت سے دعوت دی گئی۔ اس میں افتتاحی دن پر ہم نے شال لکھنے کا پروگرام بنایا۔ شال کا نام - AHMAD - ۲۷A MUSLIM FRIEDENSBEWEGUNG کا پروگرام شہر فرید برج کے نزدیک ایک شہر گروپ کا رہن میں ہوا۔ ۸ بجے صبح ہم شال کے لئے روانہ ہوئے اور تقریباً دس بجے تک شال لکھا گیا۔ پھر سارے دس بجے ہماری کراں کے لیڈر اسے HERR RÜFER نے اس ہفتہ کا افتتاح کیا۔ انہوں نے ہمارے شال پر تشریف لانا کر مارک کی کتب خریدیں اور اس دوران بڑی خوشی سے ہمارے ساتھ فوٹو کھینچا۔ اس کے بعد وقفے وقفے سے لوگ ہمارے شال پر آتے رہے اور تقریباً ۱۵۰ افراد نے شال کو ۲۵۰ کیا۔ ۲۵۰ کے قریب مختلف اقسام کا طریقہ احباب و خاتمین نے اپنی پسند کے مطابق لیا۔ ہمارا شال وہاں پر موجود کثیر تعداد میں سیاسی لوگوں کے لئے جماعتی تعارف کا ذریعہ بنایا۔ اس میں مکرم جمیل گیلانی، مکرم مبارک احمد چھپر، مکرم صفی اللہ، مکرم مسعود محمد اور خاکسار نے دیلوی دیکی۔ مرکز کی طرف سے برادری بہیت اللہ جمیع اور مکرم طارق جبیب گٹٹ نے شرکت کی۔ سارے دس بجے ہمارے شال پر آتے رہے تقریباً ۱۵۰ افراد نے احمدیت کا تعارف کر دیا۔ امن و جنگ کے متعلق احمدیت یعنی حق تعالیٰ کا نقطہ نظر پیش کیا اور احباب و خاتمین کے سوالات کے جوابات بھی دیئے یہ پروگرام سارے دس بجے پانچ بجے اختتام پر ہوا۔

مودر خدا اسٹمبر کو شام آٹھ بجے فرید برج شہر LANDRATSAMT میں کے WER SCHÜNT DER KRIEG (POLITIK ODER RELIGION) نام سے ایک نشست ہوئی۔ جس میں مسلمان، یہودی اور عیسائیوں کے نائندوں نے شرکت کی۔ جس میں خاصی تعداد میں لوگ موجود تھے۔ ہماری طرف سے مکرم رانا محمد صدر، مکرم میر عبداللطیف، مکرم پیغمبر احمد، مکرم مسعود محمد اور خاکسار نے مسلمانوں کی نائندگی کی۔ یہ پروگرام رات تقریباً سارے دس بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد علیگی میں بھاہی ہماری طرف سے ان کے نائندوں کو احمدیت کا صحیح نقطہ نظر پیش کیا۔ دو توں پر گرام رات تقریباً سارے دس بجے تک جاری رہا۔ FRAU GERTY "ERSTE KREISBEIGERDNETE" FRAU KÖRNER نے بہت زیادہ تعاون کیا۔

مودر خدا اسٹمبر کو صبح سواؤں بجے کراں کے لیڈر HERR RÜFER سے مکرم بہیت اللہ جمیع، مکرم مسعود محمد اور خاکسار نے طے شدہ پروگرام کے مطابق ملاقات کی۔ اس ملاقات میں سب سے پہلے برادری بہیت اللہ نے جماعت کا تعارف پیش کیا۔ اس کے بعد ان کو جرمن زبان میں قرآن شریعت، اسلامی اصول کی

اور بڑی دلچسپی سے کتب کو دیکھا اور اپنی پسند کے مطابق کتب لیں۔ اس کے علاوہ کچھ دوست بازار میں پنفلٹے میں کھڑے ہوئے اور لوگوں کے مطالبه کرنے پر ان کو طریقہ دیا گیا۔ طریقہ کیکل تعداد جو تقسیم ہوا، تھی علاوہ ازیں لوگوں کو اسلام اور احمدیت کے متعلق معلومات بھی فراہم کی گئیں۔ بازار بند ہونے تک سالانہ کامیابی اور بازار کے بند ہونے پر سال بند کیا اور پاپس کا سفر شروع ہوا۔

اسی طرح ان دونوں جماعتیں مل کر راہ آگست میں بھی STASSFURT میں تبلیغی میلائی جس میں مکرم ناصر محمد چیم صدر جماعت MENDEN LÜDEN مکرم بشارت احمد اور مکرم روف احمد شامل ہوئے۔

**• HETTSTADT شہر**  
جماعت HERDORF خدا کے نفل و کرم سے ہر ماہ سالیں ۰.۵-۰.۸ میں جا کر سالانہ کامیابی ہے۔ موخر ۲۰ اگست ۱۹۹۱ء کو ۱۳۰ افراد پر مشتمل قائد رات کو HETTSTADT سے روانہ ہوا اور صحیح فائز خبر سے پہلے HETTSTADT میں میلائی جس کے نفل و کرم سے ہر ماہ سالیں ۰.۵-۰.۸ میں جا کی جگہ پر ہنچے اور وہاں فائز خبر اکی اور سالانہ کی کامیابی کے لئے دعا بھی کی۔ سال پر ۱۵۰ افراد اور تشریفی لائے جن کو اسلام کے بارے میں معلومات بھی پہنچائی گئیں۔ ۶۰ کی تعداد میں طریقہ تقسیم ہوا۔ ۴۰ قرآن مجید بھی فروخت ہوئے۔ یہ تمام طریقہ لوگوں کی دلچسپی اور مطالبه پر دیا گیا۔ ۱۱ احباب نے مزید معلومات اور تعلق قائم کرنے کے لئے اپنے پریجات بھی دیئے۔ یہ سال صحیح ساڑھے آٹھ بجے سے لے کر دو بجے تک رہا۔ ۱۱ بجے کے بعد روانگی ہوئی اور رات ۱۲ بجے یہ قافلہ پنجیر و عافیت دا پس پہنچا۔ الحمد للہ۔

**کولون مشن میں ساتوال کامیاب داعی ای اللہ تہذیب کیمپ**  
موخر ۲۴ ربیوبہ ۱۹۹۱ء بروز جمعرات کولون مشن میں ساتوال داعیان ای اللہ تہذیب کیمپ میں مکرم ناصر نے کامیابی کی کامیابی کیمپ کے بعد معاون ریجیٹری تبلیغ (خاکسار غempt علی) نے پھلے قرآن مجید اور نظم کے بعد معاون ریجیٹری تبلیغ (خاکسار غempt علی) نے پھلے داعی ای اللہ کیمپ کی روپیت پیش کی۔ اس کے بعد مکرم نیشن احمد صاحب نیز مری سسلہ نے افتتاحی خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ اور قرآن د حدیث کی روشنی میں تبلیغ کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں آپ نے اخضور کے اسوہ حسنہ پر قرآن مجید سے بہت سے ملاؤں دینے تھے حاضرین کو حضور خلیفۃ الرابعین ایہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اہم خطبات میں تبلیغ کے متعلق جدید ایات فرمائی ہیں اُن پر عمل پرداز ہونے کی تلقین کی۔ اس کے بعد حاضرین کو جلسہ لانہ قایم سے افتتاحی تقریر پر استمیقون پرستی کی۔ اس کے بعد دوپہر کے کھانے اور غذا کا وقت ہوا۔ اس وقت کے دران زوں اخبار صحابان، صدر صحابان اور سکریٹری تبلیغ صحابان کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں تمام زردوں کی تبلیغی مسامی کا جائزہ لیا گیا۔ اس میٹنگ میں ریجیٹری تبلیغ ایمیر صاحب، مکرم نیشن احمد صاحب نیز مری سسلہ اور معاون ریجیٹری تبلیغ بھی شامل تھے۔ اس میٹنگ میں مختلف تبلیغی پہلوؤں پر خود کیا گیا اور تبلیغی کام کو مزید بہتر بنانے کے لئے مشورے کئے گئے اور تمام زردوں اخبار صحابان کو حضور پرنسپر کی تبلیغ کے موضوع پر خطبات کی کیمپس کا ایک سیدت تیار کر کے دیا تاکہ اپنے اپنے زوں میں تمام احباب کو اجتماعی طور پر سنا جائے اور ان خطبات کی روشنی میں عمل پرداز کر تبلیغ کاموں کو شروع کی جائے۔ نیز تمام صدران اور زردوں اخبار صحابان کو یہ بھی ہدایت کی گئی کہ وہ اپنے اجلاسات میں سب سے پہلے تبلیغ کے موضوع کو

فریکفرٹ ریجن کی جماعت لارش میں مقیم بعض احمدی خواتین جو کہ نزیر تعلیم ہیں۔ ان کی کادشوں کے سبب سکول میں پڑھانے والے بعض اساتذہ اور اساتذہ نے احمدیوں کی طرف سے پیش کئے جانے والے حقیقی اسلام کو جانشی کی خواہش کا انہما کیا۔ ان کی خواہش کے احترام میں ان کو جماعتی طریقہ کی فہرست مہیا کی گئی اور ان کو اسلامی طریقہ کے بارے میں راہنمائی مہیا کی گئی۔

۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰

## کولون مژجن کی مسائی

عظت علی چہرہ، نمائندہ خصوصی

### جلسہ سیرت ابنی

موخر ۲۱ ستمبر ۱۹۹۱ء کو جماعت BIELEFELD نے شاندار جلسہ سیرت ابنی کا انعقاد کیا۔ اس جلسہ میں جماعت MÜNSTER-MINDEN-CHERFORD اور OSNABRÜCK کے احباب نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں کولون مشن نے اپنے تین نمائندگان جن مکرم میر عبد الرحمن آٹ SOEST، مکرم منور احمد اشت صدر جماعت RATINGEN اور مکرم خنزار احمد ریجن قائد کولون مجنوں بھجوائے۔ اجلاس کی صدارت مکرم میر عبد الرحمن نے کی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد مقربین جن میں مکرم منور احمد اشت صدر جماعت RATINGEN فریم انصار اللہ کولون مجنوں، مکرم عبد الصدّاق میڈن، مکرم نزیر احمد آٹ HEMER اور مکرم عبد الملن ناصر صدر جماعت BIELEFELD نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف بیلودوں پر شاندار تقاریب کیں۔

اس جلسہ میں ۱۵ افراد جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کے لئے ایک ہال شہر سے لیا گیا جس میں ۸۰ افراد کی تعداد میں تھی۔ تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے حال چھوٹا محسوس ہوتا تھا۔ جلسہ کے بعد ہمتوں کی تواضع کی گئی اور اس کے بعد مختلف سوال و جواب ہوئی۔ سوالوں کے جواب مکرم میر عبد الرحمن، مکرم منور احمد اشت صدر جماعت HEMER اور مکرم عبد الصدّاق میڈن ناشر نے دیئے۔

حاضرین کی کل تعداد ۹۰ تھی۔ انتظامی امور میں خدام الاحمدیہ اور اطفال الامم نے بھرپور تعاون کیا۔ ریلوے شیشن اور جلسہ کاہ کے قریب چوک پر ہمتوں کی راہنمائی کے لئے اطفال نے ڈیلویلری۔ یہ اجلاس بعد غائب ظہر و عصر شروع ہوا اور شام سوا چھ بجے اختتام پذیر ہوا۔

• STASSFURT شہر

ماہ تیر میں جماعت LÜDEN اور جماعت MESCHEDE میں تبلیغی میل کو مشرقی حصہ جمنی کے شہر STASSFURT میں تبلیغی میلائی شاہنگاہ اسلام اور احمدیت کا پیغام بھجا گیا۔ پانچ افراد پر مشتمل قابلہ جس میں جماعت MENDEN LÜDENSCHIED کے ۳ دوست مکرم ماسٹر منظور احمد، مکرم محمد افضل اور مکرم بشارت احمد قادر مجلس اور MESCHEDE کے صدر مکرم عبد الغفور اور ایک اور دوست شاہنگاہ تھے دعا کے ساتھ روانہ ہوئے۔ اگلے دن صحیح دس سو بجے STASSFURT پہنچا اور شہر کے کمزور میں تبلیغی شاہنگاہ کو خوبصورت بیرون سے سجا گیا۔ شاہنگاہ بہت لوگ ہجوم کی شکل میں اکٹھا ہوا ناشر شروع ہوئے

مکرم شیخ احمد منیر مربی سلسلہ، مکرم ڈاکٹر اے آر بھٹہ، مکرم سرزا عبدالحق،  
مکرم محمد نیس، مکرم ارشد مسعود، مکرم شیخ راہیل، مکرم محمد دین، مکرم نعیم نیز،  
مکرم عظیت علی۔

اس تربیتی کلاس کی کل حاضری ۸۲ تھی جن میں ۵۸ مرد اور ۲۳ خواتین شامل  
تھیں۔ نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کی گئی۔ تعلیمی کلاسز کے ساتھ کھلیوں کے پروگرام  
بھی کئے گئے۔ ۲۵ دسمبر کو اساتذہ نے اپنے مصاہین کے باقاعدہ شست  
لئے اول اور دوم آنے والوں کو انعام آنے دیئے گئے۔ اسی طرح یہ بارہ کرت  
کلاس ۲۵ دسمبر ۱۹۹۱ء کو بعد نماز عشاء اختتام کو پہنچی۔

جماعت بی پارٹ کے نریانتظام بی پارٹ میں واقع ایک سکول EV-FACH-

SCHULE FÜR SOSIALWESEN BILDUNGSGANG FÜR ERSICHLER

کی درخواست پر سکول میں زیر تربیت کنڈر گارڈن کی استانیوں کے لئے اسلام  
کے موضوع پر ۲۳ پیکچر نکالا کیا۔ پروگرام تشکیل دیا گیا۔ یہ پیکچر مورخ ۱۲ ستمبر ۱۹۹۱ء  
اور ۱۰ نومبر ۱۹۹۱ء اور ان میں مکرم ہدایت اللہ علیش، مولانا شیخ احمد منیر اور  
مسٹر مالش صاحب نے ایک ایک دن شرکت فرمائی۔

یہ پروگرام انتہائی کامیاب رہے۔ مقررین نے اسلام کے بنیادی تصورات  
پر وشوی ڈالی اور مختلف اعتراضات کے جوابات بھی دیئے۔  
خلیق سلطان اور سکریٹری جماعت

BOPPARD

**باقی :** ناصر باغ میں وقار علی

ESCHERSHEIM, GINNHEIM, GRIESHEIM, HÖCHST) —

GELNHAUSEN, GIEBEN, GOTTINGEN, GROSS GERAU, LIM-

BURG, MAINZ, INANNHEIM, RÖDERMARK, RODGAU, RUDD-

ESHEIM, RUSSELHEIM, SCHMITTEN, SCHWITZINGEN, SA-

LIGENSTADT, WEITERSTADT, WETTER, WETZLER, WIES-

BADEN, WURZBURG, WITENHAUSEN, COLN REGION, RA-

TTINGEN جماعت

مبشر احمد باجہ یحییٰ اسی فریکفرٹ

جنپی

**اعلان برائے**

Dolmetscher

خاکار نے ماہ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو ایڈیٹ پر گل یونیورسٹی سے اردو اور پنجابی  
زبان میں DOLMETSCHER کا امتحان پاس کیا ہے۔ اب میں گرفتار کی طرف  
سے منظور شدہ DOLMETSCHER ہوں۔ اگر کسی پاکستانی یا انہیں دوست کو  
ڈرائیورنگ لائنس یا کسی بھی سلسلے میں DOLMETSCHER کی خدمات کی ضرورت  
تو خاکسار حاضر ہے۔

ABDUL JALIL ZAFAR

FR-V-STEIN STR-1

6108 WEITERSTADT DARMSTADT

GERMANY TEL: 06150/40986

جو دوست ہو یہ پیچک کے نجیجات حال کرنا چاہتے ہیں وہ خط لکھ کر  
منگا سکتے ہیں۔ ٹیلی فون پر لکھوائے جانے والے نجیجات میں بعض اوقات  
کی غلطی کی وجہ سے اُن کو دو ای ہائل کرنے میں ڈواری ہوتی ہے۔  
عبدالرشد ہبھی جنپی اسی فریکفرٹی جماعت احمدیہ جرمنی

زیر بحث لا یکریں۔ یہ مینگ ایک گھنٹہ تک جاری رہتا۔

دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد اجلاس کے دوسرے  
 حصہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوتی۔ اس کے مکرم ڈاکٹر اے آر  
 بھٹہ صاحب نے قرآن اور بائبل کی رو سے عیسائیت کے مقابلہ کے موضوع  
پر ایک مدلل اور جامع خطاب کیا۔ آپ نے بائبل کی رو سے یہ ثابت کیا کہ  
حضرت مسیح ایک خدا کے نزدیک نبی تھے جو بنی اسرائیل کی ہادیت کے لئے  
سبوٹ ہوئے۔ نیز صلیب کے واقعہ کو قرآن اور بائبل کی رو سے کھول کر بیان  
کیا کہ حضرت علیہ السلام نے صلیب پر وفات نہیں پائی تھی اور خاتمی نے  
کس طرح یہود کی تدبیر کو ناکام بنا یا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نزدیک نیکوس طراح  
صلیب کی لعنتی مرت سے بچایا۔ آپ نے مختلف BIBLES کا حارہ المردیا اور ان  
کے اپس میں تضاد کی واضح مثالیں دیں۔ نیز آپ نے یہ بھی واضح کیا کہ حضرت  
میسیح تو صرف بنی اسرائیل کے لئے نبی تھے۔ آپ نے ساتھ ساتھ مختلف مدنوں میں  
مشائیں اللہ تعلیم، تعلیم، واقعہ صلیب کے متعلق بائبل کے حوالہ جات لکھوائے  
جو بعد میں کاپی کر کے تمام احباب کو دیئے گئے۔ ڈاکٹر صاحب کا خطاب بہت  
لچکی پر تھا جو شام ۵ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد میسیح این ایش واقعہ صلیب  
کفارہ، اسلام میں عورت کا مقام، اسلام میں عورت کے حقوق و آزادی کے  
موضوع پر محفل سوال و جواب منعقد ہوئی۔ محفل سوال و جواب کے لئے سوالات  
تحریر لئے گئے اور ان کے جوابات ڈاکٹر اے آر بھٹہ صاحب، مکرم شیخ احمد  
صاحب منیز اور مکرم سرزا عبدالحق صاحب نے دیا۔ محفل سوال و جواب کے  
لچکی پر تھی شام ۷ نایجے تک جاری رہی۔ ان موضوعات کے علاوہ آدم کی پیدائش،  
شجر مونہ، میسا یوں کاظفیہ کے آدم نے شجر مونہ سے چیل کھا کر گناہ کیا اور  
یسوع مسیح کے علاوہ تمام نبی اُدم گناہ کی پیدائش ہیں بہت معلوماتی بحث  
کی گئی۔

محفل سوال و جواب میں مسٹورات نے بھی حصہ لیا۔ محفل سوال و جواب کے  
بعد مکرم ریخیل ایمیر صاحب نے اختتامی خطاب میں کثرت سے شامل ہونے پر  
احباب و خواتین کا شکریہ ادا کیا اور ان تربیتی کمپیس کی غرض و غایبیت اور افادیت  
پر وشوی ڈالی۔ آپ نے خصوصی توجہ دلاتی کہ زیادہ داعی اللہ ایش  
پیشے جاویں اور ان پروگراموں میں زیادہ سے زیادہ شمولیت کی جائے بعد  
مکرم شیخ احمد صاحب نے اسے احتسابی دعا کروائی اور رات پہنچے  
یہ کمپیس اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس کمپیس میں تمام کارروائی کے جریں ترجمہ کا  
اس دفعہ خاص طور پر انتظام کیا گیا۔

اس کمپیس میں کارکنان سمیت حاضری درج ذیل تھی۔

مرد ۲۱۵، خواتین ۶۰، جنپی خواتین ۸ : کل حاضری ۲۹۳

## کولون مشن میں تربیتی کلاس کا انعقاد

کولون مشن میں مورخہ ۲۰ تا ۲۵ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو کولون ریخیل کی جماعتوں کی  
تربیتی کلاس کا انعقاد ہوا۔ تربیتی کلاس کا آغاز بعد از نماز جمعہ تلاوت قرآن مجید سے  
ہوا۔ مکرم ریخیل ایمیر صاحب کولون نے حاضرین کلاس کو خوش آمدید کیا۔ بعد ازاں  
مکرم شیخ احمد صاحب نے تربیتی کلاس کی غرض و غایبیت بیان کرتے  
ہوئے نصیحت فرمائی کہ اس تربیتی کلاس سے حقیقتی المقدور استفادہ کریں  
حسب ذیل اساتذہ نے نہایت محنت اور جانفشن سے احباب کو پڑھایا۔

## جلسہ سالانہ جرمنی ۹۲ پر شعبہ بazar کے متعلق اعلان

ایسے احمدی احباب و خواتین جو جلسہ سالانہ جرمنی ۱۳، ۱۲، ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۲ء کے موقع پر دکانیں لگانی چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں یکم مارچ ۱۹۹۲ء تک افر جلسہ سالانہ کو درج ذیل پتہ پر ارسال کر دیں۔ یاد رہے کہ جگہ کی تگی کے باعث امسال جلسہ سالانہ کے بازار میں بہت ہی تھوڑی تعداد میں دکانیں سے لگائی جائیں گی۔ آپ نے جن چیزوں کی دکانیں لگانی ہوں؟ ان اشیاء کے نام اور اشیاء کی قیمت بعض تعداد یا وزن اپنی درخواست کے ہمراہ بھجوائیں جن اشیاء کا ذکر آپ اپنی درخواست میں نہیں کر سے گے وہ اشیاء آپ اپنی دکان پر فروخت نہیں کر سکیں گے۔ معیاری چیز اور کم سے کم قیمت وصول کرنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواست دہنہ کے پاس اگر اپنے نام کا REISE GEWERBE ہو تو اس کی فوٹو کاپی درخواست کے ساتھ ضرور بھجوائیں۔ یکم مارچ کے بعد وصول ہونے والی درخاستوں کو قبول نہیں کی جائے گا۔ زیلی تینیموں اور جماعتی طور پر مشال کرنے والوں کو خاص طور پر ترجیح دی جائے گی۔ درخواست کے ساتھ اپنا مکمل پتہ اور فون نمبر ضرور تحریر کریں۔

افر جلسہ سالانہ جرمنی

MITTEL WEG 43  
6 FRANKFURT, M  
TEL: 069 - 781311

سو ساجد سکیم میں وعدہ لکھوا کر اس کی ادائیگی  
اکھی سے شروع کر دیں (شعبہ مال)

حضرت اقدس سرخ موعود علیہ السلام کے قدسی صفاتِ محابہ کی وجہ پاک صحبتیں اور ای کی پاک تاثیرات کے طیب و شیرین ثمرات اب کہاں وہ زمان وہ روز گار اب بھی آنکھوں کے سامنے فلم کی طرح پھرتا ہے تو اس کی یاد آج بھی مست و بخوب نباکر ایک اور عالم میں پہنچا دیتا ہے۔

میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کرمیں ایک ایسے وقت میں مستقل رہائش کی غرفے سے فادیاں پہنچا جب سیدنا حضرت اقدس سرخ موعود علیہ السلام کی بشر اولاد اور حضور کے صحابہ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جید علماء کثیر تعداد میں وہاں موجود تھے اور سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روہانی قیادت میں میں ان مقدس ہستیوں کے روہانی جوہر جلا پاکر قادریاں کے روہانی ماحول کو نور و نیکت سے بھر ببور بنانے اور بنائے رکھنے کا موجب بنے ہوئے تھے۔ میں جس قدر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاؤں کہہ کر اس نے مجھے اپنے فضل سے دفت زندگی کے طیب و شیرین ثمرے سے اس زمان اور اس روز گار کے آخری دور میں قادریانے پہنچا کر اس کے روہانی ماحول کی پاک تاثیرات کا پیش خود مشاہدہ کر لے اور ان سے حسب استحلاط اور راستطاعت مختص ہونے کی غیر معقولی سعادت سے بہرہ در فرمایا۔

ایں سعادت پرور بازو نیست  
بنکریہ نور الدین  
تازہ بخش خدا ہے بخشہ!

**MEXTEX**

کی جانب سے پیش کش

ہم ہالینڈ میں فیشن کی تمام قسموں کی مینڈنک پر چنگ Manufacturing کرتے ہیں۔ بلاوز، پینٹ، سوٹرز اور ہر قسم کی Steghosen 'Blazeers' گرمیوں کے لئے تیار کرتے ہیں

ہوں سلیز اور مارکیٹ والے حضرات بھی سامان آرڈر کر سکتے ہیں

**MEXTEX**

Franselaan 152 c · 3031 AH Rotterdam  
Holland

Telephone: 00 31 (10) 43 77 76

Telefax: 00 31 (10) 262 0317

Telephone Private: 00 31 (10) 415 39 04  
& 00 31 (10) 262 0315

## سلسلہ کی دو کتب کا مختصر تعارف

— **DIE PERSON DES GÖTTLICHEN WESEN** —  
حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک خطاب پر مشتمل ہے جو آپ نے ۱۹۶۱ء میں جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیانی میں فرمایا تھا۔ اس تقریر کا عنوان ”ہستی باری تعالیٰ“ تھا۔

اس کتاب کے ابتدائی پانچ صفحات پر حضورؐ کا مختصر ساتھ اضافی محتوا پیش کیا گیا ہے اور اس کے بعد خطاب کا مکمل ترجمہ۔

اس خطاب میں حضورؐ نے نہایت جامع انداز میں خدا تعالیٰ کے وجود پر روشنی ڈالی اور ہر ہیت کے پیدا ہونے کی وجہات بیان فرمائیں جنہوں نے خدا کے متعلق مختلف تصورات بیان فرمائے۔ آپ نے خدا تعالیٰ کی صفات پر ملائیں دیشے اور اعتراضات کا جواب دیا اور خدا تعالیٰ کی صفات کو پہچانتے کے تبھی میں حاصل ہونے والی برکات کا ذکر فرمایا۔ علاوہ اذین، شرک کی اقسام تفصیل سے روشنی ڈالی اور خطاب کے آخر میں خدا تعالیٰ کے وجود کے ثبوت کے طور پر بیان فرمایا کہ کس طرح خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے اور ان کا جواب دیتا ہے۔

اس کتاب کے کل ۱۹۵ صفحات ہیں اور کتاب کو موضوعات کے لحاظ سے ۲۰ الہاب میں تقسیم کی گیا ہے۔

فضل الرحمن انور ————— جرمی

— **ISLAM FÜR DEN HEUTIGEN MENSCH** —  
اور آج کا انسان، جناب چوہری سرطان اللہ خان صاحبؒ کی یہ تصنیف مختلف مذہبی نقطہ نظر پر بھی جانے والی کتابوں کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

اس میں اس واضح حقیقت کی نشانہ ہی کی گئی ہے کہ اگرچہ موجودہ دور میں سائنس کی بے پناہ ترقی مختلف النوع مسائل کا حل پیش کرتی ہے مگر انسان صرف اپنے مشاہدے اور حواس کی مدد سے کائنات کی تمام تر تجھیں بجا نہ سے قادر ہے اور یہ وہ نقطہ ہے جس پر تمام انسان عقل اور فلسفہ ناکام ہو جاتا ہے اور یہ حقیقت کھل کر سامنے آجائی ہے کہ ان تمام طاقتیوں سے برتر ایک اعلیٰ ترین ہستی موجود ہے جو ہر شے پر قادر ہے۔ غالباً و باطن کو جو جانے والی اور کائنات کی خالق اور عقل کل ہے۔ زیر بحث کتاب میں جناب چوہری کا صاحبؒ موصوف نے خالق کائنات کا ادراک بذریعہ اسلام کے موضوع پر مفصل روشنی ڈالی ہے اور بہت ملک طور پر اس نقطہ نظر کو واضح کرنے کی سعی کی ہے۔

انسان اور کائنات کے متعلق ایک مفصل باب کے علاوہ انہوں نے پہلے پانچ ابواب میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن سے وصال تک کے واقعات و حالات تفصیل سے بیان کئے ہیں جس میں حضورؐ کے شب و روز اسوہ حسنہ اور سیرت النبیؐ پر مصدقہ روحانیات کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ نزول وحی، توحید اور دیگر اکیلن اسلام یعنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور انسانی حقوق و فرائض جیسے موضوعات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اسلام کا نظام تجارت، معاشری و معاشری بہلو اور جنگ و صلح کے دوران قومی اور بین الاقوامی تعلقات کے متعلق اسلام کے فقہ اور نظر کا تفصیلی بیان اس کتاب کی جان ہے۔ حیات بعد الموت جیسے نازک مسئلے کو بڑی خصوصیت سے تلبین کیا گیا ہے

آج کے اس نازک اور تیز دور میں بنی نوع انسان کی بھلانی کے لئے اسلام کا کیا کردار ہے اس موضوع کو جس خوبی سے واضح کیا گیا ہے وہ صرف چوری صاف کاہمی کمال ہے۔ تھیوسوفی میکرین اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس کتاب میں اسلامی تاریخ و عقائد اور ان کا ارتقاء بہت واضح انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ ایک ترقی یافتہ اور جدید دور کے مسلمان مصنفوں کی تحریر ہونے کے ناطے سے تاریخ مذاہب کے لئے بالعموم اور قارئین اسلام کے لئے بالخصوص یہ کتاب ایک خصوصی اہمیت کی حامل ہے۔ اس کے مطالعہ سے اس زندگی مذہب کی ایک جھلک دیکھنے کو ملتی ہے جو کہ دنیا کے سات سو ملین افراد کا ضابطہ حیات ہے۔

نبیل احمد ————— جرمی

## وعدہ جات تحریک جدید

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان حضورؐ پر فور ایہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے یکم نومبر ۱۹۹۱ء کو فرمایا تھا اور خدا کے فعل سے جماعت جنمی نے اول پوزیشن مصل کی تھی۔ الحمد للہ۔ مگر ادائیگی ان وعدہ جات کی سو فیصد نہیں تھی۔ اسی طرح تین ماہ گزر گئے ہیں مگر ابھی تک بہت سی جماعتوں نے اپنے وعدہ جات کی فہرست دفتر تحریک جدید کو نہیں پھجوائی ہے۔ اس لئے صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ جلد از جلد تحریک جدید کے وعدہ جات براۓ سال ۹۶-۱۹۹۱ء کی فہرست دفتر نے کو بھجوادیں اور ان کی ایک کامیابی پر بھل آپن کو بھجوادیں۔ فہرست بھجوائی وقت مندرجہ ذیل بالتوں کا خالی رکھیں۔

۱۔ وعدہ کنڈنگان کے دفتر کا عنوان دفتر کی کامیابی کے لئے کرو کہ وہ کس دفتر سے اول یادو یا سو ٹائم یا چار میں تعلق رکھتے ہیں۔

۲۔ صدر صاحبان اس بات کا خالی رکھیں کہ دوستوں نے اپنے پھل و علاج ادا کر دیئے ہیں۔

۳۔ کوئی بھی شخص اس باریت تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے۔

۴۔ معیار اول کا ذاتی وعدہ ۴۰۰ مارک یا اس سے زیادہ ہے۔

معیار دو ٹائم کا ذاتی وعدہ ۳۰۰۰ مارک یا اس سے زیادہ ہے۔

معیار سوم کا ذاتی وعدہ ۱۵۰ مارک یا اس سے زیادہ ہے۔

عام معیار کا وعدہ بیس فیصد ماہانہ آمدی کا پورے سال میں ہے

وقت جدید کے نئے سال کا اعلان حضور اقدس نے ۲۰ نومبر ۱۹۹۱ء کو قادیانی دارالاہم کی مقدس سر زمین پر اپنی بارک اور تاریخ ساز ۱۰۰ دیسے مجلس سالانہ کے موقع پر فرمایا ہے اور پاکستان کے بعد پوری دنیا میں جماعت جنمی نہ صرف وعدوں میں بلکہ ادائیگی میں بھی اول رہی ہے الحمد للہ۔ حضورؐ پر فور نے اس کامیابی پر خوشخبری کا اظہار فرمایا ہے اور دوستوں سے توقع رکھی ہے کہ وہ آئندہ بھی پہلے سے بڑھ کر اس تحریک میں حصہ لین گے۔ اس لئے عام صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ دوستوں سے زیادہ سے زیادہ بڑھ کر وعدہ یں اور اس کی فہرست دفتر نہ اک جلد از جلد پہنچادیں۔ یہ خالی رہے کہ کوئی دوست، اطفال، جنہاً اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے۔ جمیع اللہ احسن الاجراء۔

رفیق احمد، نیشنل سیکرٹری تحریک جدید ————— جرمی

## شعبہ اشاعت کے اعلانات

- ہر تصوری کی پشت پر نام من و ملیت اور مجلس کا نام لازماً لکھا جائے۔
- جن مجلس نے ابھی تک اپنا بجٹ ۱۹۹۳ء میں بھجوایا ہے تو اسے ہر بارے فی الفور اپنا بجٹ روانہ فرمائیں۔
- جن مجلس نے ابھی تک تعمیر گیٹس پاؤں تاویان کی مدد میں / ۳۰ ماہ کے فی عمر و صول کر کے ہیں بھجوایا فوراً وصول کر کے قسم تفصیل ارسال فرمائیں۔
- ہر مجلس کے لئے ہنریت لازمی ہے کہ وہ ہر ماہ کی کارگزاری کی پورٹ ۳۰ تا ۴۵ تک بھجوایا کریں۔ جو مجلس مستحق کھائیں گی وہ جو بارہ ہونے کے علاوہ انعامی مقابلہ میں مشرکت کی اہل تر ہوں گی۔
- ماہانہ انصار اللہ کے خریداری نے کی طرف توجہ کی جائے۔
- عبد الغفور بھٹی، صدر مجلس انصار اللہ ————— جرمنی

## مجلس انصار اللہ والطہریت کا سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ والطہریت کا پہلا سالانہ اجتماع مورخہ ۷-۸ دسمبر ۱۹۹۰ء کو منعقد ہوا۔ اس میں مجلس والطہریت کے علاوہ قریبی مجلس کے انصار بھائیوں نے بھی شرکت کی۔ اجتماع میں انصار شامل ہوئے جبکہ ۱۲۰ افراد اور اطفال نے بھی اجتماع کو روشنی بخشی۔ اجتماع میں علمی و تربیتی تعاریف کے علاوہ علمی و دریافتی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ اجتماع کے افتتاحی اجلاس سے کرم محمد اور صاحب نائب صدر انصار اللہ نے خطاب فرمایا جبکہ مکرم عبد الغفار صاحب مبلغ سلسہ نے مختلف مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے انصاریں اعتماد تقسیم فرمائے اور اختتامی خطاب سے نوازا۔

ناصر شید قریشی، ذیع انصار اللہ والطہریت ————— جرمنی

## فریلنکفرٹ بیجن کی تربیتی کلاس

فریلنکفرٹ بیجن کی گیارہویں تربیتی کلاس مورخہ ۲۷ دسمبر سے ۲۹ دسمبر تک گروں گیارہ میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی۔ کلاس سے ۱۹ جاپ و خواتین نے استفادہ حاصل کیا۔ تربیتی کلاس میں قران کریم، احادیث نبی، فقر، تلقینِ علی، علم الکلام تبلیغ، فن تقریر و تحریر، عام معلومات، آداب مجلس سے متعلق تعلیم دی گئی۔ کلاس کا افتتاح کرم مسعود احمد ہری صدر قضاوہ پور و جنی نے کیا جبکہ اختتامی تقریب کی صدارت کرم عبد الغفور بھٹی صدر مجلس انصار اللہ جرمنی و قائم مقام ایرجاعت احمدیہ جرمنی نے کی۔ شرکاء کلاس کے درمیان علمی و تقریری مقابلہ جات بھی کروائے گئے اور پوزیشن حاصل کرنے والوں کو امامات دیئے گئے۔ دورانِ کلاس پڑھائے جانے والے کوئیں کامیابان بھی لیا گیا جس میں مردوں میں سے کرم رینجیت احمد کاران نے اول پوزیشن حاصل کی۔ اسی طرح خواتین میں سے مکرمہ مخفورہ پرین صاحبہ نے اول پوزیشن حاصل کی۔

زیر خیل خان ————— ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا سالانہ اجتماع انشاء العزیز ۲۹، ۳۱، ۳۰، ۲۹،  
مئی کو ناصر باغ میں منعقد ہوگا۔ تمام خدام ایجمنی سے اجتماع میں  
شمولیت کی تیاری شروع کر دیں۔

محمد منور عابد (معتمد) ————— جرمنی

- شعبہ اشاعت کے دفتر کا فون نمبر ۰۵۸۸۱۲۱۷۰۹۶ ہے۔ دفتر برائے امور کو دس بجے صبح سے ایک بجے دو پہنچ کھلا ہوتا ہے۔ بندہ کے روز شام کو بھی دوست اس فون پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

- شعبہ اشاعت کی قائم ڈاک TELWEG ۲۲۷۷۶ کے ایڈریس پر اسال کیا کریں۔

- ماہ دسمبر کے اخبار احمدیہ کا ترسیل میں درج ذیل خدام و اطفال نے تعاون فرمایا اور دوستوں کے لئے دعائی درخواست ہے۔

- مکرم عبد الجليل قر، مکرم عمر باجوہ، مکرم نور الدین کاشفت، مکرم ظہیر الدین عاطف، مکرم شعبان الدین آصفت، مکرم اسد باجوہ، مکرم عاطف خالد فلاح الدین خان، سیکرٹری اشاعت ————— جرمنی

## افضل اور روایافت ریجنر خود خرید کر پہنچیں

- جماعت احمدیہ کے دو اہم تر جان روزنامہ الفضل اور ماہانہ روایافت ریجنر تبلیغی اور تربیتی لحاظ سے موثر کردار ادا کر رہے ہیں۔ احباب جماعت کو ان انبارات کو خود خرید کر مطالعہ کرنا چاہیے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی لگو اکر دینا چاہیے۔ انگریزی میں زیر تبلیغ دوستوں کے ایڈریس سے بھی آگاہ فرمائیں تاکہ ان کی خدمت میں بھی رسالہ بھجوایا جائے۔ روایافت ریجنر کے باہم میں حضرت اقدس کی طرف سے شائع کیا جانے والا اعلان اس کی اہمیت کے پیش نظر دوبارہ شائع کیا جائے ہے۔

- ہمارے بعض احباب جماعت نے اپنا گرد سے قیمت رسالہ دے کر ہیں اس کے کسی جگہ بھی بنے کا اختیار دیا ہے سونپریمہ اعلان ہذا ہم پیلک کو اطلس درستے ہیں کہ طالبان حق جمد ہے اسلام کی اصل حقیقت سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں اگر اس رسالے کے لئے ہمارے پاس جلدی درخواست بھیجیں تو ہم فضت ان کے نام رسالہ جاری کر دیں گے۔ یہ اعلان بالفعل صرف ان لوگوں سے ہے جو نہ ہبہ اسلام نہیں رکھتے اور حق کی تلاش میں ہیں۔
- نیز اپنے احباب کی خدمت میں تھام ہے کہ وہ ہیں اس کا رخیر ہیں اور بھی مدد دیں۔

- وجود دوست رسالہ دی روایافت ریجنر اور اخبار الفضل کے باقاعدہ خریدار ہیں وہ از سفر اپنے پتہ جات میں یقیناً غیر مفرغ غیر مفرغ فرخصت میں مطلع کر کے عنان اللہ ماجور ہوں۔

مسیح الدین شاہ، نمائندہ برائے اشاعت رسالہ روایافت ریجنر  
اور اخبار "الفضل" جماعت احمدیہ ————— جرمنی

## مجلس انصار اللہ جرمنی توجیہ فرمائیں

- تمام زمانہ کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی مجلس کے ہر ایک مبڑی پاسپورٹ سائز تصویر سعی انفرادی تجذیب فارم بھجوائیں۔ جو مجلس انفارادی تجذیب فارم بھجو اچکی ہیں وہ تصادری کے ساتھ صرف فہرست بھجوائیں تیز



صہر مال جہنم سالانہ کے موقع پر روز جلسہ گاہ کی ایک جھلک

